e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 309 Monday , August 10 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۰۹) لکھنؤ، بروز پیر ۱۰-اگست ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۶-صفرالمظفر -۱۴۴۸ھ صفحات-۸

نشے میں تھا پائلٹ: رپورٹ، ہوامیں 300 فٹ نیچے گرا تھا ایئر انڈیا کا طیارہ

نئی دہلی، 9اگست (یواین آئی) ایئر انڈیا کا جو طیارہ گزشتہ 4اگست کو ہوا میں اچانک 300 فٹ نیچے گر گیا تھا، اس کا مرکزی پائلٹ نشہ آور اشیاء کے استعمال کے لیے کیے گئے اسکریننگ ٹیسٹ میں پازیٹو پایا گیا ہے۔شہری ہوا بازی کی وزارت نے اتوار کو بتایا کہ واقعے کے بعد لینڈنگ کے فوراً بعد دونوں پائلٹوں کی اسکریننگ کی گئی تھی تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کہیں وہ اعصابی نظام کو متاثر کرنے والے کسی نشے یا دوا کے اثر میں تو نہیں تھے۔مرکزی پائلٹ کے جانچ میں پازیٹو پائے جانے کے بعد اس کا سیمپل لیبارٹری ٹیسٹ کے لیے بھیج دیا گیا ہے، جس سے اس کی حتمی تصدیق ہو سکے گی۔لیبارٹری ٹیسٹ کی رپورٹ ابھی نہیں آئی ہے۔ایئر انڈیا کی پرواز نمبر اے آئی 2379 تھائی لینڈ کے فوکیٹ سے دہلی آرہی تھی۔

جے این یو نے عمر خالد کی کتاب سے متعلق پروگرام کی اجازت منسوخ کردی، طلبہ یونین کا احتجاج

نئی دہلی: جواہر لال نہرو یونیورسٹی نے اتوار کے روز کہا کہ 9اگست کو یونیورسٹی کے سابق طالب علم عمر خالد کی لکھی گئی کتاب پر بحث کے لیے دی گئی اجازت منسوخ کردی گئی، جو 2020 شمال مشرقی دہلی فسادات کیس میں مبینہ سازش کے سلسلے میں جیل میں ہے۔یونیورسٹی نے کہا کہ تقریب کے بارے میں مکمل معلومات نہ ہونے کی وجہ سے اجازت منسوخ کردی گئی۔جواہر لعل نہرو یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین (جے این یو ایس یو) نے اجازت کی منسوخی کو انتظامیہ کا منمانی اور آمرانہ فیصلہ قرار دیا۔طلبہ یونین نے الزام لگایا کہ انتظامیہ تعلیمی بحث اور اختلاف کی آوازوں کو دبانے کی کوشش کررہی ہے۔بین الاقوامی مقامی حقوق کے دن کے موقع پر اسٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام، یہ بحث عمر خالد کی کتاب،فریکچرڈ کمیونٹیز: ٹرائبل ہسٹری اینڈ دی پولیٹکس آف پاور پر مبنی تھی۔

کیرالہ میں ’وندے ماترم‘ کا تنازع پھر شدت اختیار کر گیا

ملپورم (کیرالہ) (یواین آئی) کیرالہ میں سرکاری تقریبات کے دوران ’وندے ماترم‘ مکمل طور پر گائے جانے کا تنازع ایک بار پھر شدت اختیار کر گیا ہے۔انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یوایم ایل) کے سینئر رہنما اور وزیر صنعت پی کے کنہالی کٹی نے کہا ہے کہ قومی گیت مکمل طور پر گانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔کیرالہ کے چیف سکریٹری کی جانب سے یوم آزادی کی تقریبات کے دوران محکموں کو ’وندے ماترم‘ مکمل طور پر گانے کی ہدایت سے متعلق سرکلر پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کنہالی کٹی نے کہا کہ ان کی پارٹی نے کبھی مکمل قومی گیت گانے کا طریقہ اختیار نہیں کیا۔انہوں نے کہا، ”وندے ماترم مکمل طور پر گانے کی ضرورت نہیں ہے۔ہم نے اب تک اسے مکمل طور پر نہیں گایا ہے۔کانگریس اور یو پی اے کی تقریبات میں صرف ابتدائی حصہ گایا جاتا تھا۔ یہی ہماری پالیسی ہے۔“انہوں نے مئی میں وی ڈی ستھیسن کی قیادت میں ریاستی کابینہ کی حلف برداری کی تقریب کے دوران پیدا ہونے والے تنازع کا بھی حوالہ دیا، جب وندے ماترم مکمل طور پر گایا گیا تھا۔کنہالی کٹی نے کہا کہ اگرچہ حلف برداری کی تقریب میں مکمل قومی گیت گایا گیا تھا،لیکن اسمبلی میں پورا نہیں گایا گیا۔

جب خواتین ریزرویشن قانون بن چکا تو نئی شرطیں کیوں؟

’حد بندی کی شرط ختم کردی جائے تو خواتین ریزرویشن بل فوری طور پر نافذ کیا جا سکتا ہے‘، پی چدمبرم کا کرن رجیجو کو جواب

نئی دہلی (ایجنسی) خواتین ریزرویشن کے معاملے پر سینئر کانگریس لیڈر پی چدمبرم نے پارلیمانی امور کے مرکزی وزیر کرن رجیجو کے بیان پر جوابی حملہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ رجیجو غلط ہیں اور لوک سبھا میں خواتین کے ریزرویشن کا التزام قانون میں پہلے سے موجود ہے۔ چدمبرم نے کہا کہ خواتین کے ریزرویشن کو مردم شماری اور حلقہ بندیوں سے جوڑنا غیر ضروری اور جان بوجھ کر کیا گیا عمل ہے۔ ان کے مطابق اگر اس تعلق کو ختم کر دیا جائے تو خواتین کا ریزرویشن فوری طور پر نافذ کیا جا سکتا ہے اور 2029 کے لوک سبھا انتخابات سے پہلے خواتین کو اس کا فائدہ مل سکتا ہے۔چدمبرم نے کہا کہ لوک سبھا میں خواتین کا ریزرویشن آئین (106ویں ترمیم) ایکٹ، 2023 کے تحت پہلے سے قانون میں دیا گیا ہے جیسا کہ راہل گاندھی نے بھی کہا ہے۔انہوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی حکومت نے اسے مردم شماری اور حلقہ بندیوں سے جوڑ دیا۔چدمبرم نے کہا کہ کانگریس نے 2023 میں ہی اس تعلق پر سوال اٹھایا تھا لیکن حکومت اپنے فیصلے پر اڑی رہی کیونکہ اس کے پیچھے ایک ’پوشیدہ ایجنڈا‘ تھا۔انہوں نے واضح طور پر کہا کہ اگر مردم شماری اور حلقہ بندی سے اس تعلق کو ختم کر دیا جائے تو خواتین کے ریزرویشن کو 2029 کے لوک سبھا انتخابات سے کافی پہلے نافذ کیا جا سکتا ہے۔

واضح رہے کہ خواتین کے ریزرویشن کے حوالے سے یہ تازہ سیاسی بحث ہفتہ کو کرن رجیجو اور راہل گاندھی کے درمیان سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر ہونے والی بیان بازی کے بعد شروع ہوئی۔رجیجو نے خواتین کے لیے اظہار رائے کی آزادی کے راہل گاندھی کے مطالبے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ کانگریس کے موقف میں تبدیلی کا اشارہ ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ کانگریس اب خواتین کے ریزرویشن بل کی بلا کسی شرط حمایت کرے گی۔ راہل گاندھی نے اس کے جواب میں سوال اٹھایا کہ جب خواتین کا ریزرویشن قانون 3 سال قبل اتفاق رائے سے پاس ہو چکا ہے تو اس کے نفاذ کے لیے نئی شرطیں کیوں رکھی جا رہی ہیں۔انہوں نے قانون کو بغیر کسی شرط کے نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتیں خواتین کے ریزرویشن کی حمایت کرتی رہی ہیں، لیکن لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد بڑھانے کے لیے ہونے والی حلقہ بندیوں کی مخالفت کرتی رہی ہیں۔اپوزیشن کا مطالبہ ہے کہ خواتین کے ریزرویشن کو حلقہ بندی کے عمل سے الگ کیا جائے۔

دوسری جانب کرن رجیجو نے خواتین کے ریزرویشن کے نفاذ میں تاخیر کی وجہ مردم شماری اور حلقہ بندیوں کو بتایا ہے۔انہوں نے کہا کہ 2026 کے بعد مردم شماری کے اعداد و شمار شائع کرنے کے عمل میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ذات پات پر مبنی مردم شماری کی وجہ سے اعداد و شمار کو حتمی شکل دینے اور انہیں شائع کرنے میں بھی وقت لگنے کا امکان ہے۔ ان کے مطابق اس وجہ سے خواتین کے ریزرویشن کا نفاذ کم از کم 2034 کے عام انتخابات سے پہلے مشکل ہو سکتا ہے۔رجیجو نے مزید کہا کہ اگر 2029 کے لوک سبھا انتخابات سے ہی خواتین کا ریزرویشن نافذ کرنا ہے تو دستیاب تازہ ترین مردم شماری کے اعداد و شمار کی بنیاد پر حلقہ بندیوں کا عمل جلد شروع کرنا ہوگا۔انہوں نے بتایا کہ اس کے نفاذ کا طریقہ کار ’حلقہ بندی بل 2026‘ میں تجویز کیا گیا ہے، جسے آئین میں ترمیم کے ساتھ لوک سبھا میں پیش کیا گیا تھا۔ تاہم ان کے مطابق آئین (131ویں ترمیم) بل 2026 اسی مقصد کے لیے لایا گیا تھا، لیکن وہ لوک سبھا میں ناکام ہو گیا۔

پی ایم مودی کی تمغہ فاتحین سے ملاقات

کامن ویلتھ گیمز میں شاندار کارکردگی پر دی مبارکباد

نئی دہلی (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے نئی دہلی میں ہندوستان کے کامن ویلتھ گیمز کے تمغہ یافتگان سے ملاقات کی اور گلاسگو گیمز میں ان کی شاندار کارکردگی پر انہیں مبارکباد دی۔ ہندوستان نے تمغوں کی فہرست میں چوتھا مقام حاصل کیا، جس میں 13 گولڈ، 17 سلور اور نو برانز میڈل شامل تھے۔مسٹر مودی نے تمغہ یافتگان سے بات چیت کی اور بین الاقوامی اسٹیج پر ہندوستان کی نمائندگی کرنے کے لیے ان کی سخت محنت، پختہ عزم اور لگن کی تعریف کی۔انہوں نے ملک سے تمام کھیلوں میں ایتھلیٹوں کی حمایت جاری رکھنے کی اپیل کی اور ایک ایسا اسپورٹس کلچر بنانے کی اہمیت پر زور دیا جو زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو کھیلوں کی جانب راغب ہونے کی ترغیب دے۔”جو کھیلے گا وہ کھلے گا“کھیل کی اہمیت اور ہندوستان کے نوجوانوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کے بارے میں مسٹر مودی کے مسلسل دیے جانے والے پیغامات میں سے ایک رہا ہے۔وزیر اعظم نے پہلے بھی ہندوستان کے بدلتے اسپورٹس کلچر اور نوجوان ایتھلیٹوں کے لیے زیادہ مواقع پیدا کرنے کی ضرورت کے بارے میں بات کرتے ہوئے اس جملے کا استعمال کیا ہے۔ہندوستان کی باکسنگ گولڈ میڈلسٹ ساکشی چودھری نے وزیر اعظم سے ملاقات کی اہمیت کے بارے میں بات کی اور کہا کہ اس ملاقات سے ایتھلیٹ فخر اور خوشی سے بھر گئے۔”ہم تمام کامن ویلتھ گیمز کے میڈلسٹ کو وزیر اعظم نے مدعو کیا تھا۔ہمیں بہت فخر محسوس ہو رہا ہے اور ان سے ملنا ایک شاندار تجربہ تھا۔وہ بہت نرم مزاج ہیں اور ان سے مل کر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔“ باکسنگ ہندوستان کے لیے سب سے زیادہ تمغے دلانے والا کھیل بن کر ابھرا، جس میں ٹیم نے 10 تمغے جیتے، جن میں سات گولڈ شامل تھے۔ کامن ویلتھ گیمز میں یہ ہندوستان کا اب تک کا سب سے بہترین باکسنگ مظاہرہ تھا، جس میں ہندوستانی خاتون کھلاڑیوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سات میں سے پانچ گولڈ میڈل جیتے۔

ممتا بنرجی کے قافلے پر حملہ، گاڑی پر کیچڑ اور پتھر پھینکے گئے

بنگال غنڈوں کے ہاتھ میں آ گیا ہے، سابق وزیر اعلیٰ کا حکومت پر سخت تنقید

کولکاتا (ایجنسی) مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی بانی و صدر ممتا بنرجی کے قافلے پر اتوار کی شام بیج پور کے ہالیشہر میں حملہ کیا گیا، تاہم اس واقعے میں کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔محترمہ بنرجی پولیس حراست میں ہلاک ہونے والے ترنمول کانگریس کے ایک کارکن کے اہل خانہ سے ملاقات کے لیے یہاں آئی تھیں۔ان کے پہنچنے پر مظاہرین نے ان کے قافلے کو گھیر لیا اور ”چور، چور“ کے نعرے لگانے شروع کردیے۔ مبینہ طور پر ممتا بنرجی کی گاڑی پر کیچڑ، پتھر اور اینٹیں پھینکی گئیں۔ان کی گاڑی کی کھڑکیوں پر بھی کیچڑ مل دیا گیا۔ممتا بنرجی نے ریاستی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ”بی جے پی نے غنڈوں کے ذریعہ یہ کام کیا ہے۔ سکیورٹی بھول جاؤ۔ پولیس غنڈوں کو بچا رہی ہے۔ بنگال غنڈوں کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ہم کیس کریں گے۔“ ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کلیان بنرجی نے الزام عائد کیا کہ یہ حملہ باہر سے آئے لوگوں کے ذریعے کروایا گیا اور اس میں مقامی پولیس تھانے کے انچارج کا بھی ہاتھ تھا۔ انہوں نے کہا کہ مظاہرین نے گاڑی کا پیچھا کیا اور اس پر پتھراؤ کیا۔ترنمول کانگریس کے رہنما کنال گھوش نے بھی واقعے کی مذمت کرتے ہوئے پولیس کے کردار پر سوال اٹھایا۔مسٹر گھوش نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ ”ممتا بنرجی پر حملہ ہوا۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ وہ پولیس حراست میں ہلاک ہونے والے ایک ترنمول کارکن کے گھر جا رہی تھیں۔ انہیں روکا گیا اور ان کی گاڑی پر پتھر پھینکے گئے۔ یہ کیسا نظام ہے؟ پولیس نے ایسے شرپسندوں کو جمع ہونے کی اجازت کیسے دی؟“ دریں اثنا، مغربی بنگال کی شہری ترقی کی وزیر اگنیمتر اپال نے بھی اس واقعے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کا رویہ نا قابل قبول ہے اور یہ بنگال یا بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی ثقافت کی عکاسی نہیں کرتا۔انہوں نے یہ بھی خبردار کیا کہ بی جے پی کے نام پر اس واقعے کو درست قرار دینے والوں کے خلاف انتظامیہ اور پارٹی، دونوں کی جانب سے کارروائی کی جائے گی۔

انقلابیوں کا مقصد غلامی کے طوق کو توڑ کر ہندوستان کو آزاد کرانا تھا

وزیر اعلیٰ نے کاکوری ٹرین ایکشن کی 101ویں برسی پر تمام عظیم ہیروز کو خراج عقیدت پیش کیا

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آج کاکوری ٹرین ایکشن کی 101ویں سالگرہ ہے۔ 9اگست 1925 کو ہندوستان کے عظیم سپوتوں نے برطانوی حکومت کو للکارتے ہوئے اعلان کیا کہ ہندوستان کبھی بھی غلامی کو برداشت نہیں کرے گا۔ان عظیم انقلابیوں نے 1857 کی پہلی جنگ آزادی سے لے کر ہندوستان چھوڑو تحریک تک، آزادی کی لڑائی کے لیے پروگراموں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ وزیر اعلیٰ نے انقلابیوں اور آزادی پسندوں کی یادوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور کاکوری ٹرین ایکشن سے وابستہ تمام عظیم ہیروز کو خراج عقیدت پیش کیا۔وزیر اعلیٰ آج کاکوری ٹرین ایکشن کی 101ویں سالگرہ کے موقع پر کاکوری شہداء کی یاد میں منعقدہ ایک پروگرام میں بطور مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کاکوری شہداء کی یاد میں ان کے مجسموں پر پھول چڑھائے اور پھول چڑھا کر شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا۔انہوں نے مجاہدین آزادی اور شہداء کے اہل خانہ کو اعزاز سے نوازا۔ وزیر اعلیٰ نے وندے ماترم اور کاکوری شہداء پر ایک کتابچہ کا اجراء بھی کیا۔وزیر اعلیٰ نے کاکوری ٹرین حادثے پر مبنی تصویروں اور آرکائیوز کی نمائش کا مشاہدہ کیا۔ انہوں نے ’ایک پیڑ ماں کے نام‘ مہم کے تحت پودکاری کی اور فوٹو بوتھ پر سیلفی لی۔ پروگرام کے دوران بھارتیندو ناٹیہ اکادمی کے فنکاروں نے ایک ڈرامہ پیش کیا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 9اگست 1925 کو کاکوری میں عظیم انقلابیوں جیسے پنڈت رام پرساد بسمل، ٹھاکر روشن سنگھ، اشفاق اللہ خان، چندر شیکھر آزاد، اور راجندر پرساد لہڑی نے محنت سے کمایا ہوا خزانہ جو انگریزوں نے ہڑپ لیا تھا۔ ان انقلابیوں میں جنہوں نے اپنی پوری زندگی ملک ہند کے لیے وقف کردی، شچیندر ناتھ بخشی جو کاشی میں پیدا ہوئے اور منموہن ناتھ گپتا کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ان کی جائیدادیں انگریزوں نے ضبط کر لیں۔ پنڈت رام پرساد بسمل، ٹھاکر روشن سنگھ، اشفاق اللہ خان اور راجندر پرساد لہڑی کو بالترتیب گورکھپور، پریاگ راج، فیض آباد اور گونڈہ میں پھانسی دی گئی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ چندر شیکھر آزاد نے کہا تھا کہ ”آزاد ہمیشہ آزاد رہے گا“۔اس نے اپنی آخری سانس تک انگریزوں سے لڑتے ہوئے پریاگ راج کی سرزمین پر جام شہادت نوش کیا۔ انقلابیوں کا مقصد غلامی کے طوق کو توڑنا اور ہندوستان کو آزاد کرنا تھا۔ برطانوی حکومت نے کاکوری واقعے کو ڈکیتی قرار دیا۔

جنگ کے بعد پہلی بار نظر آئے مجتبیٰ خامنہ ای!

ویڈیو میں لوگوں سے بات کرتے دکھائی دیے ایران کے سپریم لیڈر

تہران (ایجنسی) ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کی صحت کے حوالے سے گزشتہ کچھ دنوں سے مختلف نوعیت کی گفتگو ہو رہی تھی۔ اب ایک ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد خبروں نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ حال ہی میں اسرائیلی میڈیا نے دعویٰ کیا تھا کہ مجتبیٰ خامنہ ای کی حالت انتہائی تشویش ناک ہے اور انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ یہاں تک کہا گیا تھا کہ اگر ان کی موت کی خبر سامنے آتی ہے، تو حیرانی کی بات نہیں ہے۔ اس دعوے کے بعد ایران کے سپریم لیڈر کی صحت سے متعلق دنیا بھر میں بحث تیز ہو گئی تھی۔ حالانکہ ایران کی جانب سے اس دعوے کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کی گئی تھی۔ اسی درمیان ایران کی ’مہر‘ نیوز ایجنسی نے مجتبیٰ خامنہ ای کی ایک ویڈیو جاری کی ہے۔ ویڈیو سامنے آتے ہی ان خبروں پر سوال اٹھنے لگے ہیں، جن میں ان کی حالت انتہائی نازک بتائی جا رہی تھی۔ ویڈیو میں مجتبیٰ خامنہ ای لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ یہ ویڈیو ان کی خراب صحت کو لے کر سامنے آنے والی خبروں کا جواب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس پورے معاملے میں ایک پیچیدگی اب بھی برقرار ہے۔ مہر نیوز ایجنسی نے یہ وضاحت نہیں کی ہے کہ ویڈیو کب کی ہے۔ سامنے آنے والی 12 سیکنڈ کی ویڈیو میں مجتبیٰ خامنہ ای نظر تو آ رہے ہیں، لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کی موجودہ حالت کیسی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنگین بیماری کی خبروں کے بعد سامنے آنے والی یہ ویڈیو بھی کئی سوالوں کا جواب دینے کے بجائے کچھ نئے سوالات کھڑے کر رہی ہے۔ کچھ وقت پہلے ڈونالڈ ٹرمپ نے بتایا تھا کہ فوجی کارروائی کے بعد مجتبیٰ خامنہ ای تقریباً 90 فیصد تک متاثر ہوئے تھے، اور کام کرنے سے قاصر تھے۔ ایسے میں یہ سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ حالات کے پیش نظر امریکہ کی اگلی حکمت عملی کیا ہوگی۔

نوجوانوں کی نئی لہر سے ذات، مذہب اور مفت اسکیموں کی سیاست کو چیلنج

جین زی ووٹروں کی بڑھتی اہمیت، سیاسی جماعتوں کی حکمت عملی میں بڑی تبدیلی کا امکان

2027 میں 7 ریاستوں میں انتخابات، صرف 5 فیصد نوجوان ووٹ اِدھر اُدھر ہوا تو بدل سکتی ہیں حکومتیں

نئی دہلی۔(سیاسی تجزیہ) اس کے پیچھے دو بڑی وجوہات ہیں۔ پہلی، جولائی میں دہلی میں ہونے والی جین زی تحریک، جس نے نوجوانوں کے سیاسی رجحان کو لے کر نئی بحث چھیڑ دی۔ دوسری، بہار کے بانکی پور اور مدھیہ پردیش کے دتیا ضمنی انتخابات کے چونکا دینے والے نتائج ہیں، جن سے نوجوانوں کے انتخابی کردار پر بحث تیز ہو گئی ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق انتخابی مساوات میں خواتین، پسماندہ طبقات، کسانوں اور دلتوں جیسے طبقات کے ساتھ اب جین زی بھی ایک اہم ووٹر گروپ بنتی جا رہی ہے۔ ان سات انتخابی ریاستوں میں تقریباً 22 فیصد ووٹرز کی عمر 18 سے 29 سال کے درمیان ہے۔ ایسے میں نوجوانوں کا ووٹ کسی بھی سیاسی جماعت کے انتخابی حساب کتاب کو تبدیل کر سکتا ہے۔

سات ریاستوں کے گزشتہ انتخابات میں 257 نشستوں پر 5 فیصد یا اس سے کم ووٹوں کا فرق

انتخاب ہونے والی سات ریاستوں میں اگر گزشتہ اسمبلی انتخابات کے اعداد و شمار دیکھیں تو مجموعی 940 نشستوں میں سے 257 نشستیں، یعنی 27 فیصد، ایسی تھیں جہاں جیت کا فرق 5 فیصد یا اس سے کم رہا۔

اتر پردیش کی 403 میں سے 131 نشستیں ایسی تھیں جہاں جیت کا فرق 5 فیصد سے کم تھا۔ گجرات کی 182 میں سے 27، پنجاب کی 117 میں سے 24، اتراکھنڈ کی 70 میں سے 15 اور ہماچل پردیش کی 68 میں سے 14 نشستوں پر بھی ووٹوں کا فرق 5 فیصد سے کم رہا۔

اس بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ اگر 22 فیصد جین زی ووٹروں میں سے صرف 5 فیصد بھی متحد ہو کر کسی ایک سیاسی جماعت کے حق میں چلے گئے تو ان ریاستوں میں سیاسی مساوات مکمل طور پر تبدیل ہو سکتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سیاسی جماعتیں اب اپنی پوری حکمت عملی جین زی ووٹروں کے گرد ترتیب دینے میں مصروف ہو گئی ہیں۔ بی جے پی، کانگریس اور سماج وادی پارٹی نے اس سمت میں مہم شروع کردی ہے۔

نوجوانوں کا نیا طبقہ ذات اور مذہب کے انتخابی مساوات کو متاثر کر سکتا ہے

ملک کی سیاست میں طویل عرصے سے جاری ذات اور مذہب پر مبنی انتخابی مساوات کو نوجوان ووٹر چیلنج کر سکتے ہیں۔ اس کی وجہ نوجوانوں کے ایک نئے اور پُرجوش طبقے کا ابھرنا ہے۔ اگلے انتخابات میں ابھی 6 سے 7 ماہ کا وقت باقی ہے۔ اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ اس وقت تک نوجوانوں کا یہ رجحان کتنا مضبوط رہتا ہے۔ اگر یہ برقرار رہا یا مزید مضبوط ہوا تو سیاسی جماعتوں کو آنے والے ہفتوں میں اپنی حکمت عملی میں پانچ بڑی تبدیلیاں کرنا پڑ سکتی ہیں۔

سیاسی جماعتوں کو پانچ بڑی تبدیلیاں کرنا پڑ سکتی ہیں

1۔ نوجوانوں پر مرکوز سیاست شروع ہوگی: ماہرین کے مطابق پہلے انتخابی منشور میں نوجوانوں سے متعلق صرف مسائل کا ذکر ہوتا تھا، لیکن اب روزگار اور اسکل ڈیولپمنٹ جیسے موضوعات براہِ راست انتخابی تقریروں کا حصہ بنیں گے۔ سیاسی جماعتوں کو صرف بے روزگار نوجوانوں کو الاؤنس دینے کے بجائے یہ بتانا ہوگا کہ وہ روزگار اور ہنرمندی کی ترقی کے مواقع کیسے بڑھائیں گی۔ جو جماعت روزگار، تعلیم، ڈیجیٹل ایکو سسٹم اور اسکل ڈیولپمنٹ کے مسائل اٹھائے گی، نوجوان اس کے ساتھ جا سکتے ہیں۔

2۔ ذات اور مذہب کے مساوات میں تبدیلی: اگر موجودہ ماحول برقرار رہا تو جین زی کے مسائل کی وجہ سے ذات اور مذہب پر مبنی انتخابی مساوات کافی حد تک بکھر سکتے ہیں۔ نوجوان بھی اب تک ذات اور مذہب کی بنیاد پر تقسیم رہے ہیں، لیکن اب تبدیلی نظر آ رہی ہے۔ انتخابات میں ذات کا عنصر کسی حد تک برقرار رہے گا، لیکن امیدواروں کے انتخاب اور نمائندگی میں اس کا اثر واضح طور پر نظر آئے گا۔ سیاسی جماعتیں خود اپنی محنت سے مقام بنانے والے نوجوانوں کو زیادہ ٹکٹ دے سکتی ہیں، تاکہ جین زی کو انتخابی میدان میں بہتر نمائندگی مل سکے۔

3۔ خواتین جیسی تبدیلی: جس طرح خواتین نے ذات پر مبنی مساوات کو توڑتے ہوئے این ڈی اے کے حق میں ووٹ دیا، اسی طرح نوجوان بھی کسی ایک سیاسی سمت میں متحد ہو کر ووٹ کر سکتے ہیں۔

4۔ مفت اسکیموں سے دوری: نوجوانوں کو مفت کی ریوڑیاں یا محض لبھانے والی اسکیمیں نہیں چاہئیں، بلکہ وہ سیاسی جماعتوں سے ٹھوس حل چاہتے ہیں۔

5۔ عملی وعدے: سیاسی جماعتیں آئندہ انتخابات میں ایسے عملی وعدے کریں گی جنہیں زمینی سطح پر نافذ کیا جا سکے۔

واضح رہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر صدارت این ڈی اے کے اراکین پارلیمنٹ کی منگل ملن میٹنگ، روزگار پر پیشکشوں کے ساتھ، پوری طرح سے نوجوانوں پر مرکوز تھی۔ پارٹی محاذوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جین زی کے مسائل کو سنجیدگی سے سنیں، انہیں حل کریں، اور اس نسل کے ساتھ مسلسل مصروفیت برقرار رکھیں۔

ASHRA-E MAJALIS 2026

مجالسِ عزاء امام حسینؑ

Dabble College Sector 15 indra Nagar Lucknow

	Date	Speaker	Topic
1	06-Aug-2026 THURSDAY 8:00 PM	MAULANA JANAB SYED MOHD. MURTUZA PARVI SB (IMAM-E-JUMA, MASJID H.A.L., INDIRA NAGAR)	Topic: Dua aur Ambiya a.s. ki seerat
2	07-Aug-2026 FRIDAY 8:00 PM	MAULANA JANAB ALI ABBAS KHAN SB	Topic: Karbala aur Tauheed
3	08-Aug-2026 SATURDAY 8:00 PM	MAULANA JANAB SYED MOHD. SAQLAIN BAQRI SB	Topic: Karbara Aur Tawakkul
4	09-Aug-2026 SUNDAY 8:00 PM	MAULANA JANAB SYED GULZAR JAFRI SB	Topic: Shabe Qadr aur Shaame Ghariban, ek taqarrabi jayeza
5	10-Aug-2026 MONDAY 8:00 PM	MAULANA JANAB WASI HASAN KHAN SB	Topic: Zamanae haal me Deen ki ahmiyat aur zarurat
6	11-Aug-2026 TUESDAY 8:00 PM	MAULANA JANAB JINAN ASGHAR SB (DELHI)	Topic: Zamanae Ghaibat me hamari zimmedari aur sabit qadam rahne walo ka ajr aur unki afzaliyat
7	12-Aug-2026 WEDNESDAY 8:00 PM	MAULANA JB SYED HAIDER ABBAS SB	Topic: Ahmiyat aur Azmat e iffat o haya
8	13-Aug-2026 THURSDAY 8:00 PM	MAULANA JANAB SYED SAEEDUL HASAN NAQVI SB	Topic: Falsafa e Shahadat
9	14-Aug-2026 FRIDAY 8:00 PM	MAULANA JANAB SYED FAIZ ABBAS MASHAIDI SB	Topic: Wilayat ki Azmat aur uske taqaze
10	15-Aug-2026 SATURDAY 8:00 PM	MAULANA JANAB SYED MOHD. HASNAIN BAQRI SB	Topic: Zamana e haal me Bachchon aur Jawano ke masael aur unka hal

Mastoorat Ke Baithen Ka Maqool intezm

Feel free to connect at : 9118010707 / 8787252886 / 9721880844

آبنائے ہرمز کھولنے کیلئے ایران کی امریکہ کے سامنے چھ شرائط

امریکی دھمکیوں کا خاتمہ، افواج کا انخلا، پابندیاں اٹھانے اور نقصانات کے معاوضے کا مطالبہ □ ایران تنازع کے دوران دفاعی ساز وسامان کی پیداوار تیز کرنے کے لیے پینٹاگون کی دفاعی کمپنیوں کو ہدایت □ ایران کا امریکہ سے براہ راست مذاکرات سے انکار، ثالثوں کے ذریعے پیغامات کا تبادلہ جاری

تہران، 9 اگست (یواین آئی) ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل نے آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر دوبارہ کھولنے سے قبل امریکہ کے لیے نئی شرائط پیش کی ہیں کونسل کے سکریٹری محمد باقر ذوالقدر نے ہفتے کو کہا کہ واشنگٹن کی جانب سے اپنا رویہ درست کیے جانے تک آبنائے ہرمز بند رہے گی ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے آئی آر آئی بی کے مطابق ذوالقدر نے کہا کہ ایران نے امریکہ کے سامنے چھ شرائط رکھی ہیں۔ ان میں ایران کے خلاف امریکی دھمکیوں اور ملک کی قومی و مذہبی اقدار کی مبینہ توہین کا خاتمہ، ایران اور لبنان، فلسطین، یمن اور عراق میں اس کے اتحادیوں کے خلاف حملوں کا مستقل خاتمہ شامل ہے۔ دیگر شرائط میں امریکی بحری ناکہ بندی ختم کرنا، ایران کے گرد موجود امریکی بحری اور فضائی افواج کا انخلا، ایران پر عائد پابندیاں ختم کرنا، ایران کو ''مسلط کی گئی دو جنگوں'' میں ہونے والے نقصانات کا معاوضہ دینا اور منجمد ایرانی اثاثوں کو غیر مشروط طور پر جاری کرنا شامل ہے۔ ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کورپس (آئی آر جی سی) نے بھی ہفتے کو کہا کہ آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کا فیصلہ واشنگٹن کے ان شرائط کو قبول کرنے سے مشروط ہے اور اس کا ایران اور عمان کے درمیان جاری مذاکرات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق آئی آر جی سی کے ترجمان حسین محبی نے کہا، ''جب بھی امریکہ ایران کی شرائط قبول کرے گا، آبنائے ہرمز یقینی طور پر دوبارہ کھول دی جائے گی۔'' ذوالقدر کی جانب سے پیش کی گئی چھ شرائط میں جون کے مفاہمت نامے میں طے کیے گئے نکات کے مقابلے میں سیاسی، فوجی اور اقتصادی مطالبات کا دائرہ وسیع کردیا گیا ہے۔ خاص طور پر لبنان کے ساتھ فلسطین، یمن اور عراق کو بھی شامل کرتے ہوئے ایران اور اس کے اتحادیوں کے خلاف حملے ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ شرائط میں ایران کے گرد امریکی بحری اور فضائی افواج کے انخلا، ''مسلط کی گئی دو جنگوں'' سے ہونے والے نقصانات کے مکمل معاوضے، پابندیاں ختم کرنے اور منجمد ایرانی اثاثوں کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق جون کے مفاہمت نامے میں ان میں سے بعض معاملات کو باہمی اور مرحلہ وار عمل کا حصہ قرار دیا گیا تھا، جبکہ ذوالقدر اب انہیں آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر دوبارہ کھولنے سے قبل واشنگٹن کی جانب سے پوری کی جانے والی شرائط کے طور پر پیش کررہے ہیں۔ یہ موقف واشنگٹن کے حالیہ موقف سے بھی مختلف ہے۔ رائٹرز کو جمعہ کو ایک امریکی عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا تھا کہ آبنائے ہرمز کے ذریعے تجارتی جہاز رانی ''بغیر کسی رکاوٹ'' بحال ہونے کے بعد ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی ختم کردی جائے گی اور امریکی اقدامات ایران کی جانب سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے مشروط ہوں گے۔ دریں اثنا، صدر مسعود پزشکیان نے معاہدے تک پہنچنے کی کوششوں کی حمایت کرتے ہوئے آئی آر آئی بی پر نشر ہونے والی ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ان کے خیال میں ''اب معاہدے کے لیے بہترین وقت ہے''۔ انہوں نے کہا، ''ملک میں اتحاد، طاقت اور یکجہتی موجود ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے، ایران اس جنگ میں فاتح اور طاقتور سمجھا جاتا ہے۔''

ایران نے جنگ کے دوران ہونے والے نقصان کے ازالے اور بیرون ملک منجمد ایرانی اثاثوں کی بغیر کسی شرط کی منتقلی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ذوالقدر نے مزید کہا کہ امریکہ کو ایران کو دھمکیاں دینے اور ملک کے مقدس مقامات کے بارے میں توہین آمیز بیانات دینے کا سلسلہ بند کرنا ہوگا۔ ان کے مطابق یہ مطالبات کئی ماہ تک جاری رہنے والی جنگ کے بعد ایرانی عوام کے مؤقف کی عکاسی کرتے ہیں۔'' یہ ایرانی عوام کے مطالبات ہیں، جن کا اظہار انہوں نے 160 دنوں تک میدانوں اور سڑکوں پر ڈٹے رہ کر بھرپور انداز میں کیا ہے۔'' یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایران اور عمان کے حکام آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کی ترتیبات کو حتمی شکل دینے کے لیے مذاکرات کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ سمندری راستہ دنیا کے اہم ترین توانائی کی راہداریوں میں سے ایک ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ تہران اس راستے کی نقل وحمل سے متعلق عمان کے ساتھ ایک معاہدے کے انتہائی قریب پہنچ چکا ہے۔ تاہم، انہوں نے خبردار کیا کہ آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنا کچھ اضافی شرائط پر منحصر ہوگا، جن میں جون میں طے پانے والے سمجھوتے کی خلاف ورزی پر امریکہ کی جانب سے اصلاحی اقدامات کرنا بھی شامل ہے۔ عمان کی وزارتِ خارجہ نے ان مذاکرات کو ''مثبت اور تعمیری'' قرار دیا ہے۔ دوسری جانب، امریکہ اور ایران کی طرف سے ان بات چیت کے حوالے سے مختلف اشارے مل رہے ہیں۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا کہ ایرانی حکام نے امریکہ کو بتایا ہے کہ ان کا اس سمندری راستے کو بند کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے آئی آر آئی بی کے مطابق، ارکانِ پارلیمنٹ نے عمان کے ساتھ مجوزہ فریم ورک پر بڑے پیمانے پر اتفاق کیا ہے، تاہم حتمی منظوری ابھی باقی ہے۔ آبنائے ہرمز موجودہ بحران میں ایران کے لیے ایک اہم اسٹریٹجک اور سیاسی دباؤ کے آلے کے طور پر سامنے آئی ہے۔ دنیا کی تیل کی سپلائی کا ایک بڑا حصہ اسی بحری راستے سے گزرتا ہے، اس لیے اس کی طویل بندش کے اثرات خطے تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ عالمی توانائی کی منڈی بھی متاثر ہوسکتی ہے۔ محمد باقر ذوالقدر نے کہا کہ ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل اپنے مؤقف پر عسکری اور سفارتی، دونوں سطحوں پر ثابت قدم رہے گی۔

□ پینٹاگون نے دفاعی کمپنیوں سے کہا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ تنازع کے باعث شدید قلت کا شکار ہتھیاروں اور گولہ بارود کی پیداوار اور امریکی فوج کو ان کی فراہمی میں تیزی لائیں۔ واشنگٹن پوسٹ نے ایک داخلی دستاویز کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے۔ نیویارک ٹائمز نے ہفتہ کو امریکی حکام کے حوالے سے بتایا کہ ایران کے ساتھ تنازع کے دوران امریکہ کے پاس پیٹریاٹ میزائلوں کا ذخیرہ 700,1 سے بھی کم رہ گیا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق امریکی نائب وزیر دفاع اسٹیفن فائن برگ نے دفاعی کمپنیوں کو ہتھیاروں کی فراہمی کی رفتار میں نمایاں اضافہ کرنے کے منصوبے پیش کرنے کے لیے 21 دن کی مہلت دی ہے۔ عہدیدار نے کہا کہ کئی برسوں پر محیط پیداواری عمل اب پینٹاگون کی ضروریات کے مطابق نہیں ہے۔ فائن برگ نے کئی اقسام کے ہتھیاروں اور دفاعی ساز وسامان کی فراہمی کو انتہائی اہم قرار دیا، جن میں نئی نسل کا این جی آئی انٹرسیپٹر میزائل، ناسامس فضائی دفاعی نظام، موبائل فضائی دفاعی ریڈار نظام، جدید پائلٹ تربیتی نظام اور خلا پر مبنی میزائل ٹریکنگ نظام شامل ہیں۔ اس سے قبل این بی سی نے ذرائع کے حوالے سے بتایا تھا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے خریداری کے ذمہ دار فائن برگ سے براہ راست رابطے کے بعد پینٹاگون کی قیادت نے ہتھیاروں اور گولہ بارود کی قلت اور فراہمی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے ہنگامی اجلاس طلب کیا تھا۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق ایران کے ساتھ تنازع کے دوران امریکہ نے 500,1 سے زائد پیٹریاٹ میزائل استعمال کیے ہیں اور ان کی جگہ دوبارہ ذخیرہ کرنے میں دو سال سے زیادہ کا وقت لگ سکتا ہے۔ ایرانی حملوں کو روکنے کی کوشش میں امریکی فضائی دفاعی میزائلوں کے ذخیرے میں اتنی کمی آئی کہ واشنگٹن کو یورپی اور ایشیائی صارفین کو میزائلوں کی فراہمی بھی مؤخر کرنا پڑی۔ رپورٹ کے مطابق بعض امریکی حکام کو خدشہ ہے کہ جنوبی کوریا اور جاپان غیر جوہری ذرائع سے ان کے دفاع کے لیے واشنگٹن کی صلاحیت پر سوال اٹھا سکتے ہیں اور اور اپنی سلامتی کے لیے زیادہ مؤثر دفاعی صلاحیت یقینی بنانے کی خاطر اپنے جوہری ہتھیار تیار کرنے کی جانب مائل ہو سکتے ہیں۔ 6 اگست کو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ امریکہ کو ایک بار پھر اپنے ہتھیاروں کے ذخیرے کو بھرنے کی ضرورت پڑسکتی ہے۔ گزشتہ ہفتے واشنگٹن پوسٹ نے رپورٹ کیا تھا کہ امریکی محکمہ جنگ ایران کے ساتھ تنازع کے باعث کم ہونے والے ہتھیاروں کے ذخیرے کو دوبارہ بھرنے کے لیے ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپس کو زیادہ فعال طور پر شامل کرنے کا منصوبہ بنارہا ہے۔

□ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا ہے کہ ایران اس وقت امریکہ کے ساتھ کوئی براہِ راست مذاکرات نہیں کر رہا ہے اور صرف ثالثوں کے ذریعے پیغامات کا تبادلہ کیا جارہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب تک واشنگٹن ان خلاف ورزیوں کا ازالہ نہیں کرتا جو اس نے دونوں فریقوں کے درمیان طے پانے والے ایم او یو میں کی ہیں، تب تک مذاکرات کا دوبارہ آغاز نہیں ہو سکتا۔ ایران کی مہر نیوز ایجنسی※ کے مطابق مسٹر عراقچی نے کہا کہ ثالث اب بھی مذاکرات کی بحالی کی راہ ہموار کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں، لیکن تہران کا ماننا ہے کہ جب تک امریکی خلاف ورزیوں کا ازالہ نہیں کیا جاتا، مذاکرات دوبارہ شروع نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات کی راہ ہموار کرنے کے لیے کوششیں جاری ہیں، تاہم انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جب تک امریکہ اپنی غلطیوں اور خلاف ورزیوں کی تصحیح نہیں کرتا، مذاکرات کی بحالی کا کوئی امکان نہیں۔

سَبَسطیا کے تاریخی مقام پر اسرائیلی منصوبہ

فلسطینیوں کی زمینیں خطرے میں

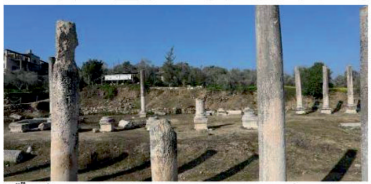

سَبَسطیا (مقبوضہ مغربی کنارہ)، 9 اگست (یواین آئی) مقبوضہ مغربی کنارے میں قدیم آثارِ قدیمہ کے مقام سَبَسطیا کے اطراف پہاڑی علاقوں میں فلسطینی خاندان نسلوں سے زیتون کے باغات کاشت کرتے آرہے ہیں، تاہم اب ان کی زمینوں پر قبضے اور علاقے میں نیا قومی پارک قائم کرنے کے اسرائیلی منصوبے سے مقامی آبادی میں تشویش بڑھ گئی ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق زمین کے ایک مالک ابومدیف نے بتایا کہ انہیں اطلاع دی گئی ہے کہ ان کی زمین بھی تقریباً 1450 ایکڑ رقبے کے اس حصے میں شامل ہے جسے اسرائیلی حکام آثارِ قدیمہ کے مقام کے تحفظ اور اسے ترقی دینے کے لیے اپنے قبضے میں لے رہے ہیں۔ عام طور پر فلسطینی زمینداروں کو ایسی زمین کے قبضے کے بدلے بہت کم یا کوئی معاوضہ نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ جب معاوضے کی پیشکش کی جاتی ہے تو بیشتر زمیندار اسے قبول نہیں کرتے، کیونکہ ان کے خیال میں ایسا کرنا اپنی آبائی زمین سے محرومی کو تسلیم کرنے کے مترادف ہوگا۔ ابومدیف کے لیے یہ زمین آمدنی کا اہم ذریعہ ہے، لیکن ان کے مطابق معاملہ صرف روزگار تک محدود نہیں۔ انہوں نے کہا، ''اگر میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں تو میرے لیے قریب ترین مثال یہ ہے کہ جیسے کسی کی روح جسم سے نوچ لی جائے۔ میں اپنی زمین کے بغیر خود کو تصور نہیں کرسکتا۔'' مقامی ریسٹورنٹ کے مالک ناہد سخا کا ریسٹورنٹ بھی مسمار کیے جانے کے خطرے سے دوچار ہے۔ ان کے مطابق اسرائیلی منصوبہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فلسطینی رہائشیوں کو اس آثارِ قدیمہ کے مقام سے الگ کردیا جائے، جو ہزاروں سال پرانا ہے اور یہاں قدیم یہودی دور کے ساتھ رومی، صلیبی اور عثمانی ادوار کے اہم آثار بھی موجود ہیں۔ انہوں نے کہا، ''اب کھدائی کے ساتھ بحالی کا کام بھی شروع ہوگیا ہے۔ زمین کے مالکان سے کہا گیا ہے کہ کسی کو بھی اپنی زمین استعمال کرنے یا اسے جوتنے کی اجازت نہیں ہوگی۔'' سَبَسطیا کے اردگرد واقع گاؤں کے رہائشیوں کے خدشات کی بازگشت اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو میں بھی سنائی دی ہے۔ یونیسکو نے سَبَسطیا کو عالمی ثقافتی ورثے کی جگہ قرار دینے کے ساتھ اسے خطرے سے دوچار عالمی ثقافتی ورثے کی فہرست میں بھی شامل کیا ہے۔ یونیسکو کے مطابق اس مقام کو درپیش اہم خطرات میں ''سامریہ'' (شومرون) قومی پارک کے قیام اور زمینوں کے منصوبہ بند حصول کا معاملہ شامل ہے، جس سے یہ تاریخی مقام تقسیم ہوسکتا ہے۔ سَبَسطیا کے میئر محمد اعظم نے بتایا کہ مقامی افراد اب آثارِ قدیمہ کے مقام کی صفائی کے لیے بھی محتاط ہیں، کیونکہ انہیں خدشہ ہے کہ وہاں پڑا کچرا اٹھانے کی کوشش اسرائیلی سکیورٹی فورسز یا آبادکاروں کے ساتھ مسائل کا سبب بن سکتی ہے۔ یہ علاقہ مغربی کنارے کے ایریا بی اور ایریا سی کے درمیان واقع ہے۔ ایریا بی میں فلسطینی انتظامیہ کو شہری امور جبکہ اسرائیل کو سکیورٹی کا اختیار حاصل ہے، جبکہ ایریا سی میں اسرائیل کو مکمل شہری اور سکیورٹی کنٹرول حاصل ہے۔ گزشتہ ہفتے اسرائیل نے مغربی کنارے میں آثارِ قدیمہ کے مقامات پر اپنا کنٹرول بڑھانے کے لیے تقریباً 11 کروڑ 30 لاکھ شیکل (تقریباً 2 کروڑ 78 لاکھ پاؤنڈ) مختص کیے تھے۔ ان میں بعض منصوبے ایسے مقامات سے متعلق ہیں جو فلسطینی اتھارٹی کے زیر انتظام علاقوں میں واقع ہیں۔

ریوڈی جنیرو میں ہیلی کاپٹر حادثہ، چار افراد ہلاک

ریوڈی جنیرو، 9 اگست (یواین آئی) برازیل کے شہر ریوڈی جنیرو میں ہیلی کاپٹر حادثے میں کم از کم چار افراد ہلاک ہوگئے۔ کولمبیا کے قونصل نے ایک بیان میں اس کی تصدیق کی ہے۔ ہفتے کو پیش آنے والے حادثے میں پائلٹ کے علاوہ کولمبیا سے تعلق رکھنے والی تین خواتین سوار تھیں، جو ایک ہی خاندان کی رکن تھیں۔ اطلاعات کے مطابق وہ شہر کے مضافات میں واقع گھنے جنگلات اور پہاڑی علاقے پر مشتمل تجوکا نیشنل پارک کی سیر کے لیے ہیلی کاپٹر کی پرواز پر گئی تھیں۔ حادثے کے بعد ریوڈی جنیرو کے میئر ایڈورڈو کاوالیئری نے شہر میں مقبول تفریحی سرگرمی بن چکی ہیلی کاپٹر پروازوں کی نگرانی مزید سخت کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے نئی حفاظتی تدابیر نافذ کیے جانے تک ایسی پروازوں کو ''ایک یا دو ہفتوں'' کے لیے معطل کرنے کی تجویز بھی دی۔ کاوالیئری نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا، ''تجوکا نیشنل پارک کے اندر وستاچینیسا کے قریب آج پیش آنے والے ہیلی کاپٹر حادثے میں ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ سے میری دلی ہمدردی ہے۔'' انہوں نے بتایا کہ انہوں نے برازیل کی نیشنل سول ایوی ایشن ایجنسی (اے این اے سی) سے بھی رابطہ کیا ہے۔ میئر نے کہا، ''سٹی ہال نے اے این اے سی سے فوری کارروائی کرتے ہوئے ہمارے شہر میں بڑھتی ہوئی تعداد میں پرواز کرنے والے ہیلی کاپٹروں کی نگرانی سخت کرنے اور پروازوں کی حفاظت یقینی بنانے کی درخواست کی ہے۔'' حادثہ وستاچینیسا کے قریب پیش آیا، جہاں ایک چھوٹے بانس کے پاگوڈا سے مزین ایک معروف نظارہ گاہ واقع ہے۔

یمن کی المخا بندرگاہ پر حوثیوں کے حملے میں 7 افراد ہلاک، 35 زخمی

صنعاء، 9 اگست (یواین آئی) یمنی حکومت کی فوج کے مطابق، حوثیوں کی جانب سے آج صبح المخا بندرگاہ پر کیے گئے فضائی حملے میں کم از کم سات افراد ہلاک اور تقریباً 35 زخمی ہو گئے۔ طبی ذرائع کے حوالے سے مقامی میڈیا نے بتایا کہ میزائل اور ڈرون حملوں کے نتیجے میں بندرگاہ کے قریبی رہائشی علاقوں کو بھی شدید نقصان پہنچا، جس سے بڑی تعداد میں شہری زخمی ہوئے جنہیں علاج کے لیے قریب کے ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ دوسری جانب، یمن کے حوثی گروپ نے اس کارروائی کی باضابطہ ذمہ داری قبول کی ہے۔ حوثی ملٹری کے ترجمان یحییٰ سریع کے مطابق کارروائی میں ''بڑی تعداد میں بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز'' کا استعمال کیا گیا۔ ترجمان کے مطابق، حملے کا ہدف ''سعودی دشمن کے اہلکار اور اسلحہ کے گودام'' تھے۔ واضح رہے کہ المخا بندرگاہ اسٹریٹجک لحاظ سے انتہائی اہم ہے اور یمنی حکومت کے کنٹرول میں ہے۔ تازہ ترین حملے سے خطے میں جاری کشیدگی اور تحفظاتی خدشات میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔

مغربی کینیڈا میں جنگلات کی آگ سے تباہی

برٹش کولمبیا میں ایمرجنسی نافذ

وینکوور، 9 اگست (یواین آئی) مغربی کینیڈا کے برٹش کولمبیا صوبے میں تیزی سے پھیلتی جنگلات کی آگ کے باعث ایمرجنسی نافذ کردی گئی۔ آگ نے اوکاناگن جھیل کے کنارے واقع آبادیوں میں متعدد مکانات تباہ کردیے، جبکہ 20 ہزار سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونا پڑا۔ درجنوں افراد کو طیاروں کے ذریعے بھی محفوظ نکالا گیا۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ ڈیوڈ ایبی نے ایمرجنسی کا اعلان اس وقت کیا جب صوبے بھر میں 100 سے زائد جنگلات کی آگ بھڑک رہی تھی۔ ان میں تقریباً نصف آگ پر قابو نہیں پایا جاسکا ہے۔ شدید گرمی، تیز ہواؤں اور طویل عرصے سے جاری خشک سالی کے باعث حالات مزید سنگین ہوگئے ہیں۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ ''انتہائی تیزی سے بگڑتے'' حالات مزید علاقوں کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ ہزاروں افراد نے شدید ٹریفک کے درمیان سڑکوں کے ذریعے محفوظ مقامات کا رخ کیا۔ سمرلینڈ شہر، جہاں تقریباً 12 ہزار افراد رہتے ہیں، کو رات کے دوران خالی کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے علاوہ قریبی پیچ لینڈ اور اس کے اطراف کے تقریباً 8 ہزار افراد کو بھی نقل مکانی کی ہدایت دی گئی۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر نے ''بڑے پیمانے پر عمارتوں کو نقصان'' کی تصدیق کی، تاہم کہا کہ آگ کا علاقہ اب بھی فعال ہونے کے باعث نقصانات کا مکمل اندازہ نہیں لگایا جاسکا ہے۔ آگ کی شدت اور تیزی نے ہنگامی امدادی اہلکاروں کو بھی علاقہ چھوڑنے پر مجبور کردیا۔ اوکاناگن-سِمِلکامین علاقائی ضلع کے ہنگامی امور کے عہدیدار ایرک تھامسن نے بتایا کہ انہیں ہنگامی آپریشن مرکز چھوڑ کر اپنے خاندان کو محفوظ مقام پر منتقل کرنا پڑا۔ دریں اثنا، رائل کینیڈین ماؤنٹڈ پولیس نے سمرلینڈ کے قریب جنگلات کی آگ میں ممکنہ طور پر ایک شخص کی ہلاکت کی تحقیقات شروع کردی ہیں، تاہم خطرناک حالات کے باعث حکام فی الحال ہلاکت کی تصدیق نہیں کرسکے ہیں۔

امریکی عہدیدار: شوستاکووچ جیسے موسیقار ہوتے تو شاید اٹلانٹا تباہی سے بچ جاتا

واشنگٹن، 9 اگست (یواین آئی) امریکی کمیشن آف فائن آرٹس کے چیئرمین روڈنی ممز کک جونیئر نے کہا ہے کہ خانہ جنگی کے دوران اگر امریکی شہر اٹلانٹا میں دمیتری شوستاکووچ جیسا موسیقار موجود ہوتا تو شاید شہر کو تباہی سے بچایا جاسکتا تھا۔ کک نے ریانووستی کو بتایا، ''روس نے لینن گراڈ کے محاصرے کے دوران ثابت کیا کہ ثقافت اور موسیقی حالات کو بہتر بنا سکتی ہے۔ اگر میرے خوبصورت شہر اٹلانٹا میں شوستاکووچ جیسی شخصیت موجود ہوتی تو شاید یہ آج بھی اپنی تاریخی شکل میں موجود ہوتا۔'' مشہور روسی موسیقار شوستاکووچ نے 1941 میں نازی جرمنی کی جانب سے لینن گراڈ کے محاصرے کے دوران اپنی ساتویں سمفنی لکھی تھی، جسے ''لینن گراڈ سمفنی'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ لینن گراڈ کا محاصرہ 1941 سے 1944 تک جاری رہا اور 872 دن پر محیط تھا۔ کک نے بتایا کہ شوستاکووچ کا یہ شاہکار لینن گراڈ کے قریب نازی فوج کی چوکیوں تک نشر کیا گیا، جس سے جرمن فوجیوں کے حوصلے متاثر ہوئے۔ انہوں نے کہا، ''جرمن فوج کے ان نوجوانوں نے کہا کہ اگر روسی اس شدید بمباری کے دوران بھی ایسی حیرت انگیز موسیقی تخلیق کر سکتے ہیں تو ہم انہیں کبھی شکست نہیں دے سکتے۔'' شوستاکووچ کی ''لینن گراڈ سمفنی'' کا عالمی پریمیئر 5 مارچ 1942 کو سوویت شہر کوئیبیشیف (موجودہ سمارا) میں ہوا، جبکہ محاصرے میں گھرے لینن گراڈ میں اسے پہلی بار 9 اگست 1942 کو پیش کیا گیا۔ لینن گراڈ کو نازی جرمنی اور اس کے اتحادیوں کی افواج نے 8 ستمبر 1941 کو باقی دنیا سے کاٹ دیا تھا۔ محاصرہ 18 جنوری 1943 کو جزوی طور پر توڑا گیا، تاہم مکمل طور پر 27 جنوری 1944 کو ختم ہوا۔ اکتوبر 2022 میں سینٹ پیٹرزبرگ کی سٹی کورٹ نے محاصرے کے دوران نازیوں کی کارروائیوں کو جنگی جرم اور سوویت عوام کی نسل کشی قرار دیا تھا۔ محاصرے کے نتیجے میں کم از کم 10 لاکھ 93 ہزار 842 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اٹلانٹا میں 1864 کے موسم خزاں میں دو مرتبہ آگ لگنے سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ پہلی مرتبہ پسپا ہونے والی کنفیڈریٹ افواج نے شہر کے فوجی بنیادی ڈھانچے کو نذرِ آتش کیا، جبکہ بعد میں یونین فوج نے باقی ماندہ فوجی اور تجارتی تنصیبات کو جلادیا۔

حوثیوں کا جازان میں سعودی آرامکو کی تنصیب پر ڈرون حملے کا دعویٰ

جازان، 9 اگست (یواین آئی) یمن کے حوثی گروپ نے اتوار کے روز جازان میں واقع سعودی آرامکو کی تنصیب پر ڈرون حملے کا دعویٰ کیا ہے جس کے نتیجے میں وہاں آگ بھڑک اٹھی۔ حوثیوں کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی یمن پر سعودی عرب کے حملوں کے انتقام کے طور پر کی گئی ہے۔ حوثیوں کے زیر انتظام چلنے والے المسیرہ ٹی وی نے رپورٹ کیا کہ اس گروپ نے یمن کے صعدہ اور حجہ صوبوں پر سعودی ڈرون حملوں کے جواب میں اس تنصیب کو ڈرونز سے نشانہ بنایا۔ واضح رہے کہ جازان میں واقع سعودی آرامکو کی یہ تنصیب جنوبی مغرب میں بحیرہ احمر کے ساحل پر قائم خام تیل کی ایک بڑی ریفائنری ہے۔ ایک بیان میں حوثیوں نے کہا کہ انہوں نے ''جازان میں آرامکو ریفائنری کو ڈرون کے ذریعے کامیابی سے نشانہ بنایا'' مزید کہا کہ یہ حملہ ''صعدہ اور حجہ گورنریٹس کی فضائی حدود میں سعودی دشمن کے ڈرونز کی جارحیت کے جواب میں تھا۔'' دوسری جانب، سعودی کی وزارتِ توانائی کا کہنا ہے کہ جازان میں سعودی آرامکو ریفائنری کی ایک تنصیب میں فجر کے وقت آگ بھڑک اٹھی تھی، جسے کمپنی کی فائر فائٹنگ ٹیموں نے فوری طور پر بجھادیا۔

کروشیا میں دو ٹرینوں کے درمیان تصادم، 20 افراد زخمی

زغرب، 9 اگست (یواین آئی) کروشیا میں ہفتے کے روز دو ٹرینوں کے درمیان ہوئے تصادم میں کم از کم 20 افراد زخمی ہو گئے۔ وزارتِ صحت نے یہ معلومات فراہم کیں۔ یہ حادثہ دارالحکومت زغرب سے تقریباً 60 کلومیٹر مشرق میں واقع سویتی ایوان جابنو※ اور گراڈیک※ ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان صبح تقریباً 10 بجے پیش آیا، جہاں ایک پیسینجر ٹرین اور مال گاڑی کے درمیان شدید ٹکر ہوگئی۔ پیسینجر ٹرین میں 27 افراد سوار تھے۔ حکام کے مطابق حادثے میں 6 افراد شدید زخمی ہوئے ہیں جبکہ 14 دیگر کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ زخمیوں کو بیلووار اور کوپریونیسا کے اسپتالوں میں داخل کرایا گیا، جبکہ بعد میں کچھ شدید زخمیوں کو زغرب کے طبی مراکز منتقل کر دیا گیا۔ ایک نوجوان لڑکی کو آئی سی یو میں داخل کرایا گیا ہے، تاہم اس کی حالت مستحکم بتائی جارہی ہے۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں حادثے کا شکار ٹرین کا ملبہ اور ریلوے لائن کے پاس مسافر بیٹھے اور کھڑے دکھائی دے رہے ہیں۔ پیسینجر ٹرین کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ جائے حادثہ پر سرخ رنگ کے مال بردار ڈبے اور ایک انجن بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ کوپریونیسا-کریژیوتسی کاؤنٹی کے سربراہ تومیسلاو گولوبچ نے امدادی اور بچاؤ کی کارروائیوں میں حصہ لینے والے تقریباً 50 فائر فائٹرز کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے ایک مقامی شہری کی بھی تعریف کی جو اپنے ذاتی فورک لفٹ کے ساتھ سب سے پہلے جائے وقوعہ پر پہنچا اور امدادی کارکنوں کو زخمیوں تک پہنچنے میں مدد فراہم کی۔ کروشیا ریلوے کے اہلکار دامیر لونچارچ نے بتایا کہ حادثے کی تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔ بعد میں جائے وقوعہ پر پہنچنے والے نائب وزیر اعظم تومومیدوید نے ہنگامی خدمات کے اہلکاروں کی فوری کارروائی کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی معلومات کے مطابق حادثہ تکنیکی خرابی یا انسانی غلطی کا نتیجہ ہو سکتا ہے، تاہم حتمی وجہ کا تعین متعلقہ حکام کی جانب سے تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی کیا جائے گا۔

روس کا ہندوستان تک براہِ راست ریل راہداری کے قیام پر غور

ماسکو، 9 اگست (یواین آئی) عالمی کشیدگی اور سمندری تجارتی راستوں پر بڑھتے ہوئے خطرات کے درمیان روس نے بحر ہند تک ایک نیا ریل راستہ تیار کرنے کے امکانات پر کام شروع کر دیا ہے۔ روسی نائب وزیر اعظم مارات خسنولن نے کہا ہے کہ آبنائے باسفورس اور آبنائے ہرمز سے وابستہ خطرات کو کم کرنے کے لیے یہ متبادل راستہ انتہائی ضروری ہے۔ مسٹر خسنولن کے مطابق ترکمانستان، ایران، افغانستان اور پاکستان کے راستے بحر ہند تک پہنچنے والے متبادل راستوں پر غور کیا جارہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہندوستان تک رسائی فراہم کرنے والا کوئی بھی ممکنہ راستہ روس کے لیے قابلِ قبول اور اسٹریٹجک لحاظ سے اہم ہے۔ روسی نائب وزیر اعظم نے ملک کے تعمیری شعبے کو مضبوط بنانے کے لیے طویل المدتی مالی امداد کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ روس کی تعمیری صنعت فی الوقت ہر سال اضافی ایک ٹریلین روبل کی سرمایہ کاری کو سنبھالنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر اگلے پانچ سال تک اس سطح کی رقم فراہم کی جاتی ہے تو ملک اپنی تعمیری صلاحیتوں کو مزید وسعت دے سکتا ہے۔ روس کا یہ بیان امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری تصادم کی وجہ سے سمندری مال برداری میں آنے والی شدید رکاوٹوں کے دوران سامنے آیا ہے۔ ایران کی جانب سے امریکی اور اسرائیلی جہازوں کے ساتھ ساتھ ان کی حمایت کرنے والے ممالک کے جہازوں کے لیے آبنائے ہرمز کو بند کیے جانے سے عالمی تجارت شدید متاثر ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ دنیا کی مجموعی تیل کی سپلائی کا تقریباً 25 فیصد اور مائع قدرتی گیس کی 20 فیصد سپلائی اسی آبنائے ہرمز کے راستے ہوتی ہے۔ ایسے میں سمندری راستوں پر انحصار کم کرنے کے لیے روس زمینی اور ریل راستوں کو ترجیح دے رہا ہے۔

تائیوان کا آئندہ سال کا دفاعی بجٹ 1.1 کھرب تائیوانی ڈالر سے تجاوز کرنے کا امکان

تائپے، 9 اگست (یواین آئی) تائیوان حکومت آئندہ سال کا مجوزہ مرکزی بجٹ 20 اگست کو پیش کرسکتی ہے، جس میں دفاعی اخراجات 1.1 کھرب تائیوانی ڈالر (تقریباً 34.1 ارب امریکی ڈالر) سے زیادہ رہنے اور جی ڈی پی کے 3 فی صد سے تجاوز کرنے کا امکان ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق آئندہ سال حکومت کی مرکزی آمدنی 3.8 کھرب تائیوانی ڈالر سے زائد رہنے کی امید ہے، جو جاری سال کے مقابلے میں 35.7 فیصد زیادہ ہوگی۔ دوسری جانب، حکومتی اخراجات 3.6 کھرب تائیوانی ڈالر سے تجاوز کرنے کا تخمینہ ہے، جو اس سال کے مقابلے میں تقریباً 20 فی صد زیادہ ہوگا۔ اس طرح آمدنی اور اخراجات دونوں کے ریکارڈ سطح پر پہنچنے کا امکان ہے۔ ذرائع کے مطابق آئندہ سال حکومت کو قرضوں کی ادائیگی سمیت اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے نیا قرض لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ سائنس و ٹیکنالوجی، اہم عوامی تعمیراتی منصوبوں اور سماجی فلاح و بہبود پر اخراجات میں بھی نمایاں اضافے کی توقع ہے۔ دفاعی شعبے میں بھی اخراجات ریکارڈ سطح پر پہنچ سکتے ہیں۔ آئندہ سال کے بجٹ کے حتمی اعداد وشمار ابھی طے نہیں ہوئے ہیں، لیکن تجزیہ کاروں کا اندازہ ہے کہ نیٹو کے معیار کے مطابق شمار کیا گیا تائیوان کا دفاعی بجٹ پہلی بار ایک کھرب تائیوانی ڈالر سے تجاوز کرسکتا ہے اور یہ 1.1 کھرب تائیوانی ڈالر کی سطح کو بھی پار کرسکتا ہے۔ آئندہ سال کے لیے تقریباً 240 ارب نیو تائیوان ڈالر کا ایک خاص بجٹ بھی تجویز کیے جانے کی امید ہے۔ اس کے تحت تین اہم شعبوں یعنی بین الاقوامی حالات سے نمٹنے کے لیے تائیوان کی صلاحیت کا استحکام، غیر متوازن جنگی صلاحیتوں میں اضافہ اور قومی دفاع کے لیے خود ملکی سطح پر ڈرون کی تیاری پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ رپورٹ کے مطابق نئے جنگی طیاروں کی خریداری اور بحریہ و فضائیہ کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے سے متعلق خصوصی خریداری پروگرام اس سال ختم ہورہے ہیں۔ ان سے متعلق اخراجات کو نئے خصوصی بجٹ میں شامل کیے جانے کا امکان ہے۔

وزیر اعلیٰ نے مجاہدین آزادی اور شہداء کے اہل خانہ کو اعزاز سے نوازا

ترقی یافتہ اور خود انحصار ہندوستان کا تصور تبھی پورا ہو گا جب سبھی کے دلوں میں ملک سب سے پہلے کا جذبہ ہو گا

لکھنؤ: 9 اگست۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آج کاکوری ٹرین ایکشن کی 101ویں سالگرہ ہے۔ 9 اگست 1925 کو ہندوستان کے عظیم سپوتوں نے برطانوی حکومت کو للکارتے ہوئے اعلان کیا کہ ہندوستان کبھی بھی غلامی کو برداشت نہیں کرے گا۔ ان عظیم انقلابیوں نے 1857 کی پہلی جنگ آزادی سے لے کر ہندوستان چھوڑو تحریک تک، آزادی کی لڑائی کے لیے پروگراموں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ وزیر اعلیٰ نے انقلابیوں اور آزادی پسندوں کی یادوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور کاکوری ٹرین ایکشن سے وابستہ تمام عظیم ہیروز کو خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ آج کاکوری ٹرین ایکشن کی 101ویں سالگرہ کے موقع پر کاکوری شہداء کی یاد میں منعقدہ ایک پروگرام میں بطور مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کاکوری شہداء کی یاد میں ان کے مجسموں پر پھول چڑھائے اور پھول چڑھا کر شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے مجاہدین آزادی اور شہداء کے اہل خانہ کو اعزاز سے نوازا۔ وزیر اعلیٰ نے وندے ماترم اور کاکوری شہداء پر ایک کتابچہ کا اجراء بھی کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کاکوری ٹرین حادثے پر مبنی تصویروں اور آرکائیوز کی نمائش کا مشاہدہ کیا۔ انہوں نے 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے تحت پودکاری کی اور فوٹو بوتھ پر سیلفی لی۔ پروگرام کے دوران بھارتیندو ناٹیہ اکادمی کے فنکاروں نے ایک ڈرامہ پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 9 اگست 1925 کو کاکوری میں عظیم انقلابیوں جیسے پنڈت رام پرساد بسمل، ٹھاکر روشن سنگھ، اشفاق اللہ خان، چندر شیکھر آزاد، اور راجندر پرساد لہڑی نے محنت سے کمایا ہوا خزانہ جو انگریزوں نے ہڑپ لیا تھا۔

ان انقلابیوں میں جنہوں نے اپنی پوری زندگی ملک ہند کے لیے وقف کر دی، شچندر ناتھ بخشی جو کاشی میں پیدا ہوئے اور منموہن ناتھ گپتا کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ ان کی جائیدادیں انگریزوں نے ضبط کر لیں۔ پنڈت رام پرساد بسمل، ٹھاکر روشن سنگھ، اشفاق اللہ خان اور راجندر پرساد لہڑی کو بالترتیب گورکھپور، پریاگ راج، فیض آباد اور گونڈہ میں پھانسی دی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ چندر شیکھر آزاد نے کہا تھا کہ "آزاد ہمیشہ آزاد رہے گا"۔ اس نے اپنی آخری سانس تک انگریزوں سے لڑتے ہوئے پریاگ راج کی سرزمین پر جام شہادت نوش کیا۔ انقلابیوں کا مقصد غلامی کے طوق کو توڑنا اور ہندوستان کو آزاد کرنا تھا۔ برطانوی حکومت نے کاکوری واقعے کو ڈکیتی قرار دیا۔ بدقسمتی سے آزاد ہندوستان میں بھی جو لوگ برسر اقتدار آئے انہوں نے کاکوری ڈکیتی کو اس میں ملوث انقلابیوں کی توہین کے بہانے کے طور پر استعمال کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھارت ایسے ہی غلام نہیں بن گیا۔ ہندوستان کی غلامی کی وجوہات اندرونی تقسیم اور سازشیں تھیں۔ آج ہندوستان کو کمزور کرنے والی طاقتیں ذات پات، علاقے اور زبان کی بنیاد پر

تقسیم پیدا کرنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہیں۔ ملک دشمن طاقتیں سوشل میڈیا پلیٹ فارم کا غلط استعمال کر رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جنہوں نے آپ کو اپنے انقلابیوں اور ہیروز سے دور رکھا انہوں نے ہندوستان کی نوجوان نسل کے ساتھ سب سے بڑی ناانصافی کی۔ انہیں اپنے ہیروز پر فخر محسوس کرنے کے موقع سے انکار کرنا نوجوان نسل کو نظریات، فخر اور الہام سے دور کرنے کے مترادف ہے۔ آزادی کے بعد اقتدار سنبھالنے والوں نے انقلابیوں کی توہین کا گناہ کیا۔ کاکوری شہداء سے آگے چندر شیکھر آزاد، بھگت سنگھ، راج گرو، سکھ دیو، رانی لکشمی بائی، ویرانگنا اودا دیوی پاسی، اونتی بائی اور جھلکاری بائی کے نام پر کوئی اسمارک نہیں بنے تاکہ لوگوں کو ان کے نام تک معلوم نہ ہوں، ان اداروں کا نام انقلابیوں کے نام پر نہیں رکھا گیا۔ اس سلسلے میں سازشیں آزادی کے بعد بھی مسلسل کی جاتی رہیں۔ وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم نریندر مودی کے تئیں اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے آزادی کے ہیروز کا احترام کیا۔ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر سے وابستہ پنچ تیرتھ رام پرساد بسمل، ٹھاکر روشن سنگھ، اشفاق اللہ خان اور ویر ساورکر

کی یادوں کو آگے بڑھایا گیا ہے۔ کاکوری واقعے کو انقلابیوں کے اعزاز میں کاکوری ٹرین ایکشن کا نام دیا گیا۔ اب ڈاک ٹکٹ جاری کیے جا رہے ہیں اور اداروں کو ان انقلابیوں کے نام سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ انقلابیوں کو تلاش کریں۔ ہمارے دیہاتوں، علاقوں، اضلاع وغیرہ میں بہت سے گمنام ہیرو ہیں، جنہوں نے اپنا سب کچھ اس جذبۂ آزادی کے لیے وقف کر دیا، ماں، تیری شان ہمیشہ زندہ رہے، ہم چند دن زندہ رہیں یا نہ رہیں۔ آزادی کے بعد اقتدار کے بھوکے افراد نے اپنی خوشحالی پر توجہ دی۔ انقلابیوں کو بھلا دیا گیا، اور انہیں نصاب میں شامل نہیں کیا گیا۔ ملک اور معاشرے کے خلاف سازش رچی گئی اور انہیں ایک بار پھر تقسیم کرنے کی سازش شروع کی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے انقلابیوں اور مجاہدین آزادی سے وابستہ بکھرے ہوئے مواد کو جمع کرنے کی اپیل کی۔ ان سے وابستہ اسمارکوں کی مرمت۔تزئین کاری سے جڑیں اور پھول جڑھا کر ان کے تئیں عزت و احترام کا اظہار کریں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ انقلابیوں کے لیے ملکی آزادی کی لڑائی سب سے اہم ہے۔ ان کی یاد کو زندہ رکھنے کے لیے کاکوری میں صد سالہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ انقلابیوں کی یاد میں سال بھر بے شمار پروگرام منعقد کیے گئے۔ کاکوری ٹرین ایکشن سے وابستہ خاندانوں کی موجودہ نسل اور ملک کی سلامتی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے بہادر فوجیوں کے خاندانوں کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے ایک ترقی یافتہ اور خود کفیل ہندوستان کے ویژن کو اسی وقت عملی شکل دینے پر زور دیا جب ہر کوئی ملک کو سب سے اوپر رکھتا ہے۔ لوگوں میں ان کی مادر وطن، زبان اور مقامی مصنوعات کے بارے میں بیداری پیدا

کریں۔ 15 اگست یوم آزادی ہے۔ اس دوران ہر گھر میں ترنگا لہرایا جانا چاہیے اور ہر ادارے میں وندے ماترم گانا چاہیے۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ آزادی کی لڑائی کے زندہ جاوید فوجیوں کی جدوجہد اور قربانیوں کی بدولت ملک برطانوی راج سے آزاد ہوا۔ 9 اگست مکمل انقلاب کا دن ہے۔ اس دن سے بے شمار قربانیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب برجیش پاٹھک نے کہا کہ آزادی کے لیے زندگی کے تمام شعبوں کے لوگوں نے اپنی جانیں قربان کیں۔ کاکوری ٹرین ایکشن ڈے کی اس شاندار اور باوقار تقریب میں موجود تمام افراد کو مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو یاد رکھنا چاہیے۔ آزادی پسندوں نے ملک کو آزاد کرانے کے لیے اپنی جانیں خطرے میں ڈالیں۔ ہر بچے اور طالب علم کو اس جگہ سے اس عہد کے ساتھ نکلنا چاہیے کہ وہ ان آزادی پسندوں کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھیں گے جنہوں نے مسکراتے ہوئے ملک کو آزاد کرانے کے لیے پھانسی کے پھندے کو چوما۔ وزیر سیاحت اور ثقافت جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ یہ کاکوری کی مقدس سرزمین ہے، جہاں لازوال شہیدوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ کاکوری ٹرین ایکشن میں، قوم کے بہادر سپوتوں نے ہندوستان کو انگریزوں کے طوق سے آزاد کرانے کے لیے جنگ لڑی۔ قومی فخر اور عظیم آزادی پسندوں کا پیغام نئی نسل تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ کی قیادت میں ہر سال 9 اگست کو اس مقدس سرزمین پر آزادی پسندوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ اس موقع پر عوامی نمائندے، شہداء کے لواحقین، طلباء اور دیگر معززین موجود تھے۔

سیرتِ نبوی پر عمل ہی کامیاب زندگی کی ضمانت: مفتی آفتاب عالم ندوی

رحمۃ للعالمین جلسے میں نماز، قرآن، سنت اور بچوں کی تعلیم پر زور

سیتاپور: 9 اگست (پی این ایس) خیر النساء ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام جامعہ نور الہدیٰ للبنات، قصبہ خیرآباد، شاخ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی جانب سے منعقدہ دس روزہ جلسہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا اجلاس شیشے والی مسجد، محلہ قصباتی ٹولہ، قصبہ خیرآباد میں منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مبلغ مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے کی، جبکہ تلاوتِ قرآن کریم حافظ و قاری محمد شاداب انصاری امام مسجد شیشے والی نے کی۔

جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے کہا کہ ہمیں اپنے دن کا آغاز نمازِ فجر سے کرنا چاہیے، کیونکہ جو شخص نمازِ فجر ادا کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے صبح کے کاموں میں برکت کی دعا فرمائی ہے۔

انہوں نے کہا کہ دن کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت، ترجمہ و تفسیر کے مطالعے سے بھی ہونا چاہیے اور زندگی کے ہر معاملے میں ایمانداری اور سنتِ نبوی کو اختیار کرنا چاہیے۔ خواہ تجارت ہو، تعلیم کا حصول ہو یا کوئی دوسرا مشغلہ، ہر کام سنت کے مطابق انجام دیا جائے۔

مفتی آفتاب عالم ندوی نے کہا کہ اس مقصد کے لیے سیرتِ رسول کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ ہمیں یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کا معمول کیا تھا، آپ کھانا کیسے تناول فرماتے، پانی کیسے پیتے، لباس کیسے پہنتے، سوتے اور بیدار ہوتے، تجارت کیسے کرتے، گھر میں کس طرح زندگی گزارتے، سفر کے آداب کیا تھے اور شادی بیاہ کے معاملات میں آپ کی سنت کیا تھی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرم کی مکمل سیرت سے واقفیت حاصل کر کے اسی کی روشنی میں اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت کی جانی چاہیے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ اپنی نسلوں کو تعلیم یافتہ بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بچوں کی دینی و عصری تعلیم کا نظم کرنے اور انہیں جہالت سے محفوظ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے، کیونکہ سر درد وقتی بیماری ہے، جبکہ جہالت پوری زندگی کی بیماری بن سکتی ہے۔ مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے مزید کہا کہ والدین اپنی اولاد کو بچپن ہی سے توحید و سنت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت سکھائیں اور ان کی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ مفتی محمد عاقب قاسمی، امام مسجد الانصار قصبہ خیرآباد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا اور آخری کتاب قرآن کریم آپ پر نازل فرمائی۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ سنتِ نبوی پر عمل کریں اور اپنی نسلوں کو بھی قرآن و سنت کی راہ پر چلائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ہر لمحہ قرآن و سنت کی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقے کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے ان سے محبت اور عقیدت کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ انہوں نے دس روزہ جلسہ رحمۃ للعالمین کو عوام کے لیے انتہائی نافع اور اصلاحی سلسلہ قرار دیا۔ اس موقع پر حافظ عبداللہ، حاجی عابد علی انصاری، حاجی ارشاد علی انصاری، محمد حمزہ خاں، شاہد علی انصاری، راجو، حاجی شہاب الدین انصاری، ماسٹر غیاث الدین انصاری سمیت دیگر افراد موجود رہے۔ آخر میں مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی کی دعا پر جلسے کا اختتام ہوا۔

انجمن غنچۂ مہدیہ کی شب بیداری کا اختتام، علم کی زیارت کرائی گئی

انجمن نیر الاسلام کی شب بیداری کا آغاز

لکھنؤ۔ انجمن نیر الاسلام کی تین روزہ شب بیداری کا آغاز اتوار سے امام باڑہ صفدر نواب، حاتا مرزا علی خاں، حسین آباد میں ہو گیا۔ شب بیداری کی مجلس سے مولانا حیدر عباس رضوی نے خطاب کرتے ہوئے کربلا کے شہیدوں پر پڑنے والی مصیبتوں کو بیان کیا۔ مجلس کے بعد انجمن معراج الاسلام، گل دستۂ حیدری، قمر بنی ہاشم اور گلزارِ پنجتن نے اپنے سلام اور نوحے پیش کیے۔ انجمن غنچۂ مہدیہ کی روضۂ حضرت مسلم، رئیس منزل، حسین آباد میں جاری سالانہ شب بیداری کا اختتامی علم اٹھائے جانے کے بعد اختتام ہو گیا۔ اختتامی مجلس سے مولانا رضوان حیدر نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد روضہ احاطے میں عزاداروں کو علمِ مبارک کی زیارت کرائی گئی۔ شب بیداری میں کانپور سے آئی انجمن رضائے اسلام، اس کے بعد انجمن مقصدِ حسینی، رونقِ دینِ اسلام، شامِ غریباں اور انجمن ناصر العزا نے اپنے نوحے اور طرحی سلام پیش کیے۔

لنکا پریمیئر لیگ کے براہِ راست نشریے کے دوران امروہہ کے سینئر کیمرا مین تقی رضا کو سالگرہ کی مبارکباد

امروہہ۔ لنکا پریمیئر لیگ کے فائنل میچ کے براہِ راست ٹیلی کاسٹ کے دوران امروہہ کے معروف کیمرا مین سید تقی رضا کو ان کی 50ویں سالگرہ کے موقع پر بین الاقوامی پلیٹ فارم سے مبارکباد دی گئی۔ اسٹار اسپورٹس پر نشر ہونے والے اس فائنل میچ کی پروڈکشن ٹیم میں سید تقی رضا بطور سینئر کیمرا آپریٹر اپنی خدمات انجام دے رہے تھے۔ میچ کے دوران کمنٹری کر رہے سری لنکا کے سابق بین الاقوامی کرکٹر اور معروف کمنٹیٹر رسل آرنلڈ نے لائیو آن ایئر "ہیپی برتھ ڈے تقی بھائی" کہہ کر انہیں سالگرہ کی مبارکباد دی، جس کے بعد پورا اسٹیڈیم تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ بین الاقوامی میچ کے براہِ راست نشریے کے دوران ملنے والی اس خصوصی مبارکباد سے ان کے مداحوں اور امروہہ کے باشندوں میں کافی جوش و خروش دیکھا گیا۔ تقی رضا ایک معروف کیمرا مین ہیں، جو گزشتہ 25 سے زائد برسوں سے کرکٹ میچوں کی براہِ راست نشریات کرنے والی ٹیم سے وابستہ ہیں۔ ان کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر انہیں خصوصی طور پر سچن تندولکر اور مہندر سنگھ دھونی نے بھی مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ تقی رضا کا تعلق معروف شاعر "فرزدقِ ہند" علامہ جواد حسین شمیم امروہوی کے خاندان سے ہے۔ ان کی شادی اردو کے عالم ڈاکٹر عظیم امروہوی کی صاحبزادی سے ہوئی ہے۔ وہ

کھیلوں کی نشریات کی دنیا کے ایک انتہائی معروف اور سینئر کیمرا مین ہیں۔ وہ بنیادی طور پر اتر پردیش کے امروہہ (دانشمندان) کے رہنے والے ہیں اور فی الحال دہلی میں مقیم ہیں۔ 30 سے بھی زیادہ برسوں کے طویل اور کامیاب کیریئر میں وہ "اسپن وژن" اور "سلپ کیم" (Slip Cam) کے ماہر مانے جاتے ہیں۔ جب کوئی اسپن گیند باز گیند پھینکتا ہے یا تھرڈ امپائر کو فیصلہ (رن آؤٹ، اسٹمپنگ وغیرہ) کرنا ہوتا ہے تو ان کی کیمرے کی درست نظر ہی ٹی وی اسکرین اور تھرڈ امپائر تک لائیو ری پلے پہنچاتی ہے۔ تقی رضا نے 1990 کی دہائی سے اب تک کرکٹ اور دیگر کھیلوں کے تقریباً تمام بڑے عالمی کپ اور بین الاقوامی ٹورنامنٹس کی نشریاتی ٹیم میں کیمرا مین کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ انہوں نے 2011 کے ون ڈے ورلڈ کپ، جس میں ہندوستان فاتح بنا تھا، میں کوریج ٹیم کا اہم حصہ رہتے ہوئے ممبئی کے وانکھیڑے اسٹیڈیم سے تاریخی لمحات کو اپنے کیمرے میں قید کیا۔

2023 ون ڈے ورلڈ کپ (ہندوستان)

اور اس کے علاوہ انہوں نے اپنے کیریئر کے دوران منعقد ہونے والے دیگر تمام بڑے آئی سی سی کرکٹ ورلڈ کپ میچوں کی براہِ راست کوریج کی ہے۔ زیادہ تر آئی پی ایل اور ٹی 20 ورلڈ کپ میں بھی انہوں نے خصوصی تعاون کیا ہے۔

دیگر کھیل جن میں تقی نے خدمات انجام دیں

ایشیائی کھیل

ورلڈ ریلی چیمپئن شپ (WRC)

فارمولا 1 (F1) ریسنگ

گالف ٹورنامنٹس (ٹائیگر ووڈز کے میچوں کی کوریج)

پرو کبڈی لیگ

ان کے کیریئر کی تاریخی کامیابیاں

ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں ایک اننگز میں تمام 10 وکٹیں لینے کا کارنامہ صرف تین مرتبہ انجام دیا گیا ہے۔ تقی رضا دنیا کے واحد ایسے کیمرا مین ہیں جنہوں نے انیل کمبلے (1999، دہلی) اور اعجاز پٹیل (2021، وانکھیڑے، ممبئی) دونوں کے 10، 10 وکٹیں لینے کے تاریخی لمحات کو اپنے کیمرے میں براہِ راست ریکارڈ کیا ہے۔

آپ جب سے قریب آئے ہیں □ رنج و غم اپنے ہیں ہرے کچھ تو

بزمِ ادب بہرائچ کی پہلی ماہانہ نشست کا انعقاد

بہرائچ۔ آج مجھے بہرائچ میں منعقد اس ادبی تقریب میں شریک ہو کر بڑی خوشی ہوئی، اور میں بڑے وثوق سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ جب تک اس طرح کی ادبی محفلیں منعقد ہوتی رہیں گی، اردو زبان اس وقت تک مٹ نہیں سکتی۔ اردو کو مٹانے والے دنیا سے مٹ گئے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ہماری زبان آج بھی اپنی آن و شان کے زندہ ہے، بلکہ زندہ تھی، زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مل کر اردو زبان کے لیے کچھ نہ کچھ کرتے رہیں، یہی اردو کو سچا خراج ہو گا۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مغربی یوپی کے ضلع مظفر نگر سے تشریف لائے مہمان ادیب، شاعر و صحافی کلیم تیاگی کلیم تیاگی (صدر اُردو ڈیولپمنٹ ایسوسی ایشن، مظفر نگر) نے کل رات شہر میں منعقد ادبی نشست میں کیا۔ دراصل ضلع کی گرتی ہوئی ادبی روایت کو تازہ دم کرنے کے جذبے کے تحت ڈاکٹر سفیان احمد انصاری، جنید احمد نور اور وصی اللہ قاسمی کی کوششوں سے ایک نئی ادبی تنظیم "بزمِ ادب، بہرائچ" کا قیام عمل آیا، جس کی پہلی ماہانہ ادبی باوقار نشست محمد نگر کالونی میں واقع جمال اظہر صدیقی کے گھر ایک وسیع ہال میں شہر کے بزرگ شاعر شاداں رحمانی کی صدارت اور ڈاکٹر سفیان احمد انصاری کی نظامت میں منعقد ہوئی۔ جس میں بزرگ شاعر جواد وارث بہرائچی کے اولین شعری مجموعے "متاعِ سخن"

کا اجرا مہمان خصوصی کے بدست عمل میں آیا۔ "متاعِ سخن" پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر سفیان انصاری نے کہا کہ اس وقت شہر میں سب سے بزرگ اور معمر شاعر جواد وارث ہیں، جو گوشہ نشین ہو چکے تھے، آج ان کے مسودات میں سے صرف ایک ڈائری کتاب کی چھپ کر آئی ہے، جب کہ ابھی ان کی ایسی ہی نصف درجن سے زائد ڈائریاں موجود ہیں، جو طبع ہونے کی منتظر ہیں۔ بہرحال جواد صاحب کی شاعری محض شوقیہ شاعری نہیں، بلکہ انھوں نے شاعری کو اپنی قلبی تسکین کا وسیلہ و ذریعہ بنایا، جیسا کہ خود فرماتے ہیں۔

اتر جاتا ہے دل کا بوجھ وارث شعر گوئی سے
بہت تسکین دیتے ہیں مرے لفظ و بیاں مجھ کو

اسی طرح کہنہ مشق شاعر مظہر سعید علیگ بہرائچی اور جناب اکمل نذیر نے بھی "متاعِ سخن" کی تصنیف و اشاعت پر مبارکباد دیتے ہوئے جواد وارث بہرائچی کی شخصیت اور شاعری پر اظہار خیال کیا۔ نشست کا آغاز منظور بہرائچی کی نعت سے ہوا۔ پھر ڈاکٹر سفیان احمد انصاری نے بزمِ ادب، بہرائچ کے قیام، اغراض و مقاصد اور آئندہ کے منصوبے اور عزائم پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ رسم اجرا اور نثری گفتگو کے بعد شعراء نے اپنے خوبصورت کلام سے نوازا، شعراء کے منتخب اشعار درج ذیل ہیں:

اسی کے سامنے جانا ہے لوٹ کر اک دن
جیو تو شاداں جیو، رب کی بندگی کے لیے
شاداں رحمانی

آپ جب سے قریب آئے ہیں
رنج و غم اپنے ہیں ہرے کچھ تو
جواد وارث

زخمِ دل ہو گئے گلاب سبھی
اب تو مظہرؔ بھی باغ باغ سے ہیں
مظہر سعید علیگ بہرائچی

گرم گفتار وہ بھی ہیں جن کو
فرق مابین سین و شین نہیں
وہ بھی نازاں ہیں خاک پر اپنی
جن کے نیچے کوئی زمین نہیں
محمد اکمل نذیر

ہماری شاعری میں ہے سبھی
مگر اب وہ گل و لالہ کہاں ہے
جمال اظہر صدیقی

کوئی وعدہ نہ کیجیے اب خدارا
زمانے سے بھروسہ اٹھ گیا ہے
رئیس صدیقی

ہاں اکثر لوگ ہیں دشمن ہمارے
نگر میں دوست ہوں یارو سبھی کا
منظور بہرائچی

کہتا تھا فٹ پاتھ کی ہائے نہ لینا تم
دو کوڑی کے بھاؤ بکے ہو، تم بھی نا
وسیم جوہر نگروری

وہ ہم کہ ہم سے ہر اک شخص تھر تھراتا تھا
آج بزدل بھی مرے قتل پر اتر آئے
نواز بہرائچی

نشست کے آخر میں وصی اللہ قاسمی نے آئندہ نشست کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ بزمِ ادب کی آئندہ ماہانہ نشست ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے "نعتیہ محفل" کے عنوان سے موسوم ہوگی۔ ساتھ ہی بزمِ ادب کے تصنیفی پروجیکٹ سال نامہ "بہرائچ نامہ" سے سامعین کو آگاہ کیا۔ محفل میں سراج الدین نیوٹن، جنید احمد نور اور ایڈووکیٹ عبداللہ سمیت بہرائچ کے متعدد باذوق حضرات نے شرکت کی۔ جمال اظہر صدیقی کی میزبانی اور اظہار تشکر پر نشست اختتام پذیر ہوئی۔

فیض الرسول تحریک اعلیٰ حضرت کا مضبوط ستون ہے: علامہ غلام عبدالقادر علوی

دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں عرسِ اعلیٰ حضرت کا پروقار انعقاد

براؤں شریف بانسی۔ مرکزی درسگاہ و مشہور خانقاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی مناسبت سے ایک عظیم الشان اور پروقار پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں علماء مشائخ اساتذہ، طلبہ اور ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کر کے اعلیٰ حضرت کی بارگاہ علم و عشق میں خراج عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کی سرپرستی شہزادۂ شعیب الاولیاء پیر علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف نے فرمائی جبکہ صدارت نبیرۂ شعیب الاولیاء [illegible] تحریک و اہتمام نبیرۂ شعیب الاولیاء پیر علامہ محمد

شعیب علوی ازہری معتمدِ خاص خانقاہ کی جانب سے رہا، جبکہ قیادت علامہ علی حسن علوی پرنسپل ادارہ نے فرمائی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے پیر علامہ غلام عبدالقادر علوی نے کہا کہ آج ہم مجدد ملت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ علم و عشق میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے [illegible]

اور کردار کے ذریعے امت مسلمہ کو صحیح عقیدہ، مستحکم فکر اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت عطا کی۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کی علمی خدمات کا دائرہ فقہ حدیث تفسیر عقائد ادب اور تحقیق وغیرہ تک وسیع ہے ان کی پوری زندگی قرآن و سنت کی پاسبانی اور ناموس [illegible]

بلکہ ان کے علمی، دینی، انہوں نے مزید کہا کہ فیض الرسول تحریک اعلیٰ حضرت کا مضبوط ستون ہے اور دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف سے وابستہ علماء وطلبہ علمی و دینی میدان میں فکر رضا کی شمع کو روشن رکھنے کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔ صدارتی خطاب میں پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عہد میں دین و سنیت کی جو علمی خدمت انجام دی وہ امت کے لیے ایک عظیم سرمایہ ہے ان کا پیغام محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اتباع شریعت استقامت عقیدہ اور خدمت دین کا پیغام [illegible]

نہیں بلکہ علم عمل ادب عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت کی پاسداری کا نام ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اس علمی و روحانی ورثے کو پوری دیانت کے ساتھ اگلی نسلوں تک منتقل کریں۔ عرسِ اعلیٰ حضرت کے اس روح پرور اجتماع کے موقع پر لنگرِ رضا و تبرک کا خصوصی اہتمام صاحب سجادہ پیر علامہ غلام عبدالقادر علوی کی جانب سے کیا گیا لنگر و تبرک سے ہزاروں عقیدت مندوں نے استفادہ کیا شرکاء نے اس روحانی و علمی اجتماع کو خانقاہِ فیض الرسول کی دیرینہ روایات محبت عقیدت اور خدمت کا خوب صورت مظہر قرار دیا۔ پروگرام میں شیخ الحدیث ادارہ علامہ [illegible]

44ہزار کروڑ کے اخراجات کے باوجود بجلی نظام میں متوقع بہتری نہیں

آر ڈی ایس ایس کے کاموں کا جامع جائزہ اور نچلی سطح سے چیئرمین تک جواب دہی طے کرنے کا مطالبہ

لکھنؤ۔ اتر پردیش میں ازسرنو تشکیل شدہ ڈسٹری بیوشن سیکٹر اسکیم (RDSS) کے تحت تقریباً 094،44 کروڑ روپے کے کام کرائے جانے کی تجویز ہے۔ ان میں اسمارٹ میٹرنگ، لائن لاس میں کمی، جدید کاری اور بجلی کی تقسیم کے نظام کو مستحکم کرنے جیسے اہم کام شامل ہیں۔ اسکیم کے تحت ریاست کی مختلف بجلی کمپنیوں کے لیے ہزاروں کروڑ روپے کی منظوری کی تجاویز ہیں۔ ورما نے کہا کہ MVVNL میں 33،539،13 کروڑ روپے، PVVNL میں 42،695،12 کروڑ روپے، PuVVNL میں 52،481،9 کروڑ روپے، DVVNL میں 66،434،7 کروڑ روپے اور KESCo میں 33،943 کروڑ روپے کے کاموں کا انتظام ہے۔ اتنی بڑی رقم خرچ ہونے کے بعد بھی اگر صارفین کو بجلی کی فراہمی، شکایات کے ازالے، بلنگ اور تقسیم کے نظام میں متوقع بہتری نہیں مل رہی ہے تو اس کا سنجیدگی سے جائزہ لینا ضروری ہے۔ اگر اسمارٹ میٹرنگ کے کام کو الگ رکھا جائے تو آر ڈی ایس ایس کے تحت تجویز کردہ [illegible]

خدمات میں متوقع بہتری زمینی سطح پر نظر نہیں آرہی ہے۔ اتر پردیش ریاستی بجلی صارفین کونسل کے صدر اور ریاستی مشاورتی کمیٹی کے رکن اودھیش کمار ورما نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ حکومت آر ڈی ایس ایس اسکیم کا جامع جائزہ کرائے اور یہ اندازہ لگائے کہ ہزاروں کروڑ روپے خرچ ہونے کے باوجود تقسیم کے نظام میں متوقع بہتری کیوں نظر نہیں آرہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف اسکیموں کے لیے بڑے پیمانے پر رقم منظور کرنا کافی نہیں ہے۔ کام کا معیار، مقررہ ہدف کا حصول، لائن لاس میں حقیقی کمی، صارفین کی خدمات میں بہتری اور خرچ کی گئی رقم کے نتائج کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیے۔ اودھیش کمار ورما نے کہا کہ اب نچلی سطح سے لے کر ایا اور کارپوریشن کے چیئرمین کی سطح تک واضح جواب دہی طے کی جانی چاہیے۔ ہر سطح پر یہ مقرر کیا جائے کہ کس افسر کی کیا ذمہ داری ہے اور مقررہ اہداف کی تکمیل نہ ہونے پر اس کی جواب دہی کس سطح پر طے ہوگی۔ انہوں نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ آر ڈی ایس ایس کے تحت مکمل کیے گئے اور جاری کاموں کا ضلع وار اور ڈسکام وار جائزہ، [illegible]

کیا ہندوستان میں آئین کی ضمانتیں محض کاغذ پر رہ گئی ہیں؟

دہلی ہائی کورٹ میں جنتر منتر پر احتجاج کے معاملے نے پُرامن اجتماع کے آئینی حق پر بحث چھیڑ دی ہے۔ آکار پٹیل اس مضمون میں کہتے ہیں کہ اجازت اور پابندیوں نے اس بنیادی حق کو عملاً محدود کر دیا ہے

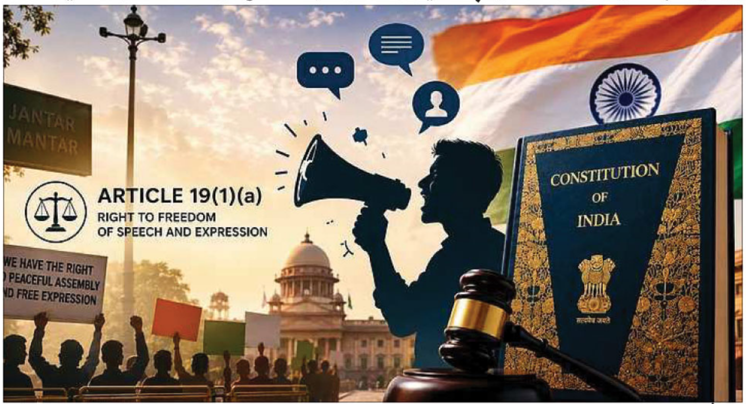

آکار پٹیل

حال ہی میں دہلی ہائی کورٹ میں ایک قابلِ غور مکالمہ ہوا۔ حکومت سے پوچھا گیا کہ احتجاج کے مقام کے طور پر جنتر منتر کے استعمال کو ہی ختم کرنے پر غور کیوں نہیں کیا جا رہا؟ عدالت نے کہا، ''آپ اسے بند کیوں نہیں کر دیتے؟ ہماری نظر میں شہر میں یہ سب کچھ نہیں ہونا چاہیے، لیکن یہ حکومت کا فیصلہ ہے۔ شہر کو بلاوجہ یرغمال کیوں بنایا جائے؟'' عدالت نے یہ تبصرہ آل انڈیا دلت کرسچن رائٹس پروٹیکشن کمیٹی کی اس عرضی کی سماعت کے دوران کیا، جس میں دہلی پولیس کو جنتر منتر پر احتجاج کرنے کی اجازت سے متعلق اس کی درخواست پر فیصلہ کرنے کی ہدایت دینے کی استدعا کی گئی تھی۔ گروپ کے وکیل نے اس کے بعد سوال کیا کہ کیا مرکز کا موقف یہ ہے کہ دہلی میں کوئی احتجاج نہیں ہو سکتا؟ اس پر جواب دیا گیا، ''یہ پولیس کو طے کرنا ہے۔'' وکیل نے کہا، ''ٹھیک ہے، انہیں یہ کہنے دیجیے کہ دہلی میں جمہوری اور پُرامن احتجاج کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہم اسے قبول کر لیں گے۔''

عدالت کا موقف یہ تھا کہ مظاہرین کی وجہ سے ''شہر کو یرغمال نہیں بنایا جانا چاہیے۔'' حکومت کا حتمی جواب کیا تھا، یہ واضح نہیں ہو سکا، لیکن ہندوستان میں تقریباً تمام حکومتیں ماضی میں بھی احتجاج کو ایک ایسی زحمت سمجھتی رہی ہیں جو 'بہتر حکمرانی' کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ یہ معاملہ اتنا اہم ہے کہ اس کا کچھ گہرائی سے جائزہ لیا جانا چاہیے۔ آئین کا آرٹیکل 19 شہریوں کو متعدد بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ اس کے تحت ہر شہری کو آزادیٔ اظہار و خیال، پُرامن اور غیر مسلح طور پر جمع ہونے، انجمنیں یا یونینیں قائم کرنے، ہندوستان کی حدود میں آزادانہ نقل و حرکت، ملک کے کسی بھی حصے میں رہنے اور بسنے، اور کسی پیشے، کاروبار یا تجارت کو اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔

لیکن حقیقت کیا ہے؟

کیا ہندوستانی شہریوں کو واقعی پُرامن اور غیر مسلح طور پر جمع ہونے کا حق حاصل ہے؟ نہیں۔ ہمارے پاس پُرامن اجتماع کے لیے مقامی پولیس سے اجازت لینے کا حق ضرور ہے۔ پولیس کے پاس اس اجازت کو منظور کرنے، مسترد کرنے یا کوئی جواب نہ دینے کا اختیار ہے۔ دلت مسیحی تنظیم کو عدالت کا دروازہ اسی لیے کھٹکھٹانا پڑا کہ پولیس نے اس کی درخواست پر فیصلہ نہیں کیا تھا۔ یعنی حقیقی اختیار شہری کے پاس نہیں بلکہ پولیس کے پاس چلا جاتا ہے۔ امریکہ اور یورپ میں یہ عام منظر ہے کہ چھوٹے چھوٹے گروہ، بعض اوقات صرف 5 یا 6 افراد پر مشتمل، پلے کارڈ اٹھائے اور نعرے لگاتے ہوئے کاروباری اداروں، سرکاری دفاتر یا دیگر مقامات کے باہر پُرامن احتجاج کرتے ہیں۔ سیاسی ریلیاں بھی عام ہیں۔ ہندوستان میں ایسا اجتماع یا تو ہونے ہی نہیں دیا جائے گا یا اسے منتشر کر دیا جائے گا۔ ہندوستان میں احتجاج کو عملاً ایک جرم بنا دیا گیا ہے۔ جہاں احتجاج کی اجازت دی جاتی ہے، وہاں بھی عموماً تحریری اجازت کے بعد صرف ان مقامات پر مظاہرہ کرنے کی اجازت ہوتی ہے جنہیں احتجاج کے لیے 'مخصوص علاقے' قرار دیا گیا ہے۔ بعض لوگ ان مخصوص مقامات کو بھی ایک زحمت سمجھتے ہیں۔ دہلی کا جنتر منتر بھی ایسا ہی ایک مقام ہے۔ دونوں جانب سے گھری ہوئی ایک جگہ، جہاں احتجاج کے لیے خیمے اور اسٹال لگے نظر آتے ہیں۔ بعض احتجاج تو مہینوں تک جاری رہتے ہیں، مگر ان کی آواز شاید ہی کسی تک پہنچتی ہے۔

بنگلورو میں ٹاؤن ہال اور فریڈم پارک، ممبئی میں آزاد میدان جیسے مقامات احتجاج کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں، جہاں اجازت ملنے کے بعد مخصوص اوقات میں مظاہرہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ پُرامن اجتماع کے حق کا حقیقی نفاذ نہیں ہے۔ یہ دراصل آئین کی جانب سے دیے گئے ایک بنیادی حق سے انکار ہے۔ ہمیں اس حق کو بھی اسی طرح دوبارہ حاصل کرنا ہوگا جس طرح اپنے دوسرے بنیادی حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اظہارِ رائے کی آزادی بھی متعدد قوانین اور پابندیوں سے مشروط کر دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اس بحث کا آغاز کہاں سے کیا جائے۔ ہندوستان میں بغاوت، ہتکِ عزت اور توہینِ عدالت جیسے قوانین کے ذریعے آزادیٔ اظہار کو محدود کیا گیا ہے۔ جن قوانین سے ہم نے ان میں سے بعض کو ورثے میں لیا، ان کی مادرِ وطن برطانیہ میں اب ان میں سے کچھ قوانین موجود نہیں رہے۔ ہندوستان میں اختلافِ رائے کے لیے بھی کوئی حقیقی گنجائش نہیں چھوڑی گئی۔ اکثریتی ہندوتوا کے نظریے کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو 'ملک دشمن' قرار دینے کا رجحان بڑھا ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستان میں آزادیٔ اظہار مکمل طور پر محفوظ ہے تو اسے کشمیر کے لوگوں سے آزادیٔ اظہار کے تجربے کے بارے میں بہت کچھ سیکھنا چاہیے۔

انجمنیں اور تنظیمیں قائم کرنا بھی ہندوستان میں آسان نہیں۔ ان کی رجسٹریشن مسترد کی جا سکتی ہے یا پہلے سے موجود رجسٹریشن منسوخ کی جا سکتی ہے۔ سول سوسائٹی، خصوصاً پیشہ ورانہ طور پر کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں سے وابستہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ ریاست کس طرح ان کے لیے اپنے اس بنیادی حق کو استعمال کرنا مشکل بناتی ہے۔ ہم نے کاروبار کے حق کے معاملے میں بھی ایسی ہی صورتِ حال دیکھی ہے۔ قصابوں کے کاروبار پر پابندیاں عائد کی گئیں اور اس کے اثرات ریستورانوں تک بھی پہنچے۔ یوں ہمارے بہت سے بنیادی حقوق وقت کے ساتھ جامد اور بے اثر ہوتے گئے ہیں اور انہیں عملی طور پر استعمال کرنے کے ادارے اتنے مضبوط ثابت نہیں ہوئے۔

آرٹیکل 19 کے تحت دیے گئے حقوق کے ساتھ ایک اہم شرط بھی درج ہے۔ اس کے مطابق ریاست ان حقوق کے استعمال پر ''معقول پابندیاں'' عائد کرنے کے لیے قانون بنا سکتی ہے۔ اصل سوال یہی ہے کہ کیا عائد کی جانے والی پابندیاں واقعی معقول ہیں؟ میرا جواب ہے: نہیں۔ اپنے بنیادی حقوق کو دوبارہ حاصل کرنا ہی آئین کی حقیقی قدر کو سمجھنے اور اسے عملی زندگی میں نافذ کرنے کا واحد راستہ ہے۔ ہمیں اپنے حقوق کو پُرامن طریقے سے دوبارہ حاصل کرنا ہوگا، انفرادی سطح پر بھی اور سول سوسائٹی کی سطح پر بھی۔ ہندوستان کی سول سوسائٹی دیگر جمہوریتوں کے مقابلے میں کمزور ہے۔ یہ زندہ اور متحرک ضرور ہے، مزاحمت بھی کرتی ہے اور بہادر بھی ہے، لیکن اس کا دائرہ محدود ہے۔ ہندوستان کو اپنے معاشرے کے اس حصے کے لیے زیادہ وسیع جگہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو نہ حکومت ہے اور نہ کاروباری کارپوریشن۔ یہی سول سوسائٹی ہے۔

سول سوسائٹی میں رسمی اور غیر رسمی تنظیمیں، گروہ اور افراد سب شامل ہیں، اور ان سب کی اجتماعی سرگرمیوں سے وہ سماجی جگہ وجود میں آتی ہے جہاں شہری اپنی آواز بلند کر سکتے ہیں۔ ان گروہوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے اور انہیں اپنے خیالات کے اظہار کے لیے مناسب جگہ دی جانی چاہیے۔ [illegible] برقرار رکھیں۔

ہیں۔ حکومتیں احتجاج نہیں چاہتیں، اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جب بھی ہندوستانی عوام کسی مسئلے پر بڑے پیمانے پر متحرک ہوئے ہیں، حکومت کو پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔ زرعی قوانین کے خلاف احتجاج ہو، این آر سی کے خلاف تحریک ہو یا امتحانی پرچوں کے افشا ہونے کے خلاف طلبہ کا احتجاج، عوامی دباؤ نے حکومتوں کو اپنے فیصلوں پر نظرِ ثانی کرنے پر مجبور کیا ہے۔

اور یہی وہ بنیادی وجہ ہے جس کے باعث ہمیں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ پُرامن اجتماع کا ہمارا حق ہم سے چھین نہ لیا جائے۔ احتجاج جمہوریت کے لیے کوئی زحمت نہیں، بلکہ جمہوریت کی زندگی کی علامت ہے۔ حکومت سے اختلاف کرنا، اپنی شکایت بیان کرنا، اجتماعی طور پر آواز اٹھانا اور پُرامن طریقے سے اپنے مطالبات پیش کرنا شہریوں کے وہ حقوق ہیں جن کے بغیر آئین محض ایک کتاب بن کر رہ جاتا ہے۔ اگر 'شہر کو یرغمال بنائے جانے' کے نام پر ہر احتجاج کو محدود کر دیا جائے تو سوال صرف جنتر منتر کا نہیں رہے گا؛ سوال یہ ہوگا کہ جمہوریت میں شہریوں کے پاس اپنی آواز حکومت تک پہنچانے کا راستہ آخر بچے گا کیا؟ اسی لیے پُرامن اجتماع کے حق کا تحفظ صرف مظاہرین کا مسئلہ نہیں، بلکہ ہر شہری کا مسئلہ ہے۔ یہ حق ہمیں کسی حکومت نے عطا نہیں کیا۔ یہ ہندوستان کے آئین نے ہمیں دیا ہے۔ اب [illegible] برقرار رکھیں۔

امیر شہر کا نشہ اُترنے والا ہے

راہل گاندھی کہاں ہیں سوال کرنے والا گودی میڈیا امیت شاہ کہاں ہے پوچھنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ کاکروچ جنتا پارٹی کے سربراہ ابھیجیت دِپکے سے جھارکھنڈ نہ جانے پر گودی میڈیا سوال کر رہا ہے لیکن گزشتہ 16 دنوں سے امیت شاہ کی غیر موجودگی پر سوال کر کے دکھائیں

رشید الدین

کیا بی جے پی کے زوال کا آغاز ہو چکا ہے؟ کیا امیت شاہ کا وکٹ بھی گرنے والا ہے؟ کیا Gen-Z سے مودی حکومت ڈر گئی ہے؟ ملک کے سیاسی حلقوں میں یہ سوالات تیزی سے گشت کر رہے ہیں اور کیوں نہ ہو اس لئے Gen-Z نے صرف ایک ماہ کے عرصہ میں ملک کا سیاسی نقشہ تبدیل کر دیا۔ جنتر منتر پر کاکروچوں کے جمع ہوتے ہی حکومت کے ایوانوں میں ہلچل پیدا ہو گئی۔ کل تک جن کے رعب اور دبدبہ کے ہر سمت چرچے تھے، آج وہ چہرہ چھپانے پر مجبور ہے اور پارلیمنٹ میں اپوزیشن پر طنز کسنے والے خود پارلیمنٹ سے غائب ہیں۔ کسی نے یہ سوچا نہیں تھا کہ ایک دن وہ بھی آئے گا جب نریندر مودی اور امیت شاہ پر خوف طاری ہوگا۔ ایک طرف Gen-Z اور دوسری طرف راہول گاندھی کی زیر قیادت متحدہ اپوزیشن نے مودی حکومت کا عملاً محاصرہ کر لیا ہے۔ جو حکومت 12 برسوں تک اپوزیشن اور عوام کو بے خاطر کرتی رہی اسے آخر کار کاکروچوں کے آگے جھکنا پڑا اور دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ لینا پڑا۔ Gen-Z کے اس حملہ سے مودی حکومت اور بی جے پی ابھی سنبھل نہیں پائی تھی کہ تین ریاستوں کے ضمنی چناؤ میں بی جے پی کو دو اسمبلی نشستوں پر شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ بہار کی بانکی پور میں جن سوراج پارٹی کے سربراہ پرشانت کشور نے بی جے پی کو چاروں خانے چت کر دیا۔ مدھیہ پردیش کی داتیا اسمبلی نشست پر کانگریس نے قبضہ کیا جبکہ بی جے پی کو گجرات کی منجل پور نشست پر اکتفاء کرنا پڑا۔ بظاہر یہ محض تین اسمبلی نشستوں کا ضمنی چناؤ تھا لیکن نتائج نے بی جے پی اور مودی حکومت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اگر یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ Gen-Z کی ناراضگی کا اثر دہلی کے جنتر منتر سے دوسری ریاستوں میں پھیلنے لگا ہے۔ کسی بھی الیکشن کے نتائج کے بعد جیت سے زیادہ جب ہار کے چرچے ہونے لگیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ عوام سبق سکھانے پر اتر آئے ہیں۔ بہار کی بانکی پور نشست بی جے پی کے لئے وقار کا مسئلہ تھی اور پارٹی کے غرور اور تکبر کا یہ عالم تھا کہ قائدین کہہ رہے تھے کہ اگر کتے بلی کو بھی ٹھہرایا جائے تو وہ بھی جیت جائیں گے۔ کتے بلی کے ریمارک کا بہار کے Gen-Z نے کچھ ایسا جواب دیا کہ مودی، امیت شاہ، موہن بھاگوت اور بی جے پی کے قومی صدر نتن نبن کے ہوش اڑ گئے اور ان کی آنکھوں میں زوال کا منظر گشت کرنے لگا۔ بہار اسمبلی چناؤ میں 10 ماہ قبل پرشانت کشور کی پارٹی کو ایک بھی نشست نہیں ملی تھی اور بیشتر نشستوں پر جن سوراج پارٹی کے امیدواروں کی ضمانت بھی نہیں بچی لیکن 10 ماہ بعد ایسا کیا ہو گیا کہ قومی صدر نتن نبن کی نشست بھی بی جے پی نہیں بچا پائی۔ بانکی پور بی جے پی کا قلعہ تھا جہاں 1995 سے بی جے پی نے 9 مرتبہ کامیابی حاصل کی۔ نتن نبن اس نشست سے 5 مرتبہ کامیاب ہوئے، ان سے قبل ان کے والد 4 مرتبہ اسی نشست سے منتخب ہوئے تھے۔ بانکی پور سے نتن نبن پارٹی کے قومی صدر کے عہدہ تک پہنچے لیکن بہار میں حکومت اور مرکز میں مودی۔ امیت شاہ جیسی ناقابل تسخیر طاقتوں کے باوجود نشست کو بچا نہیں پائے۔ بی جے پی کے 200 ارکان پارلیمنٹ اور فلمی ستاروں نے انتخابی مہم میں حصہ لیا۔ الیکشن کمیشن اور سرکاری مشنری بھی ساتھ تھی لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ جنہیں کاکروچ کہہ کر حقیر تصور کیا گیا، قدرت نے ان کے ذریعہ ہی بی جے پی کے غرور کا سر نیچا کر دیا۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ جنتر منتر پر جس طرح نوجوانوں پر پولیس کے ذریعہ ظلم ڈھایا گیا، لاٹھی چارج، آنسو گیس، پیلٹ گن، کیل دار لاٹھیاں، لاٹھیوں میں برقی شاک اور لڑکیوں کی بے حرمتی کا رائے دہندوں نے بدلہ لے لیا۔ پرشانت کشور تو ایک علامت تھے لیکن اصلی کارنامہ Gen-Z اور ان کے والدین اور سرپرستوں کا ہے، [illegible] جے پی کی خیر نہیں۔ بانکی پور سے شکست نے چیف منسٹر سمراٹ چودھری کے سیاسی مستقبل کو غیر یقینی بنا دیا ہے۔ بہار کی تاریخ میں پہلی مرتبہ بی جے پی کا چیف منسٹر بن گیا اور سیاسی چال کے ذریعہ یہ کرسی نتیش کمار سے چھین لی گئی۔ سمراٹ چودھری کا سیاسی سے زیادہ کریمنل بیاک گراؤنڈ بتایا جاتا ہے۔ وہ کئی سنگین مقدمات میں ملوث ہیں اور 10 ویں جماعت کی بھی تعلیمی قابلیت نہیں ہے۔ سمراٹ چودھری کی قابلیت اور صلاحیت کا اندازہ ان کے اعلان سے کیا جا سکتا ہے۔ سمراٹ چودھری نے بہار میں فزکس، کیمسٹری اور میاتھمیٹکس کی یونیورسٹیز قائم کرنے کا اعلان کیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ محض مضامین ہیں اور ان کی یونیورسٹی دنیا میں کہیں نہیں۔ ظاہر ہے کہ جس نے اسکول ہی نہ دیکھا ہو وہ یونیورسٹی کے بارے میں کیا جانے۔ کسی نے گمان نہیں کیا تھا کہ جنتر منتر کے حالات اس قدر تیزی سے تبدیل ہو جائیں گے کہ حکومت نوجوانوں کو جواب دینے کے موقف میں نہیں رہے گی۔ گزشتہ 12 برسوں تک بی جے پی مرکز میں جس چہرہ کے سہارے حکومت کرتی رہی اور زوال کا کوئی تصور نہیں تھا۔ اس چہرہ کے بھرم کو Gen-Z کے آکروش نے ڈھا دیا۔ اب تو Gen-Z کے ساتھ Gen-Alpha بھی میدان میں دکھائی دے رہا ہے۔ ملک کے الگ الگ شہروں میں Gen-Z اپنے مسائل پر مورچہ سنبھال چکے ہیں۔ جھارکھنڈ میں تقررات کے امتحانی پرچوں کے افشاء کے خلاف طلبہ کا ایجی ٹیشن شدت اختیار کر چکا ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی اور کانگریس نے احتجاجی طلبہ کی تائید کا اعلان کیا۔ ملک میں Gen-Z کے اس سیلاب کو روکنا آسان ہی نہیں بلکہ ناممکن دکھائی دے رہا ہے۔

کوئی مانے یا نہ مانے Gen-Z نے حکومت کو ڈرا دیا ہے۔ اسی خوف سے امیت شاہ پارلیمنٹ میں داخلہ سے گھبرا رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی جو ہر پارلیمنٹ سیشن میں اپنی لفاظی اور تک بندی کے ذریعہ اپوزیشن پر طنز کستے رہے، وہ بھی پارلیمنٹ میں کچھ بھی بولنے سے ڈر رہے ہیں۔ نریندر مودی نے Gen-Z کو خوش کرنے کیلئے انسٹاگرام پر ریلز کا سہارا لیا ہے۔ گزشتہ 12 برسوں میں یہ پہلا موقع ہے جب امیت شاہ مسلسل 16 دن پارلیمنٹ سے غائب رہے۔ وہ روزانہ پارلیمنٹ آ رہے ہیں لیکن اپنے آفس تک محدود ہیں۔ اپوزیشن کی جانب سے ''امیت شاہ جواب دو'' کے نعرہ پر مشتمل بیانر روزانہ پارلیمنٹ کے باہر دکھایا جا رہا ہے لیکن شائد جاریہ سیشن میں وہ دن نہیں آئے گا جب امیت شاہ جواب دینے کیلئے پارلیمنٹ میں آئیں گے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ گودی میڈیا میں ہمت نہیں کہ وہ امیت شاہ کی غیر حاضری کا ذکر بھی کرے۔ حکومت کی چاٹوکاری کی حد ہو گئی کہ امیت شاہ کے پارلیمنٹ پہنچنے کی خبر کو Flash کے طور پر پیش کرتے ہوئے اپنے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی کہ امیت شاہ پارلیمنٹ میں موجود ہیں۔ راہل گاندھی کہاں ہیں سوال کرنے والا گودی میڈیا امیت شاہ کہاں ہے پوچھنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ کاکروچ جنتا پارٹی کے سربراہ ابھیجیت دِپکے سے جھارکھنڈ نہ جانے پر گودی میڈیا سوال کر رہا ہے لیکن گزشتہ 16 دنوں سے امیت شاہ کی غیر موجودگی پر سوال کر کے دکھائیں۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ جنتر منتر پر پولیس مظالم کے معاملہ میں امیت شاہ پھنستے جا رہے ہیں۔ اپوزیشن ان کے استعفیٰ کے علاوہ کسی اور بات پر سمجھوتہ کیلئے تیار نہیں۔ حکومت پر راہول گاندھی کا خوف کچھ اس طرح طاری ہے کہ پریاگ راج میں ''چھاتروں کی گونج'' پروگرام کی اجازت نہیں دی گئی۔ کاکروچوں کے میدان میں آتے ہی گودی میڈیا کے مالکین اور اینکرس بھی خوفزدہ ہیں۔ عدلیہ بھی سنبھل سنبھل کر ریمارکس کر رہا ہے اور نوکرشاہی اپنے مستقبل کو لے کر پریشان ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی نے ستمبر سے ملک بھر میں باقاعدہ تحریک کا اعلان کیا ہے۔ ''کیا بولتی پبلک'' کے عنوان سے کاکروچ جنتا پارٹی کے قائدین ملک بھر کا دورہ کرتے ہوئے طلبہ کے مسائل سے واقفیت اور تعلیمی شعبہ میں اصلاحات کے لئے رائے حاصل کریں گے۔ پارٹی کے ایجنڈہ میں تعلیمی اصلاحات، روزگار، الیکشن کمیشن کی جوابدہی اور عدلیہ کی غیر جانبداری جیسے مسائل شامل ہیں۔ ملک کے حالات پر ندیم شاد نے کیا خوب کہا ہے:

امیر شہر کا نشہ اُترنے والا ہے ☆ ہمارے جسم کا اک زخم بھرنے والا ہے

☆☆☆

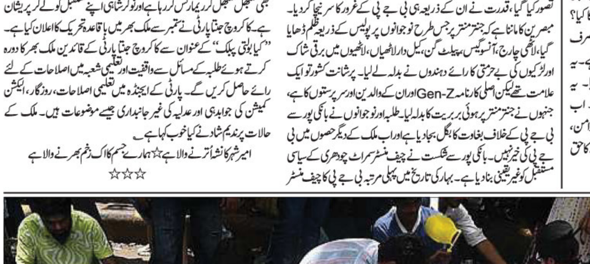

کتابوں سے کیوں ڈرتی ہے پولیس؟

جنتر منتر پر تخلیقی احتجاج کے دوران طلبہ کی شروع کی گئی موبائل لائبریری ایک قابلِ تقلید پہل تھی، جسے پولیس نے کئی بار بند کرانے کی کوشش کی۔ کتابیں، خاص طور پر مزاحمتی ادب، احتجاج کا حصہ بن گئیں

پارتھ ایم این

ایک ماہ کے اندر پولیس نے اس لائبریری کو تین مرتبہ بند کرانے کی کوشش کی، لیکن وہ ہر بار واپس لوٹ گئی۔ نیٹ امتحان میں بے ضابطگیوں کے خلاف نوجوانوں کے جنتر منتر پر دھرنے کے دوران آل انڈیا اسٹوڈنٹس فیڈریشن (اے آئی ایس ایف) نے وہاں ایک لائبریری شروع کرنے کا فیصلہ کیا، جس کا مقصد بالکل واضح تھا۔ اے آئی ایس ایف کے قومی صدر وراج دیوانگ نے بتایا، ''مظاہرین کے لیے جنتر منتر اگلے چند دنوں تک ان کا گھر بننے والا تھا۔ دن بھر نعرے لگتے ہیں، تقریریں سنی جاتی ہیں، لیکن اس کے بعد کافی وقت بچ جاتا ہے۔ ایسے وقت میں کتابیں بہترین ساتھی ہوتی ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ مظاہرین اور طلبہ ادب پڑھیں اور اپنی سماجی و سیاسی شعور کو مزید تقویت دیں۔'' طلبہ کارکن ایک لکڑی کی میز لے کر آئے، جس پر سرخ کپڑا بچھایا گیا تھا۔ اس پر لکھا تھا 'پردھان مست قال' یعنی 'پردھان کو عہدہ چھوڑنا ہوگا'۔ روزانہ لائبریری سنبھالنے والے 20 سالہ طالب علم کارکن موہت نے بتایا، ''پہلے دن ہمارے پاس چھترپتی شیواجی مہاراج، بھگت سنگھ اور بابا صاحب امبیڈکر پر کتابیں تھیں۔ انقلابی ادب کے بغیر کوئی تحریک ویسی ہی ہے جیسے نظریے کے بغیر کوئی رہنما۔ ادب ہی مظاہرین کو مزاحمت اور بغاوت کا راستہ دکھاتا ہے۔'' اس کے علاوہ لائبریری میں پریم چند کی تخلیقات، بچوں کا ادب اور سائنس دانوں کی خودنوشتیں بھی موجود تھیں۔ موہت نے کہا، ''ہمارے معاشرے میں سائنسی سوچ مسلسل کمزور ہوتی جا رہی ہے، اس لیے ہم نے سوچا کہ اس موضوع سے متعلق کتابیں بھی یہاں ہونی چاہئیں۔''

لیکن اے آئی ایس ایف کی جانب سے لائبریری شروع کرتے ہی دہلی پولیس کے افسران نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ غیر قانونی ہے۔ دیوانگ نے بتایا، ''ہم نے ان سے کہا کہ یہ ایک کھلی لائبریری ہے، اس کا کوئی تجارتی پہلو نہیں ہے۔ تھوڑی بحث کے بعد پولیس واپس چلی گئی۔'' لیکن یہ آخری موقع نہیں تھا جب پولیس نے لائبریری کو نشانہ بنایا۔ اگلے 10 سے 12 دنوں میں دھرنے کی جگہ آنے والے حامی مسلسل کتابیں عطیہ کرتے رہے۔ کتابوں کا ذخیرہ بڑھتا گیا اور اس کے برابر میں رکھا رجسٹر بھی نئی اندراجات سے بھرنے لگا۔ لیکن 2 جولائی کو پولیس ایک بار پھر وہاں پہنچ گئی۔ اس بار اس کا کہنا تھا کہ ''اس سے بھگدڑ مچ سکتی ہے اور لوگوں کو اس سے پریشانی ہو رہی ہے۔'' دیوانگ نے یاد کرتے ہوئے کہا، ''لیکن مظاہرین فوراً جمع ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ایسا بالکل نہیں ہے۔''

وشال (20)، جو موہت کی طرح صرف اپنا پہلا نام استعمال کرتے ہیں، اس وقت لائبریری کی ذمہ داری سنبھال رہے تھے۔ انہوں نے کہا، ''پولیس کو اس سے مسئلہ ہو سکتا ہے، لیکن یہ لائبریری لوگوں کے لیے ہے۔ ہم نے اسے ہٹانے سے صاف انکار کر دیا۔'' تاہم، اس مرتبہ بحث کے بعد دہلی پولیس پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔ ایک پولیس افسر نے تحقیر آمیز لہجے میں وشال سے کہا، ''بہت لیڈر بن رہے ہو''، اور اسے حراست میں لے لیا۔ وشال کے ساتھی بٹو کو بھی اس لیے کالر سے پکڑ کر گھسیٹا گیا کیونکہ وہ اپنے موبائل فون سے پوری کارروائی ریکارڈ کر رہا تھا۔

دیوانگ نے کہا، ''پولیس نے بھگت سنگھ، شیواجی مہاراج اور بابا صاحب امبیڈکر کی کتابوں کی توہین کی ہے۔ ہمارے قومی ہیروز کی توہین کرنے کے لیے انہیں معافی مانگنی چاہیے۔'' ان کتابوں میں 'شیواجی کون تھے؟' بھی شامل تھی، جو گووند پنسارے کی مراٹھی کتاب کا ہندی ترجمہ ہے۔ گووند پنسارے کو ہندوتوا نواز شدت پسندوں نے قتل کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ 'بھگت سنگھ بمقابلہ آر ایس ایس' بھی وہاں موجود تھی، جس میں انقلابی رہنما بھگت سنگھ اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے نظریاتی اختلافات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی مرتبہ تحریریں بھی لائبریری کا حصہ تھیں۔

موہت نے کہا، ''ہمارا یقین ہے کہ اگر ایک بھی شخص ایسی کوئی کتاب پڑھ لے، تو وہ اس کے بارے میں دس اور لوگوں کو بتائے گا۔ تبدیلی اسی طرح آہستہ آہستہ، قدم بہ قدم آتی ہے۔'' لیکن وشال اور بٹو کا کہنا ہے کہ حراست میں لینے، گالیاں دینے اور مار پیٹ کرنے کے بعد پولیس نے انہیں ایک طویل عدالتی مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی بھی دی۔ بعد میں جب اے آئی ایس ایف کے ان کے ساتھی تھانے پہنچے اور ان کی حراست کے خلاف زوردار احتجاج کیا، تب جا کر دونوں کو رہا کیا گیا۔ شال نے کہا، ''مجھے پولیس سے خوف نہیں لگا تھا۔ مجھے خوف اس بات کا تھا کہ کہیں میرے والدین کو اس کا پتہ نہ چل جائے۔'' احتجاج کے دوران طلبہ، حامیوں اور خیرخواہوں کی جانب سے مسلسل کتابیں عطیہ کیے جانے کے باعث لائبریری کا ذخیرہ مسلسل بڑھتا گیا۔ وشال کا تعلق راجستھان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے ہے۔ ان کے والد کسان ہیں اور والدہ گھریلو خاتون۔ انہیں یہ تک معلوم نہیں کہ ان کا بیٹا طلبہ تحریک سے وابستہ ہے۔ وشال نے کہا، ''اگر انہیں پتہ چل گیا تو شاید وہ مجھے دہلی میں رہنے ہی نہ دیں۔''

اس کے باوجود جب وہ دوبارہ احتجاجی مقام پر لوٹے تو سب سے پہلے انہوں نے لائبریری کو دوبارہ ترتیب دیا۔ اے آئی ایس ایف نے کتابیں پھر جمع کیں اور لائبریری دوبارہ شروع ہو گئی۔ اگلے چند دنوں میں رجسٹر میں 500,1 نئی اندراجات ہو چکی تھیں۔ 20 جولائی کو کاکروچ جنتا پارٹی نے آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (آئسا) اور اے آئی ایس ایف جیسی طلبہ تنظیموں کے ساتھ مل کر پارلیمنٹ تک پُرامن مارچ کی اپیل کی۔ اس سے پہلے مسلسل 25 دنوں تک لداخ کے ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک اور طلبہ کارکن نہا بورا، منیش کمار اور امین امتیوج جنتر منتر پر اسی مطالبے کو لے کر بھوک ہڑتال پر بیٹھے رہے تھے۔ انہوں نے امتحانات اور سرکاری بھرتیوں میں جواب دہی اور شفافیت یقینی بنانے کا مطالبہ کیا تھا۔

ہزاروں افراد بشمول جن میں اکثریت نوجوانوں کی تھی بھاری پولیس اور سکیورٹی انتظامات کے درمیان جنتر منتر کی سڑکوں پر امنڈ آئے۔ دن چڑھنے کے ساتھ نعروں کی گونج کی جگہ آنسو گیس کے گولوں کی سسکاریاں اور پُرامن مظاہرین پر کیے گئے لاٹھی چارج کی چیخ و پکار نے لے لی۔ متعدد افراد کے سر بری طرح پھٹ گئے اور ان سے خون بہنے لگا۔ نوجوان خواتین کے کپڑے تک پھاڑ دیے گئے۔ نابالغ طلبہ کو بھی نہیں بخشا گیا۔ کم از کم تین طلبہ پر پیلٹ گن سے فائر کیا گیا، یہی ایسی گن جو کشمیر میں متعدد لوگوں کی آنکھوں کی بینائی چھین لینے کے لیے بدنام رہی ہے۔

اس پوری کارروائی میں لائبریری بھی مکمل طور پر تہس نہس کر دی گئی۔ وشال نے بتایا، ''پولیس نے میز اور کتابیں اٹھا کر پھینک دیں۔ اوپر لگا ترپال پھاڑ دیا گیا۔ ہم نے اسے پوسٹروں اور بینروں سے سجایا تھا، وہ بھی تباہ کر دیے گئے۔ وہاں دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہاں کبھی کوئی لائبریری تھی۔'' لیکن تمام زخموں، تباہی اور اس بے رحمانہ جبر کے باوجود مظاہرین دوبارہ جنتر منتر لوٹے اور انہوں نے ایک بار پھر اس جگہ پر اپنا قبضہ جما لیا۔ اسی رات وشال دوبارہ اسی مقام پر میز پر کتابیں سجانے میں مصروف تھے۔ اس بار کتابوں کی تعداد پہلے جتنی نہیں تھی، لیکن ان کا یہ عمل اپنے آپ میں مزاحمت کا ایک بیان تھا۔ انہوں نے اس رات کہا، ''جب تک مظاہرین یہاں رہیں گے، یہ لائبریری بھی یہیں رہے گی۔'' اور آخر کار ایسا ہی ہوا۔

پانچ دن بعد، 25 جولائی کو بڑھتے ہوئے عوامی دباؤ کے درمیان دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد طلبہ کارکنوں اور مظاہرین نے اسے اپنی فتح قرار دیا اور جشن بھی منایا۔ اے آئی ایس ایف کے کارکنوں نے خاموشی سے لائبریری سمیٹ لی اور بچی ہوئی کتابیں اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں۔ دیوانگ نے آخر میں سوال کیا، ''آخر کتابوں سے کوئی کیوں ڈرے گا؟ کتابوں سے ڈرنا بزدلی کی علامت ہے۔''

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

طلبہ کی تحریک کے ساتھ کھڑی ہے سی پی آئی: مہندر پاٹھک

رانچی، (یواین آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) کے جھارکھنڈ ریاستی سکریٹری مہندر پاٹھک نے ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن/ جھارکھنڈ اسٹاف سلیکشن کمیشن کے پیپر لیک کے معاملے کو لے کر طلبہ کی جاری تحریک کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ مسٹر پاٹھک نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) طلبہ کی تحریک کے کندھوں پر سوار ہو کر سیاست کر رہی ہے، جب کہ بی جے پی کا طلبہ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ملک میں مرکزی وزیر تعلیم کو طلبہ کے دباؤ کے باعث مجبوراً استعفیٰ دینا پڑا تھا، اسی کی جلن اور بدلے کی بھاونا کے تحت بی جے پی اب طلبہ کا سہارا لے کر کے اپنی سیاست چمکا رہی ہے۔ مسٹر پاٹھک نے مزید کہا کہ جے پی ایس سی کے معاملے پر بی جے پی بھی پاک صاف نہیں ہے، اس کے دورِ حکومت میں بھی مسلسل پرچے افشا ہوئے اور طلبہ کا استحصال کیا گیا۔ طلبہ کی تحریک کی آڑ میں بی جے پی دہلی کی تحریک کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سی پی آئی کے ریاستی سکریٹری نے جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین سے فوری طور پر مداخلت کرتے ہوئے اس مسئلے کے حل کے لیے اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ مذاکرات اور سمجھوتے کے ذریعے طلبہ کی تحریک کو ختم کرائیں اور بی جے پی کو سیاست اور احتجاج کا موقع نہ دیں۔ سی بی آئی اور سی آئی ڈی کے بجائے موجودہ ججوں کی کمیٹی کے ذریعہ عدالتی تحقیقات کرائی جائے تاکہ "دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی" ہو سکے، کیونکہ اسی میں جھارکھنڈ اور یہاں کے طلبہ کی بھلائی ہے۔

گریٹ نکوبار پروجیکٹ پر جے رام رمیش کا بڑا دعویٰ

'رپورٹ عام ہوتے ہی سامنے آجائیں گی بڑی خامیاں'

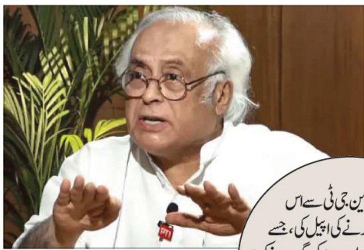

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس کے راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے اتوار کو نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) سے اس اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کی رپورٹ کو عام کرنے کی اپیل کی، جسے ٹریبونل نے 'ماحولیاتی طور پر تباہ کن' گریٹ نکوبار آئی لینڈ پروجیکٹ کو دی گئی ماحولیاتی منظوریوں کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل دینے کا حکم دیا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ رپورٹ عام ہونے سے یہ واضح ہو جائے گا کہ اس میں شدید خامیاں ہیں۔

رمیش نے امید ظاہر کی کہ مختلف ٹریبونل اور خاص طور پر این جی ٹی اپنی آواز اور اختیارات دوبارہ حاصل کریں گے اور اپنی قانونی ذمہ داریوں پر ان کی روح کے مطابق عمل کریں گے۔ کانگریس لیڈر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "لوک سبھا میں کل ٹریبونل ریفارمز بل، 2026 پر بحث ہونے والی ہے۔ یہ بل گزشتہ برسوں کے دوران تشکیل دیے گئے 16 نیم عدالتی ٹریبونلز کے لیے ایک نئی سمت طے کر سکتا ہے۔ ان میں انتہائی اہم نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) بھی شامل ہے، جس کا قیام اکتوبر 2010 میں پارلیمنٹ کے ایک قانون کے تحت عمل میں آیا تھا۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "اس بل کا مقصد 19 نومبر 2025 کے تاریخی 'مدراس بار ایسوسی ایشن' فیصلے میں دی گئی سپریم کورٹ کی ہدایات کو نافذ کرنا ہے۔ اس فیصلے میں ٹریبونل ریفارمز ایکٹ، 2021 کی اہم دفعات کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا اور تقرریوں کے لیے ایک آزاد نیشنل ٹریبونل کمیشن تشکیل دینے کا حکم دیا گیا تھا۔"

اپنی 'ایکس' پوسٹ میں جے رام رمیش لکھتے ہیں کہ "چونکہ ایک آزاد این جی ٹی کا وجود ہی داؤ پر لگا ہوا تھا، اس لیے میں بھی سپریم کورٹ میں 2021 کے قانون کو چیلنج کرنے والوں میں شامل تھا۔ اس سے پہلے میں نے فنانس ایکٹ، 2017 کی ان دفعات کو بھی چیلنج کیا تھا جن کے ذریعے ٹریبونل کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ ان میں ترمیمات کو منی بل کا حصہ قرار دینے کا راستہ اختیار کیا گیا تھا، تاکہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں، خاص طور پر راجیہ سبھا میں ان کی مکمل اور مناسب قانون سازی کی جانچ سے بچا جا سکے۔" انہوں نے الزام عائد کیا کہ "وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی مرکزی حکومت کی طرف سے مدلل تنقید اور عدالت کے پچھلے فیصلوں پر توجہ نہ دیے جانے کی وجہ سے کافی نقصان ہو چکا ہے۔" کانگریس کے جنرل سکریٹری اپنی پوسٹ میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ "اس میں کوئی شک نہیں کہ این جی ٹی بنیادی نشانہ تھا کیونکہ مودی حکومت کو اس کا کام کاج تکلیف دہ لگ رہا تھا۔ حکومت نے 2021 کے قانون کا سپریم کورٹ تک پوری مضبوطی سے دفاع کیا، لیکن اب وہ انہی کئی اصلاحات کو نافذ کرنے پر مجبور ہوئی ہے جن کی اس نے سخت مخالفت کی تھی اور جن کی شدید ضرورت تھی۔" ان کے مطابق آخر کار تصادم کی جگہ مفاہمت نے لے لی ہے۔

جے رمیش نے کہا کہ امید ہے کہ مختلف ٹریبونل اور خاص طور پر این جی ٹی اپنی آواز اور اختیارات دوبارہ حاصل کریں گے اور اپنی قانونی ذمہ داریوں کو ان کی روح کے مطابق پورا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس تبدیلی کا اشارہ دینے کے لیے این جی ٹی کو اس اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کی رپورٹ کو عام کرنا چاہیے، جسے ٹریبونل نے ماحولیاتی طور پر تباہ کن 'گریٹ نکوبار آئی لینڈ پروجیکٹ' کی ماحولیاتی منظوریوں کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل دینے کا حکم دیا تھا اور جس کی بنیاد پر ٹریبونل کو اس پروجیکٹ کو منظوری دینے کے لیے مجبور ہونا پڑا تھا۔ ان کے مطابق کمیٹی کی رپورٹ 8 جولائی 2025 کو این جی ٹی کے سامنے 'مہر بند لفافے' میں پیش کی گئی تھی۔ اگر اسے عام کیا گیا، تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ اس میں واضح پر اور شدید خامیاں ہیں۔

رمیش نے این جی ٹی سے اس رپورٹ کو عام کرنے کی اپیل کی، جسے ٹریبونل نے ماحولیاتی طور پر تباہ کن گریٹ نکوبار آئی لینڈ پروجیکٹ کو دی گئی ماحولیاتی منظوریوں کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل دینے کا حکم دیا تھا۔

امت شاہ نے پڈوچیری پولیس کو 'پریزیڈنٹ کلر' پیش کیا، کووڈ وبا کے دوران بہادری اور لگن کو سراہا

پڈوچیری، (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے اتوار کو پڈوچیری پولیس کو 'پریزیڈنٹ کلر' پیش کیا اور وردی پوش اہلکاروں کو ان کی نمایاں خدمات پر مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ گوریمیدو میں پولیس ٹریننگ گراؤنڈ پر منعقدہ تقریب میں مرکزی وزیر داخلہ نے لیفٹیننٹ گورنر کیلاش ناتھن، وزیر اعلیٰ این۔ رنگاسامی اور ڈی جی پی شالنی سنگھ کی موجودگی میں پڈوچیری کی وردی پوش پولیس فورس کے این سائن افسر کو یہ اعزاز پیش کیا۔ اپنے خطاب میں امیت شاہ نے کووڈ وبا کے مشکل دور کے دوران مرکز کے زیر انتظام علاقے کے پولیس اہلکاروں کی مثالی خدمات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ان کی بے مثال ہمت اور لگن کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان اہلکاروں نے مشکل وقت میں صفِ اول میں کھڑے ہو کر عوام، خصوصاً بزرگوں، خواتین اور بچوں کی خدمت کی۔ انہوں نے پڈوچیری پولیس کو 'پریزیڈنٹ کلر' سے نوازے جانے پر وردی پوش اہلکاروں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ اس اعزاز کے ساتھ پڈوچیری پولیس بھی ملک کی ان پولیس فورسز کی فہرست میں شامل ہو گئی ہے جنہیں 'پریزیڈنٹ کلر' سے نوازا گیا ہے۔

صدر دروپدی مرمو نے پڈوچیری پولیس کو اس کے "غیر معمولی خدمات، نظم و ضبط اور نمایاں کامیابیوں" کے اعتراف میں یہ اعزاز (نشان) دینے کا اعلان کیا تھا۔ 'پریزیڈنٹ کلر' کسی فوجی یونٹ یا کسی ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کی پولیس فورس کو دیا جانے والا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ اس اعزاز سے قبل بھارتی بحریہ، بھارتی کوسٹ گارڈ اور مختلف ریاستوں کے پولیس محکمے بھی نوازے جا چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ این۔ رنگاسامی نے اپنے خطاب میں پولیس کی نمایاں اور مثالی خدمات کو سراہا، جن کی بدولت پڈوچیری میں ہر سال سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی بڑی وجہ پولیس اہلکاروں کی انتھک خدمات ہیں، جنہیں ان کی حکومت نے امن و امان برقرار رکھنے کے لیے مکمل آزادی دی ہے۔ پولیس کی مؤثر خدمات کے نتیجے میں ہر سال پڈوچیری آنے والے سیاحوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی اور امیت شاہ کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مختلف اسکیموں کے ذریعے اے آئی این آر سی کی قیادت والی این ڈی اے حکومت کو مکمل تعاون فراہم کیا۔

بہار اسمبلی میں ای-ودھان نظام کے مطابق قواعد و ضوابط میں تبدیلی کی تیاری

پٹنہ، (یواین آئی) بہار قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر ڈاکٹر پریم کمار نے اتوار کے روز کہا کہ بدلتے ہوئے وقت اور جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ضروریات کے مطابق بہار قانون ساز اسمبلی کے ای-ودھان نظام کے تحت قواعد و ضوابط میں ضروری ترمیم کی جائے گی۔ ڈاکٹر کمار نے اپنے چیمبر میں منعقدہ رولز کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ ایوان کے طریقہ کار اور کارروائی کے قواعد و ضوابط میں ضروری ترمیم کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار قانون ساز اسمبلی نے ای-ودھان نظام کو اپنا کر ڈیجیٹل طریقہ کار کی سمت میں ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ اب اس بات کی ضرورت ہے کہ وقفہ صفر، توجہ دلاؤ تحریک، التوا کی تحریک، درخواستیں اور دیگر پارلیمانی نوٹس کو بھی آن لائن ذریعے سے ہی ایوان کے سامنے پیش کرنے کا واضح اور قانونی انتظام قواعد و ضوابط میں یقینی بنایا جائے۔ اسپیکر اسمبلی نے کہا کہ مجوزہ ترمیمات کا مقصد صرف کاغذی کارروائی کو ڈیجیٹل روپ دینا نہیں ہے، بلکہ ایوان کے اراکین کو زیادہ سے زیادہ سہولت فراہم کرنا، معلومات اور امور کے نپٹارے میں وقت کی بچت کرنا، دستاویزات کو محفوظ اور مستقل طور پر محفوظ رکھنا، نیز قانون ساز اسمبلی کے طریقہ کار کو زیادہ فعال، شفاف اور مؤثر بنانا ہے۔ ڈاکٹر پریم کمار نے کہا کہ قواعد و ضوابط میں ترمیم کرتے وقت اس بات کو یقینی بنانا انتہائی ضروری ہے کہ قوانین کی بنیادی روح، ایوان کے اراکین کے پارلیمانی حقوق اور اسپیکر کے اختیارات مکمل طور پر محفوظ رہیں۔ تکنیکی پیش رفت کے ساتھ ساتھ مستقبل کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے قواعد و ضوابط کو کارآمد اور عملی بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے رولز کمیٹی کے اراکین سے اپیل کی کہ وہ مجوزہ ترمیمات کا سنجیدگی سے جائزہ لیں اور اپنی قیمتی تجاویز پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کے تجربے اور رہنمائی سے ایسے قوانین تیار کیے جا سکیں گے جو موجودہ ضروریات کے ساتھ ساتھ مستقبل میں ہونے والی تکنیکی پیش رفت کے عین مطابق بھی مفید ثابت ہوں گے۔ اجلاس میں قواعد و ضوابط میں مجوزہ مختلف ترمیمات پر ایوان کے اراکین کی جانب سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اور اس غور و خوض کے بعد باہمی اتفاقِ رائے سے متعلقہ تجاویز کو منظور کر لیا گیا۔

اجلاس میں جیل اصلاحات کمیٹی سے متعلق قواعد و ضوابط کو اسمبلی کے طریقہ کار اور کارروائی کے قواعد میں شامل کرنے پر اتفاق ہوا۔ وقفہ صفر سمیت تمام تر اطلاعات و نوٹسز مثلاً توجہ دلاؤ تحریک، التوا کی تحریک، درخواستیں اور غیر سرکاری قراردادوں کو ایوان میں صرف آن لائن ذریعے سے ہی پیش کرنے پر اتفاق ہوا اور اس سے متعلقہ قواعد میں ترمیم کی تجویز کو منظور کر لیا گیا۔ اس دوران ہاؤسنگ کمیٹی کے دائرہ کار اور امور میں توسیع کی تجویز بھی منظور کی گئی۔ اجلاس کے بعد اسپیکر اسمبلی نے کہا کہ یہ ترمیمات بہار قانون ساز اسمبلی کے طریقہ کار کو ڈیجیٹل اور ٹیکنالوجی سے لیس بنانے کی سمت میں ایک اور اہم قدم ثابت ہوں گی۔ اس اجلاس میں ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ بجیندر پرساد یادو، وزراء وجے کمار سنہا اور لیشی سنگھ، نیز اراکین تارکشور پرساد اور آلوک کمار مہتہ موجود تھے۔

ہندوستان ایک ہے اور ہمیشہ ایک رہے گا: نائب صدر جمہوریہ

نئی دہلی (یواین آئی) نائب صدر جمہوریہ سی پی رادھا کرشنن نے آج 1942 کی ہندستان چھوڑو تحریک کی یاد میں اگست کرانتی دیوس کے موقع پر فلیگ پوائنٹ، سری وجے پورم پر قومی پرچم لہرا کر ہر گھر ترنگا ابھیان کا افتتاح کیا۔ ڈی بی آر اے آئی ٹی آڈیٹوریم میں وندے ماترم پر ریاستی تقریب اور ترنگا کنسرٹ میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ مہم شروع کرنے کے لیے ان تاریخی جزائر سے زیادہ مناسب جگہ نہیں ہو سکتی، جو ہندوستان کی جدوجہد آزادی اور ترنگا کی تاریخ سے گہرائی سے جڑے ہوئے ہیں۔ عظیم تمل شاعر سبرامنیم بھارتی کے لافانی الفاظ کو یاد کرتے ہوئے سی پی رادھا کرشنن نے کہا کہ بھارتی کا منی کوڈی کا جشن ہندوستانی جذبے کی ابدی ہمت اور مادر وطن کے پرچم کی شان کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر گھر ترنگا ابھیان ہر شہری کو ایک قومی پرچم، ایک مادر وطن اور ایک مشترکہ تقدیر کے تحت اکٹھا کر کے اس جذبے کو آگے بڑھاتا ہے۔

خوفناک کالا پانی کو برداشت کرنے والے آزادی پسندوں کی قربانیوں کو یاد کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ انڈمان اور نکوبار جزائر ہندستان کے جغرافیائی حصے سے کہیں زیادہ ہیں، وہ قربانی کی مقدس سرزمین ہیں۔ انہوں نے سیلولر جیل میں مصائب کا سامنا کرنے والے ویر ونائک دامودر ساورکر اور بے شمار دیگر محبان وطن کو دلی خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی ہمت، حب الوطنی اور قربانی نسلوں کو تحریک دیتی رہے گی۔ نائب صدر جمہوریہ نے یاد دلایا کہ 8 اگست 1942 کو مہاتما گاندھی کی کرو یا مرو کی واضح اپیل نے لاکھوں ہندوستانیوں کو بیدار کیا اور جدوجہد آزادی کو فیصلہ کن تحریک دی۔ انہوں نے ترنگا کی تاریخ میں جزائر کے منفرد مقام پر بھی روشنی ڈالی، اس بات کو یاد کرتے ہوئے کہ نیتا جی سبھاش چندر بوس نے 30 دسمبر 1943 کو یہاں ہندوستانی قومی پرچم لہرایا تھا، جو ہندوستان کی جدوجہد آزادی کا ایک تاریخی لمحہ تھا۔ ہر گھر ترنگا کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے مسٹر رادھا کرشنن نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے شروع کی گئی یہ مہم ملک گیر عوامی تحریک میں تبدیل ہو گئی ہے۔ انہوں نے ہر شہری پر زور دیا کہ وہ فخر کے ساتھ ترنگا کا مظاہرہ کریں اور حب الوطنی، اتحاد اور اجتماعی ذمہ داری کی اقدار کو اپنائیں جس کی یہ نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ بھارت ایک ہے اور ہمیشہ ایک رہے گا۔

نائب صدر جمہوریہ نے ان کے بھرپور قبائلی ورثے اور رابطے، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور بنیادی ڈھانچے میں حالیہ پیش رفت کو تسلیم کرتے ہوئے جزائر کو کثرت میں وحدت اور ایک بھارت، شریشٹھ بھارت کی زندہ مثال کے طور پر اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ گریٹ نکوبار آئی لینڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ ماحولیاتی تحفظ کے ساتھ ترقی کو متوازن کرتے ہوئے ہندوستان کی سمندری صلاحیتوں، رابطے اور اقتصادی مواقع کو مزید مستحکم کرے گا۔ ہندوستان کی امن اور فراخدلی کی روایت کے ساتھ ساتھ قومی طاقت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے رادھا کرشنن نے کہا کہ ہندوستان ہمیشہ فراخ دل رہا ہے، لیکن ہماری فراخدلی کو کبھی کمزوری نہیں سمجھنا چاہیے۔ ہمیں اپنے قومی مفادات اور خود مختاری کے تحفظ کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ترنگا انہیں ہمت، اتحاد اور امید کے ساتھ تحریک دیں اور ایک مضبوط اور ترقی یافتہ بھارت کی تعمیر میں مجاہدین آزادی کی میراث کو آگے بڑھائیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے ایک ثقافتی پروگرام میں بھی شرکت کی اور ہر گھر ترنگا نمائش کا دورہ کیا، جس میں مہم کے جذبے اور اس کے قومی اتحاد اور حب الوطنی کے پیغام کی نمائش کی گئی۔ اس تقریب میں انڈمان اور نکوبار جزائر کے لیفٹیننٹ گورنر ایڈمرل ڈی کے جوشی (ریٹائرڈ)، چیف سکریٹری محترمہ چنچل یادو، سری وجے پورم میونسپل کونسل کی چیئر پرسن محترمہ ایم وسنتا اور ضلع پریشد کے ادھیکش، پی عمر سمیت دیگر معززین نے شرکت کی۔

وجے نے انا درمک چھوڑ کر آنے والے رہنماؤں کو اہم عہدے دیے

چنئی، (یواین آئی) ٹی وی کے کے صدر اور تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے نے انا درمک چھوڑ کر آنے والے ارکان اسمبلی کو پارٹی میں اعلیٰ عہدوں پر مقرر کیا ہے۔ یہ رہنما اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے کر حکمراں 'تملگا ویٹری کژگم' میں شامل ہوئے تھے۔ اس اقدام کا مقصد آئندہ اسمبلی انتخابات اور مقامی بلدیاتی ضمنی انتخابات سے قبل ان رہنماؤں کی تنظیمی صلاحیتوں سے بہتر طور پر استفادہ کرنا ہے۔ انا درمک کے سابق وزراء، کرور کے ایم آر وجے بھاسکر اور پڈوکوٹائی کے سی وجے بھاسکر، نیز ایسا کی سُبّیا اور مرگتم کمار ویل کو ٹی وی کے کی تنظیم میں اہم ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ یہ رہنما ارکان اسمبلی کے عہدوں سے استعفیٰ دے کر ٹی وی کے میں شامل ہونے کے بعد ایک ماہ سے زائد عرصے سے ناراض چل رہے تھے۔ ہفتے کی دیر رات جاری ایک میڈیا ریلیز میں ٹی وی کے نے کرور کے بااثر رہنما ایم آر وجے بھاسکر کو نائب جنرل سکریٹری اور کرور ضلع سکریٹری (تنظیم) مقرر کرنے کا اعلان کیا، جبکہ ویرالملائی کے رکن اسمبلی کے عہدے سے استعفیٰ دینے والے سی وجے بھاسکر کو ضلع سکریٹری (تنظیم) مقرر کیا گیا ہے۔

'این ایچ آر سی' کا دہلی حکومت کو نوٹس

ایپ پر مبنی کیب اور آٹو کے من مانی کرایوں پر 2 ہفتے میں رپورٹ طلب

نئی دہلی (ایجنسی) قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے دہلی میں ایپ پر مبنی کیب اور آٹو رکشہ کی جانب سے من مانے اور زائد کرایوں کی وصولی کی شکایت کا نوٹس لیا ہے۔ کمیشن نے دہلی حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 2 ہفتوں میں رپورٹ طلب کی ہے۔ این ایچ آر سی کے رکن پریانک کانونگو کی سربراہی والی بنچ نے دہلی حکومت کے محکمہ ٹرانسپورٹ کو یہ ہدایت جاری کی ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ شکایت میں عائد کیے گئے الزامات سنگین ہیں اور ان کی جانچ ضروری ہے۔ کمیشن کو 29 جولائی کو ایک شکایت موصول ہوئی تھی، جسے 4 اگست کو کمیشن کے سامنے پیش کیا گیا۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ دہلی میں چلنے والی ایپ پر مبنی آٹو اور کیب کمپنیاں حکومت کے طے کردہ کرایوں سے کہیں زیادہ رقم وصول کر رہی ہیں۔ شکایت کنندہ کا الزام ہے کہ یہ کمپنیاں بغیر کسی شفافیت کے سرج پرائسنگ، پلیٹ فارم فیس، ڈیمانڈ چارجز اور دیگر قسم کے چارجز شامل کر دیتی ہیں۔ دوسری طرف آٹو رکشہ ڈرائیور لازمی میٹر کا استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ شکایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ قوانین پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کا استحصال ہو رہا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ اثر معاشی طور پر کمزور طبقے پر پڑ رہا ہے۔ شکایت کنندہ نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت کے طے کردہ کرایے پر عمل کیا جائے، میٹر کا صحیح استعمال ہو، کرایے کے حساب کتاب میں شفافیت آئے اور مسافروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ این ایچ آر سی نے تسلیم کیا کہ شکایت میں اٹھائے گئے معاملات پہلی نظر میں متاثرین کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی معلوم ہوتے ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ کے ایکٹ 1993 کی دفعہ 12 کے تحت کمیشن نے اس معاملے کا نوٹس لیا ہے۔ اسی ایکٹ کی دفعہ 13 کے تحت کمیشن کو سول کورٹ جیسی تحقیقاتی اختیارات حاصل ہیں۔ کمیشن نے محکمہ ٹرانسپورٹ کے سکریٹری اور کمشنر کو خط لکھ کر ہدایت دی ہے کہ شکایت میں عائد کیے گئے الزامات کی جانچ کرائی جائے اور 2 ہفتوں کے اندر 'ایکشن ٹیکن رپورٹ' کمیشن کو پیش کی جائے۔

جے پور سے اغوا شدہ شخص کو سوائی مادھوپور پولیس نے آزاد کرایا

بھرت پور، (یواین آئی) راجستھان میں جے پور کے بھانکروٹا تھانہ علاقے میں ہفتے کی دیر رات اغوا کر کے کار میں لے جائے جا رہے ایک شخص کو سوائی مادھوپور کی روانجنا ڈونگر تھانہ پولیس نے کستلا ٹول پلازہ پر آزاد کرا لیا۔ پولیس ذرائع نے اتوار کو بتایا کہ موقع سے چار مشتبہ ملزمین سمستھ، ایان شیخ، کرن سالوے اور ایم شیخ کو پکڑ کر جے پور پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ پولیس نے واقعے میں استعمال شدہ کار بھی ضبط کر لی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے بھانکروٹا پولیس کی جانب سے اطلاع ملی کہ پیٹرول پمپ کے سامنے سے راجیش جین نامی شخص کو چار نامعلوم بدمعاشوں نے اغوا کر کے کار میں ڈال لیا ہے۔ بدمعاش دہلی-ممبئی ایکسپریس وے کے راستے ممبئی کی طرف بھاگ سکتے ہیں۔

گروگرام ہوم گارڈ کے بیٹے کے قتل میں لاپرواہی برتنے پر دو پولیس اہلکاروں معطل

گروگرام، (یواین آئی) ہریانہ کے گروگرام میں ہوم گارڈ منی لال کے 22 سالہ بیٹے ساگر کے قتل میں پولیس کی لاپرواہی کے بعد فرخ نگر تھانے کے دو پولیس افسران کو معطل کر دیا گیا ہے۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر مہندر سنگھ نے ہیڈ کانسٹیبل اشوک اور ونود کی معطلی کی تصدیق کی۔ 6 اگست کو 20-25 لوگوں نے ساگر اور اس کے بھائی شنکر پر حملہ کیا، جو بنگلورو سے واپس آئے تھے، حُقّہ بھرنے کے تنازعہ کے بعد۔ حملہ آوروں کو دیکھ کر دونوں بھائی بھاگ کر گھر میں داخل ہوئے تاہم ملزمان ان کا پیچھا کرتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ الزام ہے کہ ہتھیاروں اور لاٹھیوں سے لیس حملہ آوروں نے دونوں بھائیوں پر حملہ کیا۔ حملے کے دوران ایک ملزم نے گولی چلائی جس سے ساگر زخمی ہو گیا۔ اس کے اہل خانہ اسے اسپتال لے گئے، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اس واقعے کے خلاف کو پنچایت بلائی گئی تھی۔ پٹودی سے بی جے پی ایم ایل اے بملا دیوی نے پولیس کی کارروائیوں پر ناراضگی ظاہر کی اور ایس ایچ او کو سرزنش کی۔

کابینہ میں ردوبدل کی قیاس آرائیوں کے درمیان شیوکمار دہلی دورہ پر

بنگلورو، (یواین آئی) کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار کا اتوار کو نئی دہلی کا دورہ حالیہ کابینہ میں توسیع کے بعد کانگریس میں جاری ناراضگی کے درمیان اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ دہلی روانگی سے قبل شیوکمار نے کانگریس کے کئی سینئر رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں، جن میں بی کے ہری پرساد، سینئر وزیر رام لنگا ریڈی، ایم ایل سی سلیم احمد اور شیولنگا گوڑا شامل ہیں۔ یہ ملاقاتیں کے پی سی سی دفتر میں ہوئیں اور اطلاعات کے مطابق ان میں وزراء کے محکموں میں تبدیلی، خواتین کے کوٹے کے تحت خالی وزارتی عہدہ پُر کرنے اور کابینہ میں حالیہ توسیع سے محروم رہ جانے والے سینئر ارکان اسمبلی کے مطالبات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ شیوکمار پارٹی کے اندر ناراضگی کو کم کرنے کی کوشش کے طور پر ناراض سینئر رہنماؤں سے بھی مسلسل ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ دہلی روانہ ہونے سے قبل انہوں نے سابق وزراء دنیش گنڈو راؤ اور دیگر سینئر رہنماؤں کی رہائش گاہوں پر بھی جا کر ملاقات کی۔ قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ وزیر اعلیٰ کانگریس کی اعلیٰ قیادت کے ساتھ اس بات پر تبادلہ خیال کر سکتے ہیں کہ کابینہ میں صرف محکموں کی تبدیلی تک محدود رہا جائے یا وزراء کی کونسل میں وسیع پیمانے پر ردوبدل کیا جائے۔ تاہم، کچھ سینئر رہنماؤں نے خبردار کیا ہے کہ مزید تبدیلیاں پارٹی میں ایک مرتبہ پھر بغاوت کو جنم دے سکتی ہیں، جبکہ موجودہ ناراضگی بتدریج کم ہو رہی ہے۔ وزیر کے این راجنا نے کہا کہ جب بھی کابینہ میں ردوبدل ہوتا ہے تو کچھ ناراضگی پیدا ہونا ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جب بھی کابینہ میں ردوبدل ہوتا ہے، کچھ ناراضگی ہوتی ہے۔ متعلقہ پارٹی کے رہنما اسے حل کر لیں گے۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔" راجنا نے کہا کہ وزارتی فہرست میں بار بار تبدیلیاں غیر معمولی ہیں، لیکن یہ ناراضگی کی واحد وجہ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "میں نے پہلے کبھی اس طرح فہرستوں میں تبدیلی ہوتے نہیں دیکھی۔ لیکن یہ واحد وجہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی دیگر وجوہات ہیں۔"

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خانؒ کے 108 ویں عرس پر روح پرور محافل کا انعقاد

کمرہٹی، کولکاتا: مجدد دین و ملت، امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلویؒ کے 108 ویں عرسِ مقدس کے موقع پر مدرسہ سلیمیہ فیض الاسلام، کمرہٹی، کولکاتا اور جامعہ سلیمیہ انور تاج الشریعہ للبنات میں نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ روح پرور محافلِ عرس کا انعقاد کیا گیا۔ محافل میں طلبہ و طالبات، اساتذۂ کرام اور محبانِ اعلیٰ حضرت نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ محفل کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد مدرسہ کے طلبہ و طالبات نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نعتوں کا نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ بچوں کی پرسوز آوازوں میں نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کی صداؤں سے محفل کی فضا عشق و محبتِ رسول ﷺ سے معمور ہو گئی۔

بعد ازاں طلبہ و طالبات نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلویؒ کی حیاتِ مبارکہ، علمی مقام، دینی خدمات، عشقِ رسول ﷺ اور تصنیفی کارناموں کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر پیش کیں۔ کم سن طلبہ کی جانب سے اعلیٰ حضرتؒ کے علمی کارناموں اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق واقعات کی پیش کش کو حاضرین نے خوب سراہا۔ اس موقع پر اساتذۂ کرام نے اپنے خطابات میں اعلیٰ حضرتؒ کی علمی عظمت اور علوم و فنون میں ان کی غیر معمولی مہارت پر روشنی ڈالی۔ مقررین نے کہا کہ اعلیٰ حضرت بعلم و فضل کا ایسا آفتاب تھے جس سے ایک صدی گزرنے کے باوجود اہلِ علم آج بھی فیض یاب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے فقہ، حدیث، تفسیر، عقائد، کلام، منطق، فلسفہ، ادب، لغت، ریاضی اور ہیئت سمیت متعدد علوم و فنون میں نمایاں علمی خدمات انجام دیں۔

اس موقع پر خلیفۂ تاج الشریعہ اور مفتیِ بنگال حضرت علامہ مفتی مختار عالم رضوی، ناظمِ اعلیٰ مدرسہ ہذا نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلویؒ کے علمی مقام اور عظمتِ کردار پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرتؒ صرف جلیل القدر فقیہ اور عالمِ دین ہی نہیں بلکہ علوم و فنون کے بحرِ ذخار تھے۔ ان کی ہزاروں علمی و دینی خدمات اور تصانیف ان کی غیر معمولی علمی صلاحیتوں کا روشن ثبوت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرتؒ کی پوری زندگی دین و سنت کی خدمت، عقائدِ اہلِ سنت کی حفاظت اور عشقِ رسول ﷺ کے فروغ کے لیے وقف رہی۔ نئی نسل کو اعلیٰ حضرتؒ کی شخصیت، علمی ورثے اور تصانیف سے روشناس کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے، تاکہ آنے والی نسلیں اپنے اسلاف کی علمی عظمت اور دینی خدمات سے واقف ہو سکیں۔ محفل کے اختتام پر حضرت علامہ مفتی مختار عالم رضوی نے رقت آمیز دعا کرائی۔ دعا کے دوران محفل میں موجود شرکا آبدیدہ ہو گئے اور ہر طرف آمین کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ دعا میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلویؒ کے درجات کی بلندی، ان کے فیوض و برکات کے جاری رہنے، دین و سنت کی حفاظت، مدارس و جامعات کی ترقی، اساتذہ و طلبہ کی کامیابی اور امتِ مسلمہ کی سربلندی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ رقت آمیز دعا کے ساتھ یہ بابرکت محفل عقیدت، محبت اور روحانی کیف و سرور کے ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

نڈا اور بھجن لال نے دس جدید ترین بلڈ کلیکشن اور ٹرانسپورٹ گاڑیوں کو ہری جھنڈی دکھائی

جے پور، (یواین آئی) صحت و خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر جگت پرکاش نڈا اور وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے اتوار کو جے پور میں 10 نئی جدید ترین بلڈ کلیکشن اور ٹرانسپورٹ گاڑیوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس دوران اسمبلی اسپیکر واسودیو دیونانی، نائب وزیر اعلیٰ دیا کماری، طبی و صحت کے وزیر گجیندر سنگھ، رکن پارلیمنٹ مدن راٹھور سمیت کابینہ کے اراکین، اراکین پارلیمنٹ، اراکین اسمبلی اور متعلقہ محکمہ کے افسران موجود تھے۔ واضح رہے کہ راجستھان میں کل 286 بلڈ بینک فعال ہیں، جن میں 66 سرکاری بلڈ بینک ہیں۔ ریاست میں ہر سال تقریباً 9 لاکھ یونٹ خون کی ضرورت ہوتی ہے اور رضاکارانہ عطیہ خون کے کیمپوں کے ذریعے تقریباً 5 لاکھ یونٹ خون اکٹھا کیا جاتا ہے۔ نئی بلڈ کلیکشن اور ٹرانسپورٹ گاڑیوں کے ذریعے اب دور دراز کے علاقوں میں بھی آسان طریقے سے رضاکارانہ عطیہ خون کے کیمپ منعقد ہو سکیں گے اور بلڈ کلیکشن کو بڑھایا جا سکے گا۔ ریاست میں رضاکارانہ عطیہ خون کو فروغ دینے اور ضرورت مند مریضوں کو وقت پر خون فراہم کرنے کے مقصد سے کل 4 کروڑ 50 لاکھ روپے کی لاگت سے ان گاڑیوں کو ریاست کے 10 سرکاری بلڈ بینکوں کو الاٹ کیا گیا ہے۔

جس رنجش سے شروع ہوئی تھی قانونی لڑائی، وہ جان لیوا دشمنی تک پہنچی

گورکھپور : 9اگست (پی این ایس) گورکھپور میں بجلی کے ٹھیکیدار شیوکمار ترپاٹھی کا قتل ایک دشمنی سمجھا جاتا ہے جو تقریباً پانچ سال قبل کرکٹ کھیلنے پر شروع ہوا تھا۔ اس دشمنی کی وجہ سے دوسال قبل ایک نوجوان کو قتل کر دیا گیا تھا۔ کیس میں قانونی جنگ جاری ہے۔

5اگست 2024 کو دیپو چودھری کے بیٹے آدیش چودھری (24) کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اسی شام آدیش کے چچا ونود چودھری باری پور چوراہے پر گئے ہوئے تھے۔ الزام ہے کہ گاؤں کے آٹھ یا دس نوجوانوں نے کسی بات پر اس کی پٹائی کی۔ مبینہ طور پر وہ شکایت لے کر پولیس اسٹیشن گیا، لیکن پولیس نے ایف آئی آر درج نہیں کی۔ اس شام، تقریباً 7 بجے، آدیش گاؤں میں سنتوش تیواری کے گھر ہری کیرتن دعوت میں گیا تھا۔ الزام ہے کہ ونود کے پولیس اسٹیشن جانے کی خبر کے بعد حملہ آوروں نے ہاکی اسٹک سے ان پر حملہ کیا۔ اس دوران ایک ملزم نے پستول سے کئی گولیاں چلائیں جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ تین بھائیوں میں سب سے بڑا آدیش انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اس کے بھائیوں ابھیشیک اور وویک نے بتایا کہ آدیش کا کسی سے کوئی تنازعہ نہیں تھا۔ شیوکمار کے قتل کی سفاکیت کا اندازہ ان کے جسم پر پائے جانے والے زخموں سے لگایا جا سکتا ہے۔ حملہ آوروں نے اس کا ایک ہاتھ کاٹنے کے لیے تیز دھار ہتھیار کا استعمال کیا۔ اس کی گردن اور سر کا آدھا حصہ بھی کٹ گیا تھا۔ پیٹ اور کمر سمیت جسم کے کئی حصوں پر گہرے زخم پائے گئے۔ لاشوں کی حالت دیکھ کر جائے وقوعہ پر موجود افراد کی ریڑھ کی ہڈی تک کانپ اٹھی۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جنوب کے مطابق جسم پر کئی سنگین زخم تھے۔ حادثہ کے دوران راہل نامی نوجوان کے ہاتھ پر بھی گہرے زخم آئے۔ پولیس معاملے کی تمام پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے۔ اہراولی خورد پولیس کی ابتدائی جانچ سے پتہ چلا ہے کہ ملزم شیوکمار ترپاٹھی کے گھر تین بار اسے فون کرنے گیا۔ پولیس کے مطابق چیڈی کا بیٹا بند نواس شیوکمار کو برہما بھوج میں شرکت کی دعوت دینے آیا تھا۔ تیسری کال پر شیوکمار اس کے ساتھ چلا گیا۔ وہیں کھانا کھاتے ہوئے راہل نامی نوجوان کے ساتھ جھگڑا ہو گیا۔ الزام ہے کہ بحث بڑھنے پر راہل نے شیوکمار پر ڈنڈے سے حملہ کر دیا۔ اس کے بعد ملزم کا بھائی اسے علاج کرانے کے بہانے ای رکشہ میں لے گیا۔ الزام ہے کہ راستے میں دوسرے ملزمان نے اس پر تیز دھار ہتھیاروں سے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ شیوکمار ترپاٹھی ہفتہ کو گاندھی نگر میں واقع اپنے گھر سے برہما بھوج میں شرکت کے لیے نکلے تھے۔ قتل کی خبر اہل خانہ تک پہنچی تو اہل خانہ غم سے نڈھال ہو گئے۔ شیوکمار کے تین بھائی اور ایک شادی شدہ بیٹی ہے۔ باپ کے قتل کے بعد خاندان کی ذمہ داری بھی بیٹے پر چھوڑ دی گئی ہے۔ شیوکمار کی موت نے خاندان کو ایک دوراہے پر لا کھڑا کیا ہے جہاں ایک طرف پرانے مقدمے کا درد ہے تو دوسری طرف پیاروں میں قتل کا صدمہ ہے۔ گاؤں والوں کا کہنا تھا کہ اکلوتا بیٹا باپ سے محروم ہو گیا ہے اور بیوی زندگی کا سہارا کھو چکی ہے۔ گھر زائرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے، لیکن کسی کے پاس اہل خانہ کو تسلی دینے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ گورکھپور کے سکری گنج تھانہ علاقے کے تحت اہیرولی خورد گاؤں میں ہفتہ کی شام بجلی محکمہ کے ٹھیکیدار شیوکمار ترپاٹھی (52) کا قتل کر دیا گیا۔ وہ گاؤں میں برہم بھوج میں شرکت کے بعد کھانا کھا رہا تھا۔ الزام ہے کہ اس پر ڈنڈے سے پیٹھ میں حملہ کیا گیا۔ الزام ہے کہ زخمی شیوکمار کو علاج کے بہانے ٹیمپو میں لے جایا گیا۔ ملزمان نے ڈھیبرا ہاٹا روڈ پر ہنومان پرساد انٹر کالج کے قریب ٹیمپو کو روکا۔ شیوکمار اپنی جان بچا کر نارائن پور کی طرف بھاگا، لیکن حملہ آوروں نے اسے تقریباً 500 میٹر دور ایک کھیت میں گھیر لیا اور تلوار کے متعدد وار کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایس پی (ساؤتھ) دنیش کمار پوری، سی او (کھجانی) دیپانشی راٹھور، قریبی آٹھ تھانوں کی پولیس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور شواہد اکٹھے کیے۔ گاؤں والوں نے لاش کو ہٹانے پر پولیس کے خلاف احتجاج بھی کیا۔ پولیس نے ہجوم کو پرسکون کیا، جس کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ کشیدگی کے پیش نظر اہیرولی-باری پور چوراہے پر پولیس کو تعینات کیا گیا تھا۔ واقعے کے بعد چوراہے پر دکانیں بند کر دی گئیں۔

اصل میں اہیرولی گاؤں کے رہنے والے شیو کمار اپنے خاندان کے ساتھ گورکھپور شہر کے گاندھی نگر میں رہتے تھے۔ وہ بجلی کے محکمے میں ٹھیکیدار تھا۔ ان کا بیٹا، آدتیہ ترپاٹھی، گورکھپور سول کورٹ میں وکیل ہے۔ شیو کمار گاؤں میں چھیدی چودھری کے گھر منعقدہ برہما بھوج (دعوت کی دعوت) میں شرکت کے لیے آیا تھا اور وہیں لنگی اور ٹی شرٹ پہنے بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ گاؤں والوں کے مطابق چھیڈی چودھری کے پڑوسی اور پاٹیدار آدیش چودھری کو تقریباً دو سال قبل گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس معاملے میں شیوکمار کے اہل خانہ کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ آدیش چودھری کے قتل کے بعد سے دونوں فریقوں کے درمیان جھگڑا چل رہا تھا۔ شبہ ہے کہ شیوکمار کا قتل اسی جھگڑے کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ تاہم قتل کے اصل محرکات اور واقعے میں ملوث دیگر افراد کا کردار پولیس کی تفتیش کے بعد واضح ہوگا۔

بی ایچ یو کے ڈاکٹروں نے کر دکھایا کمال، سات سالہ جبڑے کا مرض کیا ٹھیک

وارانسی: 9اگست (پی این ایس) سات برس تک آئینہ صرف چہرے کا عکس نہیں دکھاتا تھا بلکہ 35 سالہ رامو کے لیے تنہائی کی روزانہ یاددہانی بن چکا تھا۔ اتر پردیش کے لکھیم پور کھیری کے رہنے والے رامو کو ایک خطرناک اور مسلسل بڑھنے والے مرض ایمیلو بلاسٹوما نے بری طرح متاثر کر رکھا تھا۔ نچلے جبڑے میں معمولی سی سوجن سے شروع ہونے والا یہ مرض وقت کے ساتھ بڑھ کر تقریباً پورے نچلے جبڑے میں پھیل گیا، جس سے ان کے چہرے کی ساخت اور توازن شدید متاثر ہوا۔ رامو کی روزی روٹی لوگوں سے میل جول رکھنے والے ایک گاڑیوں کے ادارے میں کام کرنے سے وابستہ تھی۔ بیماری نے جہاں ان کی جسمانی شکل کو متاثر کیا، وہیں اس کے جذباتی اثرات بھی انتہائی شدید تھے۔ مسلسل سماجی بے چینی اور لوگوں کا سامنا کرنے میں بڑھتی ہچکچاہٹ کے باعث انہوں نے خود کو دنیا سے الگ کر لیا۔ انہوں نے کئی برس تک مختلف کلینکوں اور اسپتالوں میں علاج کی کوشش کی، لیکن ہر جگہ انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ جب امید تقریباً ختم ہو چکی تھی تو رامو کو بنارس ہندو یونیورسٹی (بی ایچ یو) کی فیکلٹی آف ڈینٹل سائنسز پہنچنے کا مشورہ دیا گیا۔ یہاں انہوں نے زبانی اور میکسیلو فیشل سرجری کے ماہر پروفیسر اکھلیش کمار سنگھ کے شعبہ بیرونی مریضان میں رجوع کیا۔ مکمل طبی معائنے کے بعد ڈاکٹروں نے محسوس کیا کہ معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ رسولی نے نچلے جبڑے کے ایک بڑے حصے کو تباہ کر دیا تھا، جس کے لیے ایک پیچیدہ اور بنیادی نوعیت کی سرجری ضروری تھی۔ پروفیسر سنگھ نے اس مشکل آپریشن کے لیے ڈینٹل سرجنز اور اینستھیزیا ماہرین پر مشتمل ایک کثیر الجہتی ٹیم تشکیل دی۔ زبانی اور میکسیلو فیشل سرجری کی ٹیم کی قیادت پروفیسر اکھلیش کمار سنگھ نے کی، جبکہ پروفیسر نریش کمار شرما، سینئر ریزیڈنٹ ڈاکٹر شویتا اور جونیئر ریزیڈنٹس ڈاکٹر آشوتوش آریہ، ڈاکٹر انشو اور ڈاکٹر پونم یادو بھی ٹیم میں شامل تھے۔ اینستھیزیا ٹیم کی قیادت پروفیسر یشپال سنگھ نے کی، جبکہ سینئر ریزیڈنٹ ڈاکٹر تنوی آنند اور جونیئر ریزیڈنٹ ڈاکٹر دیپک نے آپریشن کے دوران اہم ذمہ داریاں سنبھالیں۔ بی ایچ یو ٹراما سینٹر کے زبانی اور میکسیلو فیشل سرجری آپریشن تھیٹر میں تقریباً آٹھ گھنٹے تک پیچیدہ سرجری جاری رہی۔ آپریشن کے دو اہم مراحل تھے: رسولی کو نکالنا اور جبڑے کی دوبارہ تعمیر۔ پہلے سرجنوں نے رسولی سے متاثرہ نچلے جبڑے کے پورے حصے کو احتیاط سے نکال دیا۔ اس کے بعد جدید طبی تکنیک کے ذریعے مائیکروویسکولر فری فائبولا فلیپ سے جبڑے کی تعمیر نو کی گئی۔ اس مقصد کے لیے رامو کی دائیں ٹانگ کی فائبولا ہڈی کا ایک صحت مند حصہ اس سے منسلک خون کی نالیوں سمیت نکالا گیا۔ انتہائی باریک جراحی تکنیک اور اعلیٰ درجے کی میگنی فکیشن کی مدد سے اس ہڈی کی خون کی نالیوں کو رامو کی گردن کی خون کی نالیوں سے جوڑا گیا، تاکہ نئی تشکیل دی گئی جبڑے کی ہڈی کو مناسب خون کی فراہمی حاصل ہو اور وہ کامیابی سے جڑ سکے۔ سرجری مکمل طور پر کامیاب رہی۔ جب رامو کو ہوش آیا تو تقریباً ایک دہائی سے ان پر چھایا بیماری کا بوجھ ختم ہو چکا تھا۔ ان کے چہرے کی ساخت اور توازن تقریباً معمول پر آ گیا۔ فائبولا ہڈی احتیاط سے نکالے جانے کے باعث ان کی ٹانگ میں کوئی نمایاں کمزوری نہیں آئی اور وہ جلد ہی معمول کے مطابق چلنے پھرنے اور روزمرہ کے کام انجام دینے لگے۔ سب سے اہم بات یہ تھی کہ ان کی سماجی بے چینی بھی کم ہو گئی اور ان کے چہرے پر دوبارہ مسکراہٹ اور اعتماد لوٹ آیا۔

ایم آر اے میڈیکل کالج میں شجرکاری مہم

عبدالناصر ناصر نے پودا لگا کر ماحول کے تحفظ کا پیغام دیا

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ایم آر اے میڈیکل کالج امبیڈکر نگر میں شجرکاری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ماحول کے تحفظ اور زیادہ سے زیادہ پودے لگانے کا پیغام دیا گیا۔ پروگرام کی صدارت کالج کے پرنسپل و ڈین پروفیسر ڈاکٹر مکیش یادو نے کی۔ جبکہ لکھنؤ سے تشریف لائے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹرسٹ کے چیئرمین عبدالناصر ناصر نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ مہمانِ خصوصی عبدالناصر ناصر نے پودا لگاتے ہوئے کہا کہ درخت لگانا اور ماحول کی حفاظت نہایت اہم اور نیک کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق صدرِ جمہوریہ، بھارت رتن اور میزائل مین ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے خیالات اور ماحول کے تحفظ کے پیغام کو آگے بڑھانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 27 جولائی 2015 کو ڈاکٹر عبدالکلام کی 11ویں برسی کے موقع پر لکھنؤ کے لامارٹینیر بوائز کالج کے آڈیٹوریم میں ایک پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں لوگوں سے اپنے اپنے علاقوں میں زیادہ سے زیادہ پودے لگانے کلام ادیان تیار کرنے اور ان کی خود دیکھ بھال کرنے کی اپیل کی گئی تھی۔ اس پروگرام کے مہمانِ خصوصی الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ کے جسٹس سید قمر حسن رضوی تھے۔ عبدالناصر ناصر نے کہا کہ پودا لگانا ہی کافی نہیں بلکہ اس کی باقاعدہ دیکھ بھال اور حفاظت بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص اپنی زندگی میں شجرکاری کو ترجیح دے اور اپنے لگائے ہوئے پودے کو ایک درخت بنانے تک اس کی ذمہ داری بھی نبھائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ درخت ماحول کو بہتر بنانے کے ساتھ آنے والی نسلوں کے لیے بھی محفوظ اور صحت مند مستقبل کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالکلام کو سچی خراجِ عقیدت یہی ہے کہ ان کے ماحول دوست پیغام کو عملی شکل دی جائے اور زیادہ سے زیادہ شجرکاری کی جائے۔

نظام رب العالمین اور سیرت النبی کی عظمت کا حامل

سہارنپور (احمد رضا) گزشتہ شب پیر والی گلی نمبر 26 غوث نگر عمر فاروق خان کے دولت کدہ پر ایک پرنور محفل بہ یادِ حضرت حکیم سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب اراستہ کی گئی جس کی سرپرستی حضرت حکیم محمد طارق نوری صابری ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ رضویہ نے فرمائی اور محفل کی صدارت سید شاہ غل احمد کاظمی صاحب نے اور نظامت کے فرائض جناب سید انور علی صابری نے کی مقرر بیاں حضرت سید واصف القادری تھے پروگرام کے روح رواں پیر طریقت حضرت قاری سید اقرار حسین کی جانب سے اس روحانی محفل کو سجائی گئی پروگرام کا اغاز تلاوت کلام پاک سے جامعہ غوثیہ رضویہ کے طالب علم حافظ محمد سہیل نے کیا اور نعت رسول پاک کا نذرانہ محمد سعید نے بارگاہ رسالت ماب میں پیش کیا سید انور صابری نے اپنے مرشد حضرت حکیم سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامات بیان کی اسی دوران درگاہ رحمانی کے سجادہ نشیں جناب شعیب رحمانی نے حضرت کی بہت سی خوبیاں بیان کی اور کہا اگر ہمیں صحیح معنوں میں عشق رسول اور عشق اولیاء کاملین سے محبت کرنی ہے تو ہمیں خانقاہی مزاج رکھنا ہوگا ہمیں حسن اخلاق کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے یہاں شرکت بھی کرنی ہوگی اور اس دور میں ہر انسان ذمہ داریوں کی دوڑوں میں مصروف ہے اس کے باوجود بھی جیسے ہم دیگر فرائض کے لیے وقت نکالتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنے بزرگوں کی محفل بھی سجانی ہوگی اخر میں حضرت حکیم سید واصف القادری نے اتفاق و اتحاد کے لیے ظالموں کے ظلم سے فتنے سے انے والی مصیبتوں پریشانیوں سے بلایات سے محفوظ رہنے کی ملک میں امن وشانتی کے لیے دعا کرائی اور اخر میں پروگرام کے کنوینیر حضرت قاری سید اقرار حسین اور معاون سیدہ انور صابری نے ائے ہوئے تمام عقیدت مندان وہ مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جن خاص مہمانوں نے خصوصی شرکت کی ان کے نام جناب خالد حسن حکیم سلیم احمد خان طارق حسین علی میاں قادری رمیز راجہ حافظ ارشاد صابری محبوب عالم خان صاحب جناب صوفی انیس صاحب محمد جمال محمد طارق عرف چاند میاں غلام محمد خان صاحب حکیم رئیس احمد قادری عرفان خاں علی شیر خان ماسٹر نفیس یوسف صابری پیر جی سید ارشد علی بھورے شاہ محمد فیصل صابری جاوید احمد محمد احسان صابری قوال محمد راشد صابری جناب حکیم ساجد میاں نوری صاحب ماسٹر ارمان صاحب وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں!

لکھنؤ میں وزرا کے سامنے رکھے ضلع کے مسائل

دیوبند، 9 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) بی جے پی کی علاقائی ورکنگ کمیٹی کے اہم رکن شیوراج سنگھ روڈ کی قیادت میں ایک وفد نے بیسک ایجوکیشن منسٹر، وزیر زراعت اور اینیمل ہسبینڈری منسٹر سے ملاقات کر انہیں علاقہ کے باشندگان کو درپیش مسائل سے آگاہ کیا۔ اراکین وفد نے لکھنؤ میں بیسک تعلیم کے وزیر سندیپ سنگھ سے ملاقات کی اور بتایا کہ ضلع میں کئی پرائمری اسکولوں کی عمارتیں خستہ حال ہیں، جن کی مرمت کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد وفد نے وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی سے ملاقات کی اور انہیں کوآپریٹو سوسائٹیوں میں مناسب ڈی اے پی اور یوریا کھاد کی کمی کی وجہ سے کسانوں کو درپیش مسائل سے آگاہ کیا۔ وفد نے مویشیوں کے وزیر دھرم پال سنگھ سے بھی ملاقات کی اور انہیں مویشیوں کو ہونے والے لمپی مرض کے بارے میں جانکاری دی اور اس بیماری سے بچاؤ کے لیے اقدامات کا مطالبہ کیا۔ شیوراج سنگھ چوہان نے بتایا کہ تمام وزراء نے انہیں مسائل کے جلد حل کی یقین دہانی کرائی ہے۔ وفد میں سشیل تیاگی، انیتا پنڈیر وغیرہ شامل تھے۔

پلاٹ میں رکھی چھ ہزار اینٹیں چوری

دیوبند، 9 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) گاؤں کھجور والا میں چوری کا عجیب واقعہ پیش آیا ہے۔ چوروں نے پل کے قریب نئی کالونی میں ایک پلاٹ میں تعمیر کے لیے رکھی ہوئی تقریباً چھ ہزار اینٹیں چوری کر لیں۔ بڈھیڑی کولی کے رہائشی منشاد نے پولیس کو بتایا کہ وہ کھجور والا گاؤں میں پل کے قریب نئی کالونی میں ایک پلاٹ کا مالک ہے۔ پلاٹ کی باؤنڈری کے لئے اس نے اینٹ بھٹے سے 14,000 اینٹیں منگائی تھیں۔ الزام ہے کہ نامعلوم شخص نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان میں سے تقریباً چھ ہزار اینٹیں چوری کر لیں۔ پلاٹ سے اینٹیں غائب ہونے کا پتہ لگنے کے بعد، اس نے قریب میں نصب سی سی ٹی وی کیمرے کی ریکارڈنگ چیک کی۔ فوٹیج میں ایک ٹریکٹر ڈرائیور اس کی اینٹوں کو ٹریکٹر ٹرالی میں بھر کر لے جاتا ہوا نظر آ رہا ہے۔

راہل گاندھی آج کے نوجوانوں کی تشویش کو سمجھ چکے ہیں

طلبا کی گونج پروگرام میں شامل طلباء کا ردعمل

پریاگ راج: 9اگست (پی این ایس) پریاگ راج میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے 'چھاتروں کی گونج' پروگرام میں شرکت کرنے والے طلباء نے ردعمل کا اظہار کیا۔ کچھ نے نوجوانوں کے مسائل پر ان کی توجہ کی تعریف کی جبکہ دوسروں نے سوال کیا کہ کیا ان کے وعدے حقیقت میں پورے ہوں گے۔ کے پی گراؤنڈ میں ہونے والے اس پروگرام میں ہزاروں طلباء نے شرکت کی، جہاں گاندھی نے ہندوستان کے نوجوانوں سے متعلق مسائل پر بات کی، بشمول روزگار، مسابقتی امتحانات، اور معاشی طور پر کمزور پس منظر کے طلباء کو درپیش چیلنجز وغیرہ۔ ہمانشو ترپاٹھی الہ آباد یونیورسٹی سے پوسٹ گریجویٹ ہیں اور قومی اہلیت کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ گاندھی نے طلباء کے مسائل کو زور سے اٹھایا، لیکن اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں تھی کہ اگر وہ اقتدار میں آئے تو وہ انہیں حل کریں گے۔ رشمی یادو مسابقتی امتحانات کی تیاری کر رہی ہیں، انہوں نے کہا کہ وہ طلباء کے مستقبل کے لیے گاندھی جی کے وژن کو سمجھنے کے لیے اس تقریب میں شریک ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام سیاستدان اسٹیج سے بڑے بڑے وعدے کرتے ہیں لیکن اقتدار میں آتے ہی ان کی ترجیحات بدل جاتی ہیں۔ ایک اور طالب علم راکیش موریہ نے کہا کہ راہل گاندھی نے اپنے الفاظ سے طلبہ کے دل جیت لیے۔ انہوں نے کہا کہ غریب گھرانوں کے بچوں کو اپنی تعلیم مکمل کرنے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن وہ نوکری کی آسامیاں آنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے ایک طالب علم ششی پرکاش نے کہا کہ کانگریس لیڈر آج کے نوجوانوں کی تشویش کو سمجھ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ طلبا کے درپیش مسائل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ جنتر منتر واقعہ کے بعد راہل گاندھی سے لوگوں کی توقعات بڑھ گئی ہیں۔ تقریب کے دوران گاندھی نے اسٹیج پر کئی طلباء سے بات چیت کی۔ انہوں نے مرکزی اسٹیج سے دور بیٹھے طلباء سے بھی بات کی اور ان کے تحفظات کو سمجھنے کی کوشش کی۔

ممبر اسمبلی محبوب علی کے فنڈز سے چار محلوں میں سڑکوں اور نالوں کی تعمیر ہوگی

سابق ایم ایل سی پرویز علی نے سنگ بنیاد رکھ کر افتتاح کیا

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) شہر کی ترقی اور عوامی سہولت کے لیے چار محلوں میں سڑکیں اور نالیوں کی حالت بہت خستہ ہے جن کی تعمیر بہت ضروری ہیں۔ اس سلسلے میں اتوار کو امروہہ کے مختلف محلوں میں ممبر اسمبلی فنڈ سے چلنے والے ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ سابق ایم ایل سی (مرادآباد-بجنور) پرویز علی نے ان کنکریٹ سڑک اور ڈرین کی تعمیر کے منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا، جو سابق کابینہ وزیر، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین اور صدر ممبر اسمبلی حاجی محبوب علی کے ایم ایل اے فنڈ سے تعمیر کیے جائیں گے۔ سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کے ایک حصے کے طور پر امروہہ کے محلہ دانشمندان میں یوسف کے گھر سے جمال کے گھر تک کنکریٹ کی سڑک، دانشمندان ایکتا نگر منت اسپتال سے ڈاکٹر ابرار کے گھر تک کنکریٹ کی سڑک اور محلہ نوگزا صادق آباد میں امیر کے گھر سے نسیم کے گھر تک سڑک کی تعمیر، یوسف کے گھر تک کنکریٹ کی سڑک کی تعمیر اور محلہ نوگزہ میں یونس کے گھر سے کلن کے گھر تک کنکریٹ کی سڑک اور نالی کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقع پر سابق ایم ایل سی پرویز علی نے کہا کہ ان سڑکوں کی حالت کافی خراب ہو چکی ہے۔ علاقہ مکین عرصہ دراز سے ان کی مرمت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ عوامی خدشات کے جواب میں ممبر اسمبلی حاجی محبوب علی امروہہ میں سڑکوں کی مرمت کے لیے انتھک محنت کر رہے ہیں۔ یہ سڑکیں مقامی رہائشیوں اور راہگیروں کو خاصی سہولت فراہم کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ ممبر اسمبلی حاجی محبوب علی ہمیشہ عوام کی خدمت اور علاقے کی ترقی کے لیے پرعزم ہیں۔ اس موقع پر حاجی غیاث الدین، اسلم علی، وہاب سیفی، انصار ممبر، ذہین احمد، فیض الاسلام، حاجی اسلم، شعیب ملک، دلشاد علی، عامر سیفی، شہزاد احمد، اور ڈاکٹر فرقان سمیت کارکنان اور مقامی لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی

ہندوستان کی آزادی میں مدارس اور علماء کا کردار" پر مذاکرہ

شاہجہاں پور: 9اگست (پی این ایس) یوم آزادی کے موقع پر مدرسہ نور الہدیٰ، بجلی پورہ میں "ہندوستان کی آزادی میں مدارس اور علماء کا کردار" کے عنوان سے ایک فکری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر منصور صدیقی، پروفیسر جی ایف کالج نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کسی ایک طبقے یا برادری کی جدوجہد کا نتیجہ نہیں، بلکہ ملک کے مختلف مذاہب اور طبقات کے لوگوں کی مشترکہ قربانیوں کا ثمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحریکِ آزادی میں متعدد علماء اور مدارس سے وابستہ افراد نے انگریزی حکومت کے خلاف آواز بلند کی۔ انہوں نے ملک کی آزادی کے لیے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ سوامی شکدیو نند یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر وکاس کھرانہ نے کہا کہ ملک کی جدوجہدِ آزادی کی تاریخ طلبہ کو صحیح حقائق کے ساتھ پڑھائی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والے تمام مجاہدینِ آزادی کی خدمات کو احترام کے ساتھ یاد کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ تعلیم حاصل کر کے ملک کی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کریں۔ سیمینار سے راجو بگا اور اجے اوستھی نے بھی خطاب کیا۔

پروگرام کی صدارت قاضیِ شہر سید سیف حسن نے کی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کی حفاظت ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ ملک کی ترقی کے لیے باہمی بھائی چارہ، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور سماجی اتحاد کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے بزرگوں کی قربانیوں سے تحریک حاصل کرتے ہوئے ملک کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی ادا کریں۔ اس موقع پر اظہار حسن، ظہور احمد، کامران حسین، محمد زاہد، ساجد علی، شارق علی خان، معین خان، رضوان احمد، مختار احمد، عبدالقادر، شارق علی، حیدر علی سمیت دیگر افراد موجود رہے۔

امروہہ میں اپیل کلب فاؤنڈیشن کا تاریخی بلڈ ڈونیشن کیمپ، 98 یونٹ خون عطیہ

امروہہ۔ معروف سماجی تنظیم اپیل کلب فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام درباری کلاں میں واقع طیب جونیئر ہائی اسکول میں پاکباڑا چیریٹیبل بلڈ سینٹر کے تعاون سے ایک تاریخی بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ صبح 10 بجے سے شروع ہونے والے اس کیمپ میں لوگوں نے زبردست جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریکارڈ 98 یونٹ خون عطیہ کیا۔ کیمپ کا افتتاح بار ایسوسی ایشن کے صدر کپل کمار چکارا (ایڈووکیٹ) نے فیتا کاٹ کر کیا۔ انہوں نے خون عطیہ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ خون کا عطیہ انسانیت کی سچی خدمت ہے جو کسی کی قیمتی جان بچا سکتا ہے۔" اس موقع پر ایم ڈی پیتھالوجسٹ ڈاکٹر نوشاد نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی اور فاؤنڈیشن کی کوششوں کی ستائش کی۔ فاؤنڈیشن کے صدر قمر نقوی نے تمام مہمانوں، ڈاکٹروں اور خون عطیہ کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں حاجی ناصر صدیقی، منصور احمد ایڈووکیٹ، حاجی خورشید انور، اکرام حسین زیدی، مرغوب صدیقی، ڈاکٹر جمشید کمال، ڈاکٹر توصیف نواز سمیت شہر کی کثیر تعداد میں معزز شخصیات موجود رہیں۔

کاروانِ خلوص کے زیرِ اہتمام حجاجِ کرام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

مفتی عفان منصورپوری اور سید محبوب زیدی کا بصیرت افروز خطاب

امروہہ (نامہ نگار): سماجی و ثقافتی تنظیم کاروانِ خلوص کے زیرِ اہتمام فریضۂ حج کی سعادت حاصل کر کے وطن واپس لوٹنے والے حجاجِ کرام کے اعزاز میں ایک باوقار اور پرنور استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس مبارک محفل میں علاقے کی ممتاز شخصیات، علمائے کرام، شعراء اور معززینِ شہر نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب کے دوران حجاجِ کرام کو پھولوں کے ہار پہنا کر ان کا پرجوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا اور انہیں سفرِ حج کی مبارکباد پیش کی گئی۔ پروگرام کا آغاز مشہور شاعر سعد امروہوی کی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش کردہ ایمان افروز نعتِ پاک سے ہوا۔ استقبالیہ تقریب کے اہم مقرر مفتی محمد عفان صاحب منصورپوری نے حج کی عظمت، روح اور اس کی افادیت پر نہایت پرمغز اور فصیح و بلیغ انداز میں روشنی ڈالی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حج اسلام کا ایک عظیم الشان اور بنیادی رکن ہے۔ یہ محض ایک جسمانی یا مالی سفر کا نام نہیں، بلکہ یہ بارگاہِ ایزدی میں خودسپردگی، تسلیم و رضا اور عشقِ الٰہی کا ایک معراج ہے۔ اللہ رب العزت اپنے جن برگزیدہ بندوں کو اپنے مقدس گھر (بیت اللہ) کی زیارت اور دیارِ حبیب ﷺ کی حاضری کا شرف و سعادت عطا فرماتا ہے، وہ یقیناً بے حد خوش نصیب اور مقدر والے ہیں۔ مفتی صاحب نے سفرِ حج کے بعد انسان کی عملی زندگی میں آنے والے مثبت انقلاب اور تبدیلی پر زور دیتے ہوئے مزید فرمایا کہ سفرِ حج سے واپسی کے بعد ایک حاجی کی مذہبی، اخلاقی اور سماجی ذمہ داریاں پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ حج دراصل زندگی کے ایک نئے پاکیزہ باب کا آغاز ہے۔ ایک سچے حاجی کے کردار، چال چلن، معاملات اور معاشرتی رویوں میں ایسی مثبت اور نمایاں تبدیلی نظر آنی چاہیے جو دوسروں کے لیے مشعلِ راہ بنے۔ اس مقدس سفر کا اثر انسان کی باقی ماندہ زندگی میں تقویٰ، عاجزی، للٰہیت اور بندگانِ خدا کے ساتھ حسنِ سلوک کی شکل میں متبلور ہونا چاہیے۔ تقریب میں سید محبوب حسین زیدی نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حجاجِ کرام کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بقیہ زندگی کو سچائی، امانت داری، باہمی اخوت، رواداری اور خدمتِ خلق (انسان دوستی) کے لیے وقف کر دیں۔ اس نورانی محفل کے اختتام پر حضرت مولانا مفتی عفان منصورپوری نے ملک و ملت کی ترقی، امن و امان، خوشحالی اور معاشرتی بھائی چارے کی بقا کے لیے خصوصی اور رقت انگیز دعا کروائی۔ اس موقع پر تقریب میں مفتی حمزہ، پروفیسر شہوار نقوی، سرتاج عالم منصوری، منصور احمد ایڈووکیٹ، عادل عباسی، اعجاز حیدر نقوی، ناصر صدیقی، رضا کمال نقوی، خورشید حیدر زیدی، نواب مراد علی، انوار حسین، مزمل صدیقی، حاجی خورشید انور، اویس مصطفیٰ رضوی، معظم خان، اسلوب حسین زیدی سمیت دیگر کثیر تعداد میں معززینِ شہر موجود تھے۔ نظامت کے فرائض بحسن خوبی اپنے منفرد انداز میں کاروانِ خلوص کے رکن پروفیسر ناشر نقوی نے انجام دیے۔

وزیراعلیٰ یوگی نے نوجوانوں کے ساتھ ’ترنگا یاترا‘ کا کیا آغاز

کہا، ترنگا ہندوستان کی آن بان، شان، وراثت اور ترقی کی علامت؛ 25 سے 30 ہزار نوجوانوں نے لیا حصہ

لکھنؤ :9راگست۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج ’ہر گھر ترنگا ابھیان‘(9 تا17اگست،2026)کے تحت اپنی سرکاری رہائش گاہ پر’نوجوانوں کے ساتھ ترنگا یاترا‘ کا آغاز کیا۔ اس موقع پر منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ترنگا ہماری سادگی، ترقی، وراثت اور ہندوستان کی آن بان شان کی علامت ہے۔ عظیم انقلابیوں اور مجاہدین آزادی سے اظہار تشکر کے لیے ملک بھر میں ترنگا یاترا کا آغاز کیا جارہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ہندوستان کے عظیم سپوتوں اور آئین کے بانی ڈاکٹر راجندر پرساد، بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر، ہندوستانی یکجہتی کے معمار، مرد آہن سردار ولبھ بھائی پٹیل اور دیگر بہادر سپوتوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہندوستان کی بقاء کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ انہوں نے ان بہادر سپاہیوں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے آزاد ہندوستان میں ملک کی حفاظت کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے ہندوستان کی علامتوں کے تئیں احترام کو برقرار رکھنے کے لیے، قومی ترانے اور قومی گیت کی توہین کرنے والوں کو قابلِ سزا جرائم کی فہرست میں شامل کر کے سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندوستان میں رہتے ہوئے ہندوستان کی علامتوں، عظیم شخصیتوں، قومی ترانے اور قومی گیت کی توہین کرنا ناممکن ہے۔ یہ سال ہمارے لیے بہت اہم ہے۔قومی ترانے کی 150 ویں سالگرہ کی یاد میں ملک بھر میں وندے ماترم گایا جارہا ہے۔ آج کاکوری ٹرین ایکشن کی 101 ویں سالگرہ بھی ہے۔آج کے دن 1925 میں پنڈت رام پرساد بسمل، ٹھاکر روشن سنگھ، اشفاق اللہ خان اور دیگر نے کاکوری ٹرین ایکشن کر کے برطانوی حکومت کی بنیادیں ہلا دی تھیں۔ یہ ترنگا یاترا ان تمام شہیدوں کے تئیں اظہار تشکر کرنے اور وزیر اعظم کے ’نیشن فرسٹ‘ کے منتر کو آگے بڑھانے کا عزم ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ ترنگا یاترا ہندوستان کے ہر نوجوان کے لیے ایک تحریک ہے۔ ہمارے نوجوان ٹیلنٹ اور توانائی کے حامل ہیں۔ وہ ملک کو درپیش ہر چیلنج سے نمٹنے کی صلاحیت سے بھرپور ہیں۔ ترنگا یاترا نوجوانوں کی توانائی کو بروئے کار لانے اور انہیں ایک مناسب پلیٹ فارم فراہم کرنے کے لیے شروع کی جا رہی ہے تاکہ نوجوان اپنے روایتی نصاب کے ساتھ۔ساتھ ملک اور سماج کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے خود کو تیار کر سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ خوش قسمتی کی بات ہے کہ آج ریاستی دارالحکومت لکھنؤ میں 25 سے 30 ہزار نوجوان ترنگا یاترا میں حصہ لیا اور ان شہیدوں کے تئیں اظہار تشکر ادا کر رہے ہیں جنہوں نے ’قوم سب سے پہلے‘ اور ’تیری شان ہمیشہ زندہ رہے‘ کے عزم کے ساتھ ملک کے لیے عظیم قربانیاں دیں، ماں ہم چند دن رہیں یا نہ رہیں۔ یہ بے پناہ جوش جذبہ ان تمام انقلابیوں اور مجاہدین آزادی کے تئیں تشکر کا جذبہ ہے جنہوں نے حب الوطنی کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ملک کا 80واں یوم آزادی 15 اگست کو منایا جائے گا۔ اس سے پہلے ترنگا یاترا کے تحت یہ ترنگا ہمارے گھروں میں لہرایا جائے۔’ہر گھر ترنگا‘ کی قرارداد اور منتر کے ساتھ وزیر اعظم نے ہم سب کو اپنے گھروں میں ترنگا لہرانے کا حق دیا ہے۔ پہلے ہمیں اس کے لیے لڑنا پڑتا تھا۔ ہمیں معزز عدالت کی پناہ لینی پڑی۔تب ہی ہم اپنے گھروں میں ترنگا لہرا سکتے تھے۔ وزیر اعظم نے 140 کروڑ ہندوستانیوں کو اپنے گھروں کے اوپر ترنگا، فخر اور عزت کی علامت لہرانے کی آزادی دی۔ یوم آزادی سے پہلے یہ ترنگا یاترا اسی آزادی کی علامت ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ قومی ترانے، قومی گیت اور قومی علامتوں کے احترام کا یہ احساس 1947 کے فوراً بعد ہم سب میں پیدا ہونا چاہیے تھا، وزیر اعظم کے لیے قوم کا جذبہ سب سے اہم ہے۔ انہوں نے نوجوانوں، غریبوں، نصب آبادی خواتین اور کسانوں کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کر کے ہمارے لیے ایک مثال قائم کی ہے جو نئی اسکیموں کے ذریعے اپنی روزی روٹی مہیا کرتے ہیں۔ آج کی ترنگا یاترا اسی آدرش کا اظہار ہے۔وزیر اعلیٰ نے یوم آزادی کے موقع پر ریاست کے لوگوں کو پیشگی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔اس پروگرام سے مرکزی وزیر مملکت برائے خزانہ جناب پنکج چودھری اور ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ اور جناب برجیش پاٹھک نے بھی خطاب کیا۔معلوم ہو کہ یہ ترنگا یاترا جو وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ 5-کالی داس مارگ سے شروع ہوئی اور ودھان بھون پر اختتام پذیر ہوئی، پورے نظم و ضبط اور بھارت ماتا کی جئے اور وندے ماترم کے نعروں کے ساتھ مکمل ہوئی، حب الوطنی کی دھنیں بھی وقفے وقفے سے گونجتی رہیں۔اس موقع پر وزیر خزانہ جناب سریش کمار کھنہ، جل شکتی کے وزیر جناب سواتنتر دیو سنگھ، عوامی نمائندے، حکومت-انتظامیہ کے سینئر افسران، طلباء اور دیگر معزز افراد موجود تھے۔

ہر گاؤں میں امرت سرو ور پر ترنگا لہرائے گا

یوم آزادی پر حب الوطنی کے جذبے سے لبریز پروگرام امرت سرو ور پر گونجیں گے

لکھنؤ:9راگست۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے دیہی ترقیات محکمہ کے افسران کو یوم آزادی کو جوش وخروش اور خوشی سے بھرپور انداز میں منانے کی ہدایت دی ہے۔نائب وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق محکمہ دیہی ترقی نے تمام اضلاع کو ضروری ہدایات جاری کی ہیں۔ یوم آزادی کی تقریبات میں ہر کسی کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ نے متعلقہ افسران/ملازمین کو بروقت تیاریاں کرنے اور تقریبات کے انعقاد کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے محکمہ دیہی ترقی کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ ریاست میں منعقد ہر گھر ترنگا ابھیان کے تحت ہر سال کی طرح امسال بھی یوم آزادی کے موقع پر ہر امرت سرو ور پر پرچم کشائی کا پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ پرچم کشائی کے پروگرام سے پہلے گرام پنچایت کے ذریعہ ایک مناسب مہم کے ذریعہ امرت سرو وروں کی صفائی کی جائے اور حب الوطنی کے جذبے سے بھرے دیگر قومی خدمات کی جانب راغب کرنے والے پروگرام منعقد کئے جائیں۔ ریاست کی گرام پنچایتوں میں تعمیر اور ترقی یافتہ تمام امرت سرو ور مقامات اور تالابوں پر پرچم کشائی کے پروگرام منعقد کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔اس تقریب کو شاندار اور کامیاب بنانے کے لیے سب کی فعال شرکت بہت ضروری ہے۔اس سلسلے میں محکمہ دیہی ترقیات کے کمشنر نے محکمہ دیہی ترقیات کے ضلعی افسران کو ہدایت دی ہے۔

نئے مقرر کردہ مینجنگ ڈائریکٹر نے پراگ کے دودھ جمع کرنے کے مراکز اور پروسیسنگ پلانٹ کا معائنہ کیا

ریجنلکو آپریٹو ڈیری فیڈریشن لمیٹڈ لکھنؤ کے نئے مقرر کردہ مینجنگ ڈائریکٹر، جناب پرکاش بندو جی (آئی اے ایس) نے دودھ یونین لکھنؤ کے ملیح آباد علاقے میں پسولی جگدیش پور میں قائم بلک ملک کولر (بی ایم سی) اور ہمیر اپور دودھ سمیتی اور اللو پور دودھ سمیتی کا دورہ کیا، بی ایم سی اور دودھ سمیتیوں میں لگے اے ایم سی یو اور ڈی پی ایم یو کی معلومات حاصل کی نیز بی ایم سی اور دودھ سمیتیوں کے سکریٹریوں اور دودھ پروڈیوسر اراکین سے گفتگو کی۔ دورن کے دوران پائی گئی کمیوں کو فوراً دور کرنے کی ہدایت دی گئی۔اس کے بعد مینجنگ ڈائریکٹر نے چک گنجریا، سلطان پور روڈ لکھنؤ میں واقع پراگ ڈیری کے دودھ کی پروسیسنگ پلانٹ کا معائنہ کیا، جس کی گنجائش 03 لاکھ لیٹر یومیہ ہے۔ معائنے کے دوران مینجنگ ڈائریکٹر نے دودھ کی وصولی اور ڈسپیچ سے لے کر دودھ کی پروسیسنگ، فلنگ، کوالٹی ٹیسٹنگ وغیرہ تک تمام پہلوؤں کا بغور مشاہدہ کیا اور کئے جا رہے کام پر اطمینان کا اظہار کیا اور مزید اصلاحی کارروائی کی ہدایت کی۔اس دوران مینجنگ ڈائریکٹر کے ساتھ پراگ کے جنرل منیجر جناب آئی بی سنگھ، پی سی ڈی ایف انچارج (کوآرڈینیشن) جناب رام چرن، پراگ فیکٹری منیجر محترمہ سشما رانی سنگھ سمیت دیگر افسران اور ملازمین موجود تھے۔

کے جی ایم یو: ڈاکٹر سونیا نتیا نند تین سال کی مدت کے لیے کے جی ایم یو کی پھر بنیں وی سی

لکھنو:9اگست (پی این ایس) ڈاکٹر سونیا نتیا نند کو کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کا دوبارہ وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ ریاستی چانسلر کے خصوصی افسر ڈاکٹر سدھیر ایم بوبڈے نے اس سلسلے میں ایک حکم نامہ جاری کیا ہے۔حکم نامے کے مطابق ڈاکٹر سونیا نتیا نند کو تین سال کی مدت کے لیے وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ پہلے کے جی ایم یو کی وائس چانسلر کے طور پر خدمات انجام دے چکی ہیں۔ ان کے دور میں یونیورسٹی نے طب، تحقیق اور مریضوں کی خدمات کے شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ حکومت نے ان کے تجربے اور قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے انہیں دوبارہ اس عہدے پر تفویض کیا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی قیادت میں کے جی ایم یو میں جاری نئے پروجیکٹ اور سپر اسپیشلٹی خدمات کو مزید رفتار ملے گی۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے نئے آرڈر کا خیر مقدم کیا ہے۔فیکلٹی اور عملے نے امید ظاہر کی ہے کہ ڈاکٹر نتیا نند کی رہنمائی میں کے جی ایم یو ملک کے اعلیٰ طبی اداروں میں اپنی پوزیشن کو مزید مضبوط کرے گا۔

لکھنؤ نے پیارا انسان اور اردو نے اپنا مخلص خادم کھو دیا: پرویز ملک زادہ

امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز میں آفتاب اثر ٹانڈوی کو کیا گیا یاد

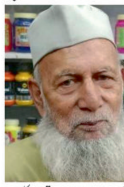

لکھنؤ 9/اگست،آفتاب اثر ٹانڈوی کا انتقال صرف ایک شاعر کا انتقال نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بے حد محبت کرنے والے ایسے شخص کا انتقال ہے جو دوسروں کی ادبی محفلوں کے لیے بھی دن رات ایک کر دیتا تھا۔ پورے شہر میں دوسروں کی ادبی محفلوں کے لیے گردش کر کے کارڈ بانٹنا، پھر ان محفلوں کے بینر لگانا، ادبی جلسوں کے دوران لوگوں کو چائے اور ناشتہ پیش کرنا یہ سب ذمہ داریاں بھی وہی اٹھاتے تھے۔ اسی لیے میں اور کچھ دوسرے لوگ انہیں ”خادمِ اردو“ کہتے تھے، جو بالکل درست تھا۔شہر لکھنؤ نے ایک بہت پیارا انسان کھو دیا، جو ہر شخص کے سکھ دکھ میں شریک رہتا تھا۔اللہ پاک آفتاب اثر ٹانڈوی کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔مذکورہ خیالات کا اظہار پرویز ملک زادہ نے امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز میں آفتاب اثر ٹانڈوی کی یاد میں منعقد ایک تعزیتی جلسے کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز کے ہیڈ ڈاکٹر احتشام احمد خان نے تعزیتی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے شہر نگاراں کی مشہور و معروف ادبی وسماجی شخصیت آفتاب اثر ٹانڈوی اگر صرف شاعر ہوتے تو شاید کچھ خاص قابل ذکر نہ ہوتے، اور گراں قدر ادیب و ناقد ہوتے تب بھی اتنے اہم نہ ہوتے جتنا اہم ان کی شخصیت کو عوامی خدمات، فلاحی ورفاہی کاموں کی خوش دلی سے انجام دہی نے بنادیا، ہم نے بارہا دیکھا کہ وہ اردو کے پروگرام خصوصاً نعتیہ مشاعروں میں عبادت سمجھ کر اپنی خدمات انجام دیتے تھے۔سینئر صحافی ضیاءاللہ صدیقی نے اپنے تعزیتی کلمات میں کہا کہ ان کے اخلاص و ایثار اور بزموں میں ان کی سرگرمیاں ہم نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔وہ صرف عمدہ شاعر ہی نہیں بلکہ لکھنوی تہذیب کے علمبردار، اور ادب کو عبادت والے شخص تھے۔اس موقع پر انٹگرل یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر سید محمد صبیح ندوی، تنظیم محبان اردو کے صدر ڈاکٹر ارشاد احمد خان بیاروی، جدید اردو ادب فاؤنڈیشن کے سکریٹری ڈاکٹر شجاع الحق، ڈاکٹر سید انوار صفی، ڈاکٹر ناظر حسین، ڈاکٹر اعجاز احمد، مولانا عبدالکریم ندوی، یونس سلیم وغیرہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم آفتاب اثر ٹانڈوی نازک سے نازک گھڑی میں تعلق کی ڈور کو ٹوٹنے نہیں دیتے تھے، وہ ہر حال میں صابر وشاکر رہتے، اردو زبان وادب تئیں ان کی بے لوث خدمات کو فراموش نہ کیا جاسکے گا، ان کے جیسی منکسر المزاجی اب ہم لوگ دیکھنے کو ترس جائیں گے۔

پریاگ راج نہیں، رانچی جائیے کانگریس لیڈر راہل گاندھی: بی جے پی

لکھنو:9اگست (پی این ایس) راہل گاندھی کے پریاگ راج پروگرام کے بعد بی جے پی نے کانگریس لیڈر کو نشانہ بنایا۔ بی جے پی لیڈر امیت مالویہ نے کہا کہ راہل گاندھی کو پریاگ راج کے بجائے رانچی جانا چاہئے تھا۔ جھارکھنڈ میں، طلباء جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی سمیت بھرتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں، پیپر لیک ہو رہے ہیں، اور سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کانگریس جھارکھنڈ میں جے ایم ایم کی قیادت والی حکومت کی اتحادی ہے۔ بی جے پی نے اس معاملے پر راہل گاندھی کے اسٹوڈنٹ ڈائیلاگ پروگرام پر سوال اٹھایا۔ بی جے پی کے ترجمان سی آر کیسوان نے الزام لگایا کہ راہل گاندھی کے پاس پریاگ راج میں طلباء سے بات چیت کرنے کا وقت ہے، لیکن جھارکھنڈ میں احتجاج کرنے اور بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلباء سے ملنے کے لئے ان کے پاس وقت نہیں ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ احتجاج کرنے والے کچھ طلباء بیہوش بھی ہوگئے ہیں۔

وہیں کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے ہفتہ کو پریاگ راج میں مسابقتی امتحانات کی تیاری کرنے والے طلباء اور نوجوانوں سے بات چیت کی۔”اسکولز ایکو“ پروگرام میں، انہوں نے ہندوستان کی تقریباً 400 ملین نوجوانوں کی آبادی کو ملک کی سب سے بڑی طاقت قرار دیا، لیکن کہا کہ یہی نوجوان مہنگی تعلیم، کم ہوتے روزگار کے مواقع، اور پیپر لیک جیسے مسائل کی ”بھول بھلیا“ میں پھنسے ہوئے ہیں۔

کے پی گراؤنڈ میں منعقدہ پروگرام میں راہل گاندھی نے نوجوانوں کے مسائل کے بارے میں بات کی، تین اہم عناصر پر زور دیا: درد، ڈیٹا اور دولت۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کو ترقی کرنی ہے تو اس کی نوجوان طاقت کو روزگار اور اقتصادی مواقع پیدا کرنے کے لئے استعمال کرنا ہوگا۔ یہ پروگرام کانگریس کی 40 روزہ ملک گیر ”اسکولز ایکو“ مہم کا حصہ تھا۔ کانگریس نے یہ مہم جون میں شروع کی تھی تاکہ پیپر لیک، بھرتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں اور بے روزگاری جیسے مسائل کو اٹھانے اور امتحانی نظام میں اصلاحات کا مطالبہ کیا جائے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ہندوستان میں خاندان اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ نوجوان انجینئرنگ، میڈیکل، پوسٹ گریجویٹ کورسز یا دیگر کورسز کرتے ہیں، لیکن ان کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد نوکری کی ضمانت نہیں دی جاتی۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو بالآخر سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے لیکن اگر وہ سرٹیفکیٹ روزگار فراہم نہیں کرتا تو اس کی افادیت پر سوال اٹھنا فطری ہے۔

راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ ہر 1000 نوجوانوں میں سے صرف 12 کو مستقل ملازمت ملتی ہے۔ انہوں نے مقابلے کے امتحانات کی تیاری کرنے والے نوجوان کی مثال بھی دی۔ راہل کے مطابق، نوجوان نے امتحان کی تیاری شروع کرنے سے پہلے دن میں تقریباً 10 گھنٹے بلنکِٹ کے لیے کام کیا اور بھارتی فوج کا امتحان صرف ایک نمبر سے پاس نہیں کر سکا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی مالی طور پر قابل شخص کو لیک ہونے والا امتحانی پرچہ خریدنے کا موقع مل جائے تو نوجوانوں کی ساری تیاری جنہوں نے برسوں کی محنت کی ہے رائیگاں جاسکتی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ہندوستان اپنی نوجوان آبادی کے علاوہ اعداد و شمار کی شکل میں بھی ایک اہم طاقت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”نوجوان اور ڈیٹا“ مل کر 21 ویں صدی کی معیشت کو تشکیل دے سکتے ہیں۔ 20 ویں صدی کے پیٹرولیم سے ڈیٹا کا موازنہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جس طرح پیٹرول کے بغیر پیٹرول انجن کا استعمال ناممکن ہے اسی طرح مصنوعی ذہانت (AI) کی صلاحیت کو ڈیٹا کے بغیر مکمل طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ ہندوستانیوں کے ذریعہ تیار کردہ ڈیٹا کی بڑی مقدار قومی اثاثہ ہے۔ انہوں نے جیو، اڈانی، فیس بک اور گوگل جیسی کمپنیوں کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا کہ اس ڈیٹا سے بڑی کمپنیاں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ کانگریس لیڈر نے نوجوانوں سے سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے استعمال کے بارے میں بھی سوال کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ نوجوانوں کو انسٹاگرام اور واٹس ایپ پر مواد دیکھنے اور بنانے کے لیے مسلسل ترغیب دی جاتی ہے لیکن دوسری جانب انہیں پائیدار روزگار کے حصول میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ راہل گاندھی نے ریلوں کو مسلسل دیکھنے کو ”21 ویں صدی کی لت“ قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب نوجوانوں کو سوشل میڈیا پر وقت گزارنے کی ترغیب دی جاتی ہے، وہ نوکریوں اور ملازمتوں کے معاملے میں جدوجہد کرتے ہیں۔ راہل گاندھی کے پریاگ راج پروگرام کے بعد بی جے پی نے کانگریس لیڈر کو نشانہ بنایا۔ بی جے پی لیڈر امیت مالویہ نے کہا کہ راہل گاندھی کو پریاگ راج کے بجائے رانچی جانا چاہئے تھا۔ جھارکھنڈ میں، طلباء جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی سمیت بھرتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں، پیپر لیک ہو رہے ہیں، اور سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کانگریس جھارکھنڈ میں جے ایم ایم کی قیادت والی حکومت کی اتحادی ہے۔ بی جے پی نے اس معاملے پر راہل گاندھی کے اسٹوڈنٹ ڈائیلاگ پروگرام پر سوال اٹھایا۔

راہل گاندھی کا پریاگ راج پروگرام کانگریس پارٹی کی حکمت عملی کا حصہ ہے جس سے نوجوانوں سے براہ راست رابطہ کیا جائے اور ان مسائل کو قومی سطح پر اٹھایا جائے۔ دریں اثنا، بی جے پی ان مسائل پر کانگریس اور اس کے اتحادیوں کو گھیرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سیاستاس دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو آئی آئی ٹی دہلی کے 57 ویں کانووکیشن میں نوجوانوں سے خطاب بھی کیا۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ زندگی میں تجسس کو برقرار رکھیں اور سیکھنے کی خواہش کو زندہ رکھیں۔ پی ایم مودی نے تقریب میں موجود 3,000 سے زیادہ طلباء اور 587 پی ایچ ڈی اسکالرس سے کہا کہ وہ قائم شدہ نظریات پر سوال کرتے رہیں۔ انہوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ بڑے چیلنجوں کو چھوٹے، زیادہ آسانی سے حل کرنے کے قابل حصوں میں تقسیم کریں اور حل تلاش کریں۔

کرچھنا میں ایک خاتون نے کنویں میں چھلانگ لگائی

پریاگ راج، 9اگست (یو این آئی) اتر پردیش میں کرچھنا علاقے کے رام پور پورواخاص گاؤں میں اتوار کو ایک خاتون نے اپنے گھر کے باہر واقع کنویں میں چھلانگ لگادی، جس سے اس کی موت ہوگئی۔ اطلاع کے مطابق گاؤں کے رہائشی اجے بھارتیہ کی بیوی ریتا (28) اپنے دو بچوں کے ساتھ رہتی تھیں۔ آج صبح تقریباً 7:30 بجے ریتا نے کنویں میں چھلانگ لگادی۔ اطلاع ملنے پر رام پور چوکی انچارج سچن دیوورما اپنی پولیس ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ انہوں نے فوری طور پر فائر بریگیڈ کی ٹیم کو بلایا۔ ٹیم کے پہنچنے اور خاتون کو کنویں سے باہر نکالنے تک اس کی موت ہو چکی تھی۔

لینگویج یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی داخلہ امتحان کا کامیاب، شفاف اور پر امن انعقاد

لکھنؤ، 9اگست 2026: خواجہ معین الدین چشتی لسانی یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی داخلہ امتحان (RET-2026) کا کامیاب، شفاف اور پرامن ماحول میں انعقاد عمل میں آیا۔ امتحان کے لیے مجموعی طور پر 274 امیدواروں نے رجسٹریشن کرائی تھی جن میں سے 223 امیدواروں نے امتحان میں شرکت کی، جبکہ 51 امیدوار غیر حاضر رہے۔ امتحان کو شفاف، منصفانہ، منظم اور مقررہ ضوابط کے مطابق منعقد کرانے کے لیے یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے وسیع پیمانے پر انتظامات کیے گئے تھے۔ امتحانی مرکز پر امیدواروں کی سہولت، نظم وضبط اور امتحانی عمل کی شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری انتظامات مکمل کیے گئے تھے۔ امتحان کے کامیاب انعقاد اور موثر نگرانی میں آبزرور ڈاکٹر پونم چودھری، سینئر سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر راہل کمار مشرا اور اسسٹنٹ سینئر سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر رضا عباس حیدری نے اہم کردار ادا کیا۔ [illegible] لیا۔ انہوں نے امتحانی مرکز پر موجود افسران اور متعلقہ اہلکاروں سے انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور امتحان کے پرامن، شفاف اور خوش اسلوبی سے انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہدایات جاری کیں۔ وائس چانسلر نے امتحان کے دوران نظم و ضبط برقرار رکھنے اور تمام مقررہ ضوابط کی مکمل پابندی پر بھی زور دیا۔ اس موقع پر وائس چانسلر نے کہا کہ پی ایچ ڈی داخلہ امتحان جیسے اہم تعلیمی عمل میں [illegible] ضروری اقدامات کیے، جس کے مثبت نتائج بھی سامنے آئے۔ انہوں نے امتحان کے انعقاد میں تعاون کرنے والے تمام افسران اور اہلکاروں کی کاوشوں کو سراہا۔ اگزام کنٹرولر نے بتایا کہ RET-2026 کے امتحان کے انعقاد کے دوران امتحانی ضوابط پر سختی سے عمل کیا گیا اور پورے عمل کو شفاف اور منظم رکھنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ امتحان کے انعقاد سے قبل مرکز پر انتظامات کا [illegible] RET-2026 کا امتحان مجموعی طور پر کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا اور پورے امتحانی عمل کے دوران شفافیت، نظم و ضبط اور پرامن ماحول کو برقرار رکھا گیا۔ انتظامیہ نے امتحان کے کامیاب انعقاد میں تعاون کرنے والے تمام امتحانی افسران، آبزرور، سینٹر سپرنٹنڈنٹ، اسسٹنٹ سینٹر سپرنٹنڈنٹ، کمرہ نگرانوں، یونیورسٹی ملازمین اور متعلقہ افسران کا اظہار تشکر کیا۔ تمام مضامین کی جوابات کی کلید آفیشل ویب سائٹ پر اپلوڈ امتحان کے انعقاد کے بعد یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے RET-2026 میں شامل تمام مضامین کی جوابات کی کلید (Answer Key) بھی یونیورسٹی کی آفیشل ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دی گئی ہے۔ امیدوار یونیورسٹی کی آفیشل ویب سائٹ پر دستیاب جواب کلید ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ جواب کلید کی آن لائن دستیابی سے امتحانی عمل میں مزید شفافیت آئے گی اور امیدوار اپنے جوابات کا موازنہ بھی کر سکیں گے۔ یونیورسٹی [illegible]

سرکاری کوششوں کے ساتھ سماجی تنظیموں کی فعال شرکت ضروری: سریش کمار کھنہ

شاہجہاں پور، 9اگست (یو این آئی) اتر پردیش کے پارلیمانی امور اور خزانہ کے وزیر سریش کمار کھنہ نے کہا ہے کہ معاشرے کی ہمہ گیر ترقی کے لیے سرکاری کوششوں کے ساتھ ساتھ باخبر شہریوں اور سماجی تنظیموں کی فعال شرکت ضروری ہے۔ سماجی تنظیمیں اپنی ذمہ داری کا موثر طریقے سے نفاذ کر کے معاشرے میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ مسٹر کھنہ نے ہفتے کی دیر رات وی آئی پی گروپ کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی اور عزت افزائی سے ان کا اعتماد بڑھتا ہے اور وہ اپنے شعبے میں بہتر کرنے کے لیے متحرک ہوتے ہیں۔ طلباء وطالبات، معمر شہریوں اور مفاد عامہ میں قابل ذکر تعاون دینے والوں کا احترام دوسرے لوگوں کو بھی عوامی خدمات کے کاموں کے لیے ترغیب دیتا ہے۔ پروگرام میں مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والے طلباء وطالبات اور معمر شہریوں کے علاوہ میڈیا شخصیت امر دیپ رستوگی کو بھی اعزاز سے [illegible]

ریزرویشن پر مایاوتی کا بڑا بیان

آر ایس ایس سربراہ کی سوچ کو ذات پرست پر مبنی قرار دیا

لکھنؤ: 9اگست (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی سپریمو مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر ریزرویشن کے معاملے پر اپنا ردعمل ظاہر کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریزرویشن ملک میں بہوجن سماج، خاص طور پر ایس سی، ایس ٹی، اور او بی سی طبقات کے لیے سماجی تبدیلی اور معاشی آزادی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ ان طبقات کی عزت نفس اور زندگی سے متعلق ایک بہت اہم آئینی مسئلہ ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ ذات پات کی بنیاد پر صدیوں پرانے استحصال، امتیازی سلوک اور ناانصافی کو کم کرنے کے لیے ریزرویشن ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ ایس سی کمیونٹی کے لیے اور بھی اہم ہو جاتا ہے جب ذات پات کی سوچ کی وجہ سے ان کے استحصال اور مظالم کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کے درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے ریزرویشن میں کریمی لیئر کے نفاذ سے متعلق حالیہ بیانات کی سختی سے تردید کی ہے۔ مایاوتی نے [illegible]

ریزرویشن صرف روزگار حاصل کرنے کا ایک ذریعہ نہیں ہے، بلکہ یہ سماجی تبدیلی اور ان مظلوموں کے لیے عزت نفس کی زندگی سے متعلق ایک انتہائی حساس مسئلہ ہے جو صدیوں سے ذات پات کی نفرت، جبر اور ناانصافی کا شکار ہیں۔ انہوں نے آر ایس ایس سربراہ کے بیان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا، آر ایس ایس کے سربراہ کا یہ بیان کہ ریزرویشن کو جان بوجھ کر سیاست زدہ کیا گیا ہے اور فائدہ اٹھانے والوں کو اسے رضا کارانہ طور پر چھوڑ دینا چاہیے، اس کی ذات پرستی اور تنگ نظری کو بے نقاب کرتا ہے۔ ریزرویشن صدیوں سے مظلوم لوگوں کو برابری کا آئینی حق فراہم کرتا ہے؛ اسے معاشی ترقی سے ناپا جاسکتا ہے۔” بی ایس پی سپریمو نے طنزیہ انداز میں پوچھا، آر ایس ایس سے بہتر کون جانتا ہے کہ ملک میں زندگی کے ہر موڑ پر ذات پات کا ڈنک دلتوں اور پسماندہ طبقات کو کس طرح کاٹتا ہے؟” انہوں نے کہا کہ حکومت کے لاپرواہ رویہ اور کمزور قانونی وکالت کی وجہ سے عدالتیں اکثر سماجی تبدیلی سے متعلق مقدمات میں مناسب انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔ مایاوتی نے مطالبہ کیا ہے [illegible]